قرآن فہمی بذریعہ خط و کتابت کورس

گھر بیٹھے قرآن کی ابدی تعلیمات سے آگاہی اور عربی زبان کے بنیادی قواعد سیکھنے کا

نادر موقع !

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کے 3 منفرد

خط و کتابت کورسز میں داخلے جاری ہیں

1) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی

قرآن کی ابدی ہدایت سے استفادے کے نقطۂ نگاہ سے یہ نہایت مفید اور مؤثر کورس ہے۔ اس کورس کے لئے اعانتی مواد مطبوعہ شکل میں بھی دستیاب ہے' مزید برآں 44 آڈیو کیسٹ کے سیٹ کی صورت میں اور کمپیوٹر CD کی صورت میں بھی اعانتی مواد فراہم کیا جا سکتا ہے۔

2) عربی گرامر خط و کتابت کورس (I' II' III)

قرآن و حدیث کی زبان یعنی عربی سے واقفیت کے لئے اس کے قواعد کو جاننا بہت ضروری ہے۔ عربی گرامر کورس مرکزی انجمن کی شائع کردہ کتاب آسان عربی گرامر کے تین حصوں پر مشتمل ہے جس میں عربی گرامر کے تقریباً تمام ضروری قواعد کا احاطہ کیا گیا ہے۔

3) ترجمہ قرآن حکیم کورس

یہ کورس خصوصی طور پر نوجوان طلبہ و طالبات کے لئے ترتیب دیا گیا ہے جنہیں قرآنی الفاظ کے معانی براہِ راست سمجھائے اور یاد کرائے جاتے ہیں اور اس طرح آیاتِ قرآنی کا مفہوم سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

داخلہ کے خواہش مند حضرات پراسپکٹس کے حصول اور دیگر معلومات کیلئے درج ذیل پتے پر رجوع کریں!

ناظم شعبہ خط و کتابت کورس

قرآن اکیڈمی' 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور' فون : 03-5869501

وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(البقرة: ۲۶۹)

دارالمطالعہ قرآن اکیڈمی
نمبر 24-12-03
ماڈل ٹاؤن لاہور

ماہنامہ

حکمتِ قرآن

لاہور

بیادگار، ڈاکٹر محمد رفیع الدین ایم اے پی ایچ ڈی ڈی لٹ، مرحوم
مدیر اعزازی: ڈاکٹر ابصار احمد، ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی
معاون: حافظ عاکف سعید ایم اے (فلسفہ)
ادارۂ تحریر: حافظ خالد محمود خضر، پروفیسر حافظ نذیر احمد ہاشمی

جلد ۲۲ | شوال المکرّم ۱۴۲۴ھ - دسمبر ۲۰۰۳ء | شمارہ ۱۲

— یکے از مطبوعات —

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۱۴- فون: ۵۸۶۹۵۰۱

کراچی آفس: ۱۱-داؤد منزل متصل شاہ بخاری شاہراہ لیاقت کراچی فون: ۲۱۶۵۸۶

سالانہ زرِ تعاون: 100 روپے، فی شمارہ: 10 روپے

☆ ایشیا، یورپ، افریقہ وغیرہ 700 روپے ☆ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ 900 روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

پیش نظر شمارہ ماہ نومبر دسمبر کی مشترکہ اشاعت کا حامل ہے۔ اس شمارے پر ''حکمت قرآن'' کی اشاعت کے بائیس سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس عرصے میں ادارہ حکمت قرآن کی بھرپور کوشش رہی ہے کہ اس ماہانہ جریدے کے ذریعے قرآن حکیم کے علم وحکمت کی مقدور بھرا اشاعت کی جائے۔ فہم قرآن خواہ تذکر وتذکیر کے درجے میں ہو' خواہ تفکر وتدبر کے درجے میں' اس کے لئے حدیثِ نبویؐ کی رہنمائی ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکمت قرآن کی تیاری میں قرآن حکیم کی آیات بینات کے ساتھ ساتھ احادیث نبویؐ سے بھی بھرپور استفادہ کیا جاتا ہے۔ مزید برآں اس شمارے سے ''درس حدیث'' کا ایک باقاعدہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔

ستمبر کے شمارے میں ڈارون کے نظریہ ارتقاء کے رد میں ''استمرارِ نوع'' کے عنوان سے ساجد محمود مسلم صاحب کا ایک مضمون شائع کیا گیا تھا اور اہل علم کو اس موضوع پر قلم اٹھانے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس سلسلے کا ایک مضمون The Origin & State of Man زیر نظر شمارے میں شامل کیا جا رہا ہے جو اے ایچ کمالی صاحب نے قرآن حکیم کی آیات کی روشنی میں جدید سائنسی علوم فزکس' کیمسٹری' بیالوجی' جیالوجی اور طبیعیاتی فلکیات کے حوالے سے بزبان انگریزی تحریر کیا ہے۔

۷ دسمبر کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا اکتیسواں سالانہ اجلاس قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہوا' جس میں جولائی ۲۰۰۲ء تا جون ۲۰۰۳ء کے دوران مرکزی انجمن کی دعوتی وانتظامی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا اور اس عرصے کی رپورٹ ارکانِ انجمن کے سامنے پیش کی گئی۔ قارئین حکمت قرآن کی دلچسپی کے لئے یہ رپورٹ زیر نظر شمارے میں شائع کی جا رہی ہے۔ مزید برآں حکمت قرآن کی جلد ۲۱' ۲۲ میں شائع شدہ مضامین کا مفصل اشاریہ بھی اسی شمارے میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔ پرچے کا معیار مزید بہتر بنانے کے ضمن میں ہمیں اپنے قارئین کی آراء اور تجاویز کا انتظار ہے۔ OO

درس ۲۶

اُمت مسلمہ سے خطاب کے ضمن میں
قرآنِ حکیم کی جامع ترین سورت
اُمُّ المُسَبِّحات : سورۃ الحدید
(۸)

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ...... امّا بعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرّجیم ۔ بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

﴿وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ۭ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۞ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۞ یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۞﴾ (آیات ۱۰ تا ۱۲)...... صدق اللّٰہ العظیم

پچھلی نشست میں ہم سورۃ الحدید کی آیت ۱۰ پر گفتگو کر رہے تھے۔ فرمایا جا رہا ہے: ﴿وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ﴾ ''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم خرچ نہیں کرتے درانحالیکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کے لئے ہے''۔ دیکھئے' جس چیز کو ہم مال کہہ رہے ہیں حضور ﷺ نے مختلف احادیث مبارکہ میں اس کی حقیقت کھول کر بیان کردی کہ مال کیا ہے؟ خرچ کیا ہے اور بچت کیا ہے؟ نفع کیا ہے اور نقصان کیا ہے؟ ''التغابن'' جو کہ ایک سورۃ کا نام ہے اس

کا مطلب ہی نفع ونقصان اور ہار جیت کا فیصلہ ہے۔ سورۃ التغابن میں فرمایا گیا ہے:
﴿ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ کہ وہ ہوگا نفع ونقصان اور ہار جیت کے فیصلے کا دن! جو قیامت کے دن جیتا وہ حقیقت میں جیتا اور جو اُس دن ہارا وہ درحقیقت ہارا۔ جو اُس دن کامیاب قرار پایا وہ اصل میں کامیاب ہے اور جو اُس دن ناکام قرار پایا وہ دراصل ناکام ہے۔

اس بارے میں ایک حدیث کا تذکرہ اس سے قبل ہمارے ان دروس میں کئی مرتبہ آیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک بکری ذبح ہوئی' اس کا سارا گوشت اصحابِ صفہ میں تقسیم کر دیا گیا سوائے ایک شانے کے جو حضور ﷺ کے لئے رکھ لیا گیا' کیونکہ اس کا گوشت حضور ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ تو جب حضور ﷺ تشریف لائے اور پوچھا: ((مَا بَقِیَ مِنْھَا؟)) ''بکری میں سے کیا بچا ہے؟'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مَا بَقِیَ مِنْھَا اِلَّا کَتِفُھَا ''اس میں سے کچھ نہیں بچا سوائے ایک شانے کے''۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ((بَقِیَ کُلُّھَا غَیْرَ کَتِفِھَا)) (ترمذی' صفۃ القیامۃ و الرقائق) ''بکری کا سارا گوشت (جو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیا گیا ہے) بچ گیا ہے سوائے اس شانے کے'' کہ یہ ہم کھا لیں گے تو یہ استعمال ہو کر ختم ہو جائے گا۔ یہی بات حضور ﷺ نے اس طرح فرمائی کہ تم کہتے ہو میرا مال' میرا مال! تمہارا مال وہ ہے جو تم نے کھا لیا' یعنی وہ تمہارے وجود کا حصہ بنا' اس سے تمہاری ضرورت پوری ہوگئی تو واقعتاً وہ تمہارا تھا۔ اس کے علاوہ تمہارا مال وہ ہے جو تم نے پہنا اور اسے بوسیدہ کر دیا' پرانا کر دیا۔ یعنی جو چیز تمہاری ضرورت کی تھی وہ تم نے استعمال کی اور ختم کر دی۔ باقی تمہارا مال صرف وہ ہے جو تم اپنی زندگی میں اپنے ہاتھوں آگے بھیج دیتے ہو۔ اس کے علاوہ باقی سب مال وارثوں کا ہے!

سکندر اعظم کے بارے میں ایک کہانی سی بیان ہوتی ہے کہ اس نے یہ وصیت کی تھی کہ جب میرا جنازہ نکلے تو میرے دونوں ہاتھ کفن سے باہر نکلے ہوں' تا کہ لوگ دیکھ لیں کہ اس کی فتوحات کا سلسلہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا' لیکن جب اس دنیا سے

رخصت ہوا ہے تو اپنے دونوں ہاتھ خالی لے کر گیا ہے' کیونکہ مال سارے کا سارا اس دنیا میں ہی رہ جاتا ہے اور پھر وارثوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ بالآخر یہ سب کچھ اللہ ہی کی ملکیت ہے' اللہ ہی کے لئے رہ جاتا ہے۔

داخلی و خارجی حالات کے اعتبار سے درجات میں فرق و تفاوت

آگے فرمایا: ﴿لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ﴾ ''تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا (اور جنہوں نے فتح کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا) وہ برابر نہیں ہیں''۔ آیت کریمہ کا یہ حصہ بہت اہم ہے۔ ہر عمل کی ایک ظاہری شکل اور کمیت ہوتی ہے اور ایک اس کی باطنی کیفیت ہوتی ہے کہ کن حالات میں وہ عمل کیا گیا ہے۔ ان دونوں اعتبارات سے عمل کے اجر و ثواب میں اور اللہ کے ہاں درجے کے تعین میں زمین و آسمان کا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ دیکھئے ایک انفاق اور قتال فتح سے پہلے ہوا ہے۔ اور یہاں اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ سورۂ مبارکہ کم سے کم صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ میں حیران ہوا ہوں کہ دورِ حاضر کے بعض مفسرین نے اس سورۂ مبارکہ کے زمانہ نزول کے طور پر غزوۂ اُحد اور صلح حدیبیہ کے مابین کا کوئی زمانہ معین کیا ہے' حالانکہ اس آیہ مبارکہ کے متذکرہ بالا الفاظ معین کر رہے ہیں کہ یہ سورۂ مبارکہ فتح کے بعد نازل ہوئی ہے۔ فتح کا اطلاق ظاہری اعتبار سے تو فتح مکہ پر زیادہ ہوتا ہے' لیکن قرآن مجید نے چونکہ صلح حدیبیہ کو بھی ''فتح مبین'' کہا ہے لہٰذا صلح حدیبیہ سے قبل تو اس سورۂ مبارکہ کے نزول کا کوئی امکان نہیں ہے۔ بہر حال فتح سے قبل اور بعد کی صورت حال میں بنیادی طور پر بہت زیادہ فرق ہے۔ اس بات کی وضاحت حضور ﷺ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: ((بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ)) (مسلم' کتاب الایمان) ''اسلام کا آغاز ہوا تو وہ غریب تھا' اور عنقریب یہ دوبارہ اسی غربت کی حالت کو لوٹ جائے گا جیسے یہ شروع ہوا تھا' پس خوشخبری ہے ایسے اجنبیوں کے لئے''۔ غریب سے مراد قلاش اور مفلس نہیں ہے' بلکہ غریب عربی میں ایسی شے کو کہتے ہیں جو جانی پہچانی نہ ہو' جس کا

کوئی مُونس و ہمدرد اور غمخوار نہ ہو۔ ہم عام طور پر کسی اجنبی کے لئے غریب الوطن کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ایک شخص اپنے وطن میں ہے تو لوگ اسے جانتے اور پہچانتے ہیں' اس کا وہاں اعتماد ہے' اس کے وہاں دوست اور رشتے دار ہیں' لیکن ایک شخص اگر اکیلا کہیں باہر چلا گیا ہے تو اب وہاں کوئی اس کا جاننے پہچاننے والا نہیں' کوئی ہمدرد نہیں' کوئی مونس و غمخوار نہیں ۔ گویا یہ شخص غریب الوطن ہے۔ اسی طرح اسلام بھی ابتدا میں غریب اور اجنبی تھا۔ اس کے بعد اسلام پر ایک دور آیا کہ اللہ نے اس کو قوت اور غلبہ دیا۔ اب ظاہر بات ہے کہ جس شے کو غلبہ حاصل ہو اس کے جاننے پہچاننے والے' اس کے ہمدرد و غمخوار تو سبھی ہو جائیں گے' تو بہت سے لوگ اس کے دامن سے وابستہ ہو گئے ۔ حضور ﷺ نے یہ خبر دی تھی کہ عنقریب یہ دوبارہ اسی حالتِ غربت کو لوٹ جائے گا جیسے کہ یہ شروع ہوا تھا۔

اس بات کو نوٹ کیجئے کہ مسلمانوں کا غلبہ اور اقتدار اگرچہ بہت عرصے تک چلا ہے' لیکن اسلام تو بہت جلد غریب ہو گیا۔ یہ وہی دور ہے جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے علم کے دو برتن حاصل کئے تھے' ان میں سے ایک سے تو میں نے خوب علم بانٹا ہے' اسے خوب پھیلایا اور عام کیا ہے' لیکن اگر دوسرے کا مُنہ بھی کھول دوں گا تو میری گردن اڑا دی جائے گی۔ (صحیح بخاری) تو واقعہ یہ ہے کہ اسلام بہت جلد غریب ہو گیا تھا البتہ مسلمانوں کا غلبہ' ان کی سطوت اور شان و شوکت بہت عرصے تک چلی ہے۔ پھر عربوں کا یہ دورِ عروج ختم ہوا تو دو تین صدیوں پر محیط ایک ایسا دَور آیا جو اُمت مسلمہ کے لئے بہت ہی زوال کا دور تھا۔ اس کے بعد پھر سے ترکوں کے ذریعے مسلمانوں کو ایک عظمت اور سطوت ملی' لیکن اسلام پھر بھی غریب کا غریب رہا۔ مغلِ اعظم کا دَور تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام کے لئے سب سے بڑی غربت کا دور تھا۔ اگرچہ برعظیم پاک و ہند میں مسلمانوں کی سیاسی حکومت نصف النہار پر تھی لیکن اسلام تو درحقیقت بالکل زیریں سطح پر پہنچ چکا تھا' بلکہ اندیشہ ہو گیا تھا کہ اس برعظیم سے اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ وہاں پر ''دینِ الٰہی'' کے نام سے ایک نیا دین

وجود میں آ چکا تھا۔

بہرحال یہ نوٹ کیجئے کہ جب اسلام حالتِ غربت میں ہوگا تو انفاق اور قتال کا درجہ اللہ کی نگاہ میں بہت بلند ہوگا' جبکہ وہی کام یعنی انفاق اور قتال اگر اسلام کے غلبے کے دور میں ہوگا تو اس کے مقابلے میں درجہ بہت کم رہ جائے گا' اگرچہ حسن نیت اگر ہے تو بہرحال سب کے لئے اللہ کا اچھا وعدہ ہے۔ ازروئے الفاظِ قرآنی: ﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ ''اللہ تعالیٰ نے سب سے بہت عمدہ وعدہ کیا ہے''۔ حسنٰی' احسن کا مونث ہے' یعنی اللہ کا سب اہل ایمان سے بہت عمدہ وعدہ ہے' لیکن جو لوگ بعد میں قتال اور انفاق کرنے والے ہیں ان کا وہ درجہ کبھی نہیں ہو سکتا جو وہ لوگ لے گئے جنہوں نے یہ کام فتح سے پہلے کئے۔ بقول شاعر۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں!

اب اجر و ثواب اور درجات کے تعین میں جو دوسرا عنصر ہے' یعنی عمل کی باطنی کیفیت' اس کو ذہن میں رکھئے! جس طرح خارجی حالات کے اعتبار سے ہر عمل کے دو پہلو ہوتے ہیں' جیسے ایک عمل اسلام کی غربت اور مغلوبیت کے دور میں ہے اور ایک اسلام کے غلبے اور اس کی قوت و سطوت کے دور میں ہے' اسی طرح داخلی اعتبار سے بھی ہر عمل کے دو پہلو ہوتے ہیں جن کے اعتبار سے عمل کی قدر و قیمت بڑھتی یا گھٹتی ہے۔ ایک ہے حسنِ نیت' جس کا معاملہ اکثر و بیشتر مشکوک رہتا ہے۔ ایک انسان تو وہ ہے جو شعوری طور پر ریا کاری کر رہا ہے۔ یہ شعوری ریاکاری تو شرک ہے اور ایک ایسی چیز ہے کہ جیسے کوئی بڑی سے بڑی رقم صفر سے ضرب کھا کر صفر ہو جائے۔ بلکہ اس سے تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ جیسے فرمانِ نبویؐ ہے: ((مَنْ صَلّٰى يُرَاءِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَاءِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَاءِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ)) (رواہ احمد) ''جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی وہ شرک کر چکا' جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا وہ شرک کر چکا' جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا وہ شرک کر

چکا''۔ لیکن یہ تو شعوری ریا کاری ہوئی' جبکہ ایک ہے تحت الشعور میں ریا کاری کا عنصر۔ جیسے سورۃ التغابن میں اللہ تعالیٰ کے علم کی third dimension ان الفاظِ مبارکہ میں لائی گئی ہے: ﴿وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ کہ اللہ تو سینوں کی پوشیدہ باتوں سے بھی واقف ہے۔ بسا اوقات انسان کو خود اندازہ نہیں ہو پاتا کہ کس طرح غیر شعوری اور غیر محسوس طور پر اس کی نیت کے اندر کہیں کسی درجے میں سُمعہ اور ریا کا حصہ شامل ہو جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یقیناً عمل کے اجر و ثواب اور اس کے مرتبے کے اندر کمی آ جائے گی' لیکن اس کا فیصلہ ہم نہیں کر سکتے' یہ تو اللہ تعالیٰ کے علم کامل میں ہے۔

اس کے علاوہ ایک داخلی پہلو اور بھی ہے۔ اللہ نے تمام انسان ایک جیسے پیدا نہیں کیے' مختلف لوگوں کی جبلتیں مختلف ہیں۔ اس کو سورۂ بنی اسرائیل میں یوں بیان کیا: ﴿قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ﴾ ''کہہ دیجیے (اے نبیؐ!) کہ ہر شخص اپنے شاکلہ کے مطابق عمل کرتا ہے''۔ شاکلہ کہتے ہیں شکل دینے والی شے کو' جسے عام طور پر سانچہ (mould) کہا جاتا ہے۔ آپ لوہا یا کوئی اور دھات پگھلا کر کسی سانچے میں ڈال دیں تو اس کی شکل اس سانچے کے مطابق ہو جائے گی۔ تو یہ سانچہ جو ہے یہ شاکلہ ہے۔ ہر انسان کا ایک جداگانہ شاکلہ ہے۔ آج کے دور میں یہ بات جینز یا جینیٹکس کے حوالے سے بہت معلوم و معروف ہے۔ ہمیں نامعلوم کہاں کہاں سے جینز ملے ہیں! نامعلوم کتنی پشتوں سے یہ جینز چلے آ رہے ہیں جو ہماری شخصیت کو ایک شکل دیتے ہیں۔ ہر شخص کا جو جینیٹک structure ہے اور جو اُس کی شخصیت کا شاکلہ ہے وہ اللہ کے علم میں ہے۔ فرض کیجیے کسی شخص کے اندر اپنے شاکلہ کے اعتبار سے شہوت کا زیادہ زور ہے ہی نہیں' اب اگر ایسا شخص پاک دامن ہے تو اس نے کوئی بڑا تیر نہیں مارا۔ لیکن اگر کسی شخص کے اندر شہوت کا زور ہے اور پھر وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھے ہوئے ہے اور پاک دامن ہے تو یہاں اب دونوں کے اجر و ثواب اور درجے میں فرق واقع ہو جائے گا۔ پاک دامنی دونوں کی برابر ہے' لیکن کس شخص نے کس حالت میں اپنے آپ کو کنٹرول کیا ہے' اس اعتبار سے فرق واقع ہو جائے گا۔ اسی طرح ایک شخص طبعاً بزدل

ہے' اس کے اندر جرأت اور شجاعت نہیں ہے' لیکن اس کے باوجود وہ اللہ کی راہ میں آگے بڑھ رہا ہے تو اس کا مقام و مرتبہ اس شخص سے بہت بلند ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی طبعاً جرأت مند بنایا ہے اور اس کے اندر سے خوف نکالا ہوا ہے اور وہ بھی اسی شخص کے مانند اللہ کی راہ میں آگے بڑھ رہا ہے۔ تو یہ ساری چیزیں ہیں کہ جن سے کسی کے عمل کی قدر و قیمت اور اس عمل کرنے والے کا درجہ متعین ہوتا ہے۔

اسی لئے فرمایا: ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ ''اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو''۔ میں یہ بات پہلے نوٹ کرا چکا ہوں کہ اس سورۃ میں بھی اور سورۃ التغابن میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ''بصیر'' کا ذکر پہلے ہوا ہے اس کی صفت ''خبیر'' کے ذکر سے۔ اس سورۂ مبارکہ کی آیت ۴ میں ہے: ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھنے والا ہے اس کو جو تم کرتے ہو''۔ سورۃ التغابن میں بھی یہی ترتیب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت 'خبیر' میں بہت گہرائی ہے کہ وہ ہر شے سے خوب باخبر ہے۔ ہماری زبان میں بصارت کا لفظ عام طور پر ظاہری بصارت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا تعلق زیادہ تر کسی بھی عمل کے ظاہر سے ہوتا ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کس نے کیا عمل کس حالت میں کیا ہے' اس نے اس کام کی انجام دہی کے لئے اپنی کتنی اندرونی رکاوٹوں کے اوپر غلبہ حاصل کیا ہے اور اسے اس کے لئے کتنی جدوجہد کرنا پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے کہ کس شخص کے لئے یہ کام کتنا آسان ہے۔ لہٰذا حالاتِ خارجی اور حالاتِ داخلی (پھر داخلی حالات میں بھی نیت اور شاکلہ دونوں شامل ہیں) ان سب کے اعتبارات سے کسی بھی عمل کی قدر و قیمت کا تعین ہو گا۔ ہمارے بڑے سے بڑے کمپیوٹر کے لئے بھی یہ قطعاً ممکن نہیں ہے کہ وہ ان تمام حقائق کو پیش نظر رکھ کر کوئی معاملہ طے کر سکے۔ لہٰذا واضح کر دیا گیا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو صرف اللہ اس سے باخبر ہے۔ تمہارے ان اعمال کا ہر پہلو اس کے سامنے واضح ہے۔ ہر شخص کا درجہ اللہ تعالیٰ کے علم قطعی کے اعتبار سے معین ہو گا۔

قرضِ حسنہ کے لئے اللہ کی پکار

آگے فرمایا: ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ ''کون ہے جو اللہ کو قرض دے قرضِ حسنہ؟'' یہاں للکارنے کا اور چیلنج کا انداز ہے کہ کون ہے وہ باہمت آدمی کہ جو اللہ کو قرض حسنہ دے؟ یہ بالکل وہی انداز ہے جو سورۃ الاحزاب میں اختیار کیا گیا: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا﴾ (آیت ۲۳) ''مؤمنین میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا۔ ان میں سے کوئی تو اپنی ذمہ داری پوری کر چکا اور کوئی موقع کا انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی''۔ غالب کا یہ شعر درحقیقت اسی اسلوب میں ہے ۔

کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگن عشق؟
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد!

اب دیکھئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس اندازِ کلام سے کیا مراد ہے! اس آیت کے بین السطور درحقیقت یہی بات ہے کہ اللہ کے لئے جان و مال کا لگا دینا' کھپا دینا' آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لئے تو یقینِ کامل درکار ہے' وہ یقینِ کامل جس کا منبع اور سرچشمہ قرآن حکیم ہے۔ جس نے وہاں سے کسب فیض کیا ہو وہ یہ کام کر سکتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ آؤ یہ گوئے ہے اور یہ چوگان۔ یعنی let him prove his worth — چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا معاملہ دیکھا کہ انہوں نے دو مرتبہ اپنا سب کچھ لا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ اوّل تو وہ مکّہ میں ہی اپنا تقریباً سارا سرمایہ ان غلاموں اور کنیزوں کے آزاد کرانے میں لگا چکے تھے جو ایمان لائے تھے۔ آپؓ نے انہیں آزاد کرانے میں ان کے آقاؤں کو مُنہ مانگی قیمتیں ادا کیں۔ اور جب حضور ﷺ کے ساتھ ہجرتِ مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو اپنا بچا کھچا سارا مال ساتھ لے لیا اور اپنے اہل خانہ کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ آپؓ کے والد ابوقحافہ' جو اُس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے اور بعد میں ایمان لائے' بینائی سے محروم تھے' انہیں جب

معلوم ہوا کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) تو چلے گئے ہیں تو اب وہ اپنی پوتیوں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور پوچھا کہ وہ کچھ چھوڑ کر بھی گیا ہے یا نہیں؟ تو پوتیوں نے کپڑے میں کچھ کنکر اور پتھر باندھ کر کہا کہ دیکھئے دادا جان! یہ سونے اور چاندی کی ڈلیاں ہیں جو ابا جان ہمارے لئے چھوڑ کر گئے ہیں' حالانکہ وہ کنکریوں اور پتھروں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اور پھر جب سن ۹ ھ میں غزوۂ تبوک کے لئے مال کے انفاق کا موقع آیا اُس وقت بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھر میں جھاڑو پھیر کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ یہ وہی موقع ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو بکر کو جو مقام حاصل ہے وہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے نہیں' ان کا مقام اس شے کی وجہ سے ہے جو اُن کے دل میں ہے''۔ وہ درحقیقت یقین محکم تھا جو اُن کے دل میں تھا۔ اور یہ درحقیقت اللہ کی ذات اور اس کے وعدوں پر یقین ہی ہے جو انسان کو اپنا سب کچھ لگا دینے پر آمادہ کرتا ہے۔ بصورت دیگر تو یہی ہوتا ہے کہ مال سینت سینت کر رکھے جاؤ' جائیدادیں بنائے جاؤ' اپنی اولاد کے لئے خوب مال و دولت چھوڑ کر مرو' البتہ ہر سال عمرہ ضرور کرتے چلو' حج پر حج کئے جاؤ اور اس کی گنتی بڑھاتے جاؤ۔ ہمارے ہاں تو نیکی کا تصور بس یہی رہ گیا ہے۔ اور وہ عمرے اور حج بھی ہو رہے ہیں حرام و حلال کی کمائی سے قطع نظر کہ وہ مال آیا کہاں سے ہے۔ یا پھر ہمارے ہاں نیکی کا تصور یہ رہ گیا ہے کہ کوئی لنگر کھول کر غریبوں کو کھلا دو' کہیں کوئی چندہ دے دو اور بس۔ جبکہ اصل محنت دنیا بنانے میں ہو رہی ہے۔ اپنا قیمتی وقت' اپنی جان' اپنی صلاحیتیں' اپنی ذہانت' یہ سب کچھ صرف ہو رہے ہیں صرف دنیا بنانے اور مال جمع کرنے میں۔

ان دو تصورات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایمان اگر دل میں جاگزیں ہو گا تو یہ تصور لائے گا کہ میرا سب کچھ خدا کا ہے' میں خود اسی کے لئے ہوں۔ ﴿اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ''یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے''۔ انسان اپنے مال میں سے اپنے لئے صرف اتنا رکھے جتنا جسم اور روح کا رشتہ برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہو'

اور یہ اپنے آپ کو برقرار رکھنا بھی اللہ کے دین کی جدوجہد کے لئے ہو۔ فرمایا: ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ﴾ ''کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض، تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے''۔

ہمارے ہاں تو قرضِ حسنہ کا تصور یہ ہے کہ جو قرض دیا جائے بس صرف وہی واپس لینے کی امید ہو یا وعدہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ جس قرضِ حسنہ کا مطالبہ کر رہا ہے وہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے گا۔ قرضِ حسنہ کے ضمن میں حضور ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپؐ کبھی کسی سے قرض لیتے تھے تو واپس کرتے ہوئے رضا کارانہ طور پر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دیتے تھے۔ لیکن واپس کرتے ہوئے رضا کارانہ طور پر کچھ بڑھا دینا یہ ہدیہ کے درجہ کی شے ہے۔ اگر قرض میں پہلے سے کوئی اضافہ معین ہو تو وہ سود ہے اور حرامِ مطلق ہے۔ دین میں اس سے بڑی حرام چیز اور کوئی نہیں۔ عقائد میں شرک اور اعمال میں سود چوٹی کے گناہ ہیں۔ بہرحال اللہ کا قرضِ حسنہ کچھ اور ہے۔ جو شخص اللہ کو قرضِ حسنہ دے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسے بڑھاتا اور دوگنا کرتا رہے گا۔ واضح رہے کہ یہ صرف دوگنا کرنا نہیں، بلکہ دوگنا کرتے رہنا ہے۔ یعنی جو مال تم نے دیا ہے وہ تو واپس ملے گا ہی، ساتھ اضافی طور پر بھی بہت کچھ ملے گا۔ جیسے سورۃ المزمل کے آخر میں فرمایا: ﴿تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا﴾ ''تم پاؤ گے وہ سب کچھ (جو کچھ تم نے دیا ہے) اللہ کے پاس بہت بہتر حالت میں، اور بہت بڑھا ہوا (فزوں تر)''۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں ساتھ یہ بھی فرمایا: ﴿وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴾ ''اور اس کے لئے بڑا باعزت (عزت افزائی کرنے والا) اجر ہے''۔ آیت ۷ میں ''اجرٌ کبیرٌ'' کے الفاظ آئے تھے، یہاں ''اجرٌ کریمٌ'' فرمایا۔ قرآن کریم میں اجر کے لئے ان دونوں dimensions کا ذکر ہوتا ہے کہ بہت بڑا اور باعزت اجر۔

میدانِ حشر کی تاریکیوں میں اہلِ ایمان کے نور کی کیفیت

اب اس سورۂ مبارکہ کا تیسرا حصہ شروع ہو رہا ہے جو چار آیات (آیت ۱۲ تا ۱۵) پر مشتمل ہے۔ جیسے پہلے حصے کی آیت: ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ

وَھُوَ بِکُلِّ شَیْ ءٍ عَلِیْمٌ ﴾ فلسفے کی بلند ترین چوٹی پر ہے اور فلسفہ وجود کے عقدے کو حل کر رہی ہے اسی طرح اس تیسرے حصے میں ایک آیت ہے جو نفاق کی حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ نفسیاتی سطح پر نفاق کے کیا مدارج اور مراحل ہیں؟ نفاق کہاں سے شروع ہوتا ہے' پھر اس کا دوسرا درجہ کیا ہے' تیسرا درجہ کیا ہے؟ نفسیاتی طور پر منافق کے اندر کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ وغیرہ۔ سورۃ المنافقون کے درس میں یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ نفاق کے تین درجے ہوتے ہیں' جیسے ٹی بی کے تین درجے (stages) ہوتے ہیں۔ نفاق کا پہلا درجہ یہ ہے کہ جب اللہ کی راہ میں مال اور جان کے کھپانے کا حکم آتا ہے تو ایسا شخص اس جہاد و قتال اور انفاقِ مال سے بچنے کے لئے جھوٹے بہانے شروع کر دیتا ہے۔ لیکن جب محض جھوٹے بہانوں کا اعتبار نہیں رہتا تو پھر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں' یہ نفاق کا دوسرا درجہ ہے۔ جیسے فرمایا گیا: ﴿اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ﴾ ''انہوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو ڈھال بنا لیا اور اللہ کے راستے سے رُکتے گئے!''۔ نفاق کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ جب سچے اہل ایمان اللہ کی راہ میں جان اور مال کی بازیاں لگا رہے ہوتے ہیں تو ان کے خلاف ان کے دلوں میں بغض اور دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔ سچے اہل ایمان کو تو جب پکارا جاتا ہے تو وہ فوراً لبیک کہتے ہیں۔ بقول فیض ؎

واپس نہیں پھیرا کوئی فرمان جنوں کا
تنہا نہیں لوٹی کبھی آواز جرس کی
خیریتِ جاں' راحتِ تن' صحتِ داماں
سب بھول گئیں مصلحتیں اہل ہوس کی!

تو جن اہل ایمان کی یہ روش ہوتی ہے وہ اب منافقین کے دلوں میں کھٹکنے لگتے ہیں' کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی وجہ سے ہم نمایاں ہو رہے ہیں۔ ان کے خیال میں ان دیوانوں اور پاگلوں نے انہیں مصیبت میں ڈال رکھا ہوتا ہے۔ تو اب مؤمنین صادقین اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ' جو اُن کے امیر ہیں' ان کی دشمنی شروع ہو جاتی ہے اور یہ نفاق کا تیسرا درجہ ہے۔

یہ تین مدارج تو علامات ہیں جو عمل میں ظاہر ہوتی ہیں' لیکن ذہن میں اور نفسیات کے اندر جو کھچڑی پک رہی ہوتی ہے وہ کیا ہے؟ اور یہ علامات درحقیقت کس اندرونی مرض کا ظہور ہیں؟ یہ اس سلسلۂ آیات کا مرکزی مضمون ہے۔ارشاد ہوا:

﴿یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴾ (آیت ۱۲)

''اس دن تم دیکھو گے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو کہ ان کا نور ان کے سامنے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا' (اور ان سے کہا جائے گا) آج تمہیں ایسے باغوں کی بشارت ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔یہی بڑی کامیابی ہے''۔

اب سچے اہل ایمان کے فوراً بعد منافقین کا تذکرہ آ رہا ہے۔ یہ قرآن کریم کا ایک خاص اسلوب ہے کہ اہل جنت اور اہل جہنم کا تذکرہ simultaneous contrast کے طور پر ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔فرمایا جا رہا ہے:

﴿یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَھُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاھِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴾ (آیت ۱۳)

''اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے ذرا ہمیں مہلت دو اور ہمارا انتظار کرو' تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کر سکیں' تو انہیں کہا جائے گا کہ پیچھے لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو' پھر اُن (اہل ایمان اور منافقین) کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا' اس کے اندر تو رحمت ہوگی اور باہر عذاب ہوگا''۔

قرآن مجید کے مختلف مقامات پر ہمیں میدانِ حشر کے مختلف نقشے ملتے ہیں اور مختلف مکالمات کا ذکر ہے۔اس اعتبار سے ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ میدانِ حشر کوئی ایک مرحلہ نہیں ہے' بلکہ اُس روز کے احوال مختلف مراحل سے گزر کر تکمیل تک پہنچیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرحلہ تو وہ ہے جہاں کافر اور مسلم جدا ہو جائیں گے۔یعنی ایک

بڑی چھلنی لگے گی جس سے کھلم کھلا باغی و منکر اور مدعیٔ ایمان جدا جدا ہو جائیں گے۔ گویا کافر اِدھر اور مسلم اُدھر ہیں۔ لیکن اب دنیا میں جو قانونی اعتبار سے مسلمان سمجھے جاتے تھے ان میں مؤمنین صادقین بھی تھے اور منافقین بھی تھے۔ تو اب ایک اور چھلنی لگے گی جس سے گویا دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ ہو جائے گا۔ یہ مرحلہ سورۃ الحدید کی ان آیات میں مذکور ہے۔ اس کے علاوہ یہی مضمون اس سلسلۂ سُور کی آخری سورۃ' سورۃ التحریم کی آیت ۸ میں بھی بیان ہوا ہے۔ وہاں ارشاد ہوا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

''اے ایمان والو! اللہ کے حضور خالص توبہ کرو' کچھ بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تم سے تمہاری برائیاں دُور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں۔ اس دن اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے' رسوا نہیں کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے' یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

تو ان دو مقامات پر یہ مضمون آیا ہے۔ اور یہ قرآن مجید کا ایک خاص اسلوب ہے کہ آپ کو اہم مضامین کم سے کم دو جگہ ضرور ملیں گے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا مرحلہ لازماً ہوگا جس میں مؤمنین صادقین کو منافقین سے جدا کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ سے جو شکل اختیار فرمائے گا وہ یہ ہے کہ جن کے دلوں میں ایمان موجود ہوگا ان کا نورِ ایمان ظاہر ہو جائے گا اور وہ ان کے سامنے کی طرف روشنی کرے گا۔ اور اس ایمان کے تحت جو اعمالِ صالحہ تھے' ان کا نور ان کے دائیں جانب ظاہر ہو گا' کیونکہ انسان کا دایاں ہاتھ اعمالِ صالحہ کا کاسب ہے۔ یوں سمجھئے کہ درحقیقت یہ ایمان ایک نور ہے۔ اس وقت تو نور قلب میں ہے' ہمیں نظر نہیں آ رہا ہے' جبکہ اس نور

کی ایک اور صورت ہے جو وہاں ظاہر ہوگی۔ اسی طرح ہر نیکی کے اندر ایک نورانیت ہے اور یہ نور ہمیں یہاں نظر نہیں آ رہا' لیکن اس کی اصل ماہیت اور اصل حقیقت میدانِ حشر میں اس مرحلے پر واضح ہو جائے گی۔

میدانِ حشر میں ایک ایسا مرحلہ بھی ہے جسے ہماری زبان میں عام طور پر پل صراط کہا گیا ہے۔ یہ انتہائی گھپ اندھیرے میں جہنم کے اوپر بنا ہوا ایک راستہ ہے۔ سورۂ مریم میں اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا گیا ہے: ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ (آیت ۷۱) ''اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا اس (جہنم) پر گزر نہ ہو' یہ طے شدہ بات ہے جو تمہارے ربّ کے ذمہ ہے''۔ تو یہ پل صراط ہے جس پر سے ہر ایک کو گزرنا ہے۔ یہ گھپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا انتہائی تنگ راستہ ہے جسے ہم اپنی استعاراتی زبان میں کہتے ہیں کہ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز راستہ ہے۔ اب جن کے پاس تو وہ نورِ ایمان اور نورِ اعمالِ صالحہ ہوگا وہ تو اس نور کی روشنی میں اس راستے کو دیکھ کر اس مرحلے سے گزر کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوسرے جو اِس نور سے محروم ہوں گے وہ ٹھوکریں کھا کر جہنم کے اندر گریں گے۔ یہ ہے درحقیقت وہ چھلنی کہ جو میدان حشر میں کسی ایک مرحلے پر لگے گی۔

تو فرمایا: ﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ یہاں پر یہ بات ذرا وضاحت طلب ہے کہ لفظ ''يَوْمَ'' یہاں منصوب کیوں ہے۔ اس بارے میں ایک رائے تو یہ ہے کہ اس سے ماقبل آیت کے آخر میں ''اَجْرٌ كَبِيْرٌ'' کا ذکر ہوا ہے' یہ اس کا ظرف ہے کہ وہ اجر کریم کب ظاہر ہوگا: ﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ ''(یہ اجر کریم ظاہر ہوگا) اُس دن کہ جب تو دیکھے گا مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا''۔ تو اس رائے کے مطابق یہ ظرفیت کا نصب ہے۔ اور ایک رائے یہ بھی ہے کہ ''يَوْمَ'' سے پہلے ''اُذْكُرْ'' محذوف ہے کہ تصور کرو اس دن کا جس دن مؤمنوں پر یہ عنایت خاص ہوگی۔ اس رائے کے مطابق یہاں سے پھر استیناف ہو جائے گا' یعنی

یہاں سے ایک علیحدہ کلام شروع ہوگا۔ میں اسی دوسری رائے کو زیادہ قوی سمجھتا ہوں‘ لیکن دونوں رائیں ممکن ہیں۔تو فرمایا جارہا ہے کہ ذرا تصور کرو اُس دن کا جس دن تم دیکھو گے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو کہ ان کا نور دوڑتا ہوگا ﴿ بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ ﴾ ’’ان کے سامنے‘‘۔ان کے آگے آگے۔ یہ میرے نزدیک ایمان کا نور ہے جو قلب میں ہے‘اس کی جو بھی روشنی پڑے گی وہ سامنے کی طرف ہوگی۔﴿وَبِاَیۡمَانِهِمۡ﴾ ’’اور ان کے دائیں طرف‘‘۔سورۃ التحریم کی آیت ۸ میں بھی یہی الفاظ ہیں: ﴿یَسۡعٰی نُوۡرُهُمۡ بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَبِاَیۡمَانِهِمۡ﴾ سورۃ التحریم میں تو ان کی دعا کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔جن کا نور تھوڑا ہوگا‘ وہ پھر دعا کریں گے: ﴿رَبَّنَا اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴾ کہ پروردگار! ہماری ان کوتاہیوں کو جن کی وجہ سے ہمارا یہ نور مدھم ہے‘ تو اپنے فضل وکرم سے معاف فرما کر ہمارے اس نور کا بھی اتمام فرمادے! گویا وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے پروردگار! جیسے تو نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کو نورِ کامل عطا فرمایا ہے ایسے ہی اپنے فضل وکرم سے ہمارے نور کا بھی اتمام فرمادے۔اس لئے کہ حدیثِ نبویؐ کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نور کے مختلف درجات ہوں گے۔یہ گویا اس کا quantitative element ہے۔ظاہر بات ہے کہ حضرت ابوبکر ﷜ کے ایمان میں اور ایک عام آدمی کے ایمان میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔اور ہم سے کسی کو اگر کوئی رتی ماشہ ایمان نصیب ہو جائے تو اس کی کیا نسبت تناسب ہے حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ﷜ کے ایمان کے ساتھ! اس حوالے سے حضور ﷺ کے الفاظ ہیں کہ کچھ لوگوں کو تو جو نور ملے گا وہ اتنا ہوگا کہ اس کی روشنی مدینے سے صنعا تک پہنچے گی۔(یہ یمن کا ایک شہر ہے۔) یعنی اس کے اثرات اس قدر زیادہ ہوں گے۔اور فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کو بس اتنا نور ملے گا کہ وہ صرف ان کے قدموں کے سامنے روشنی کر رہا ہوگا۔لیکن یہاں نوٹ کر لیجئے کہ اُس وقت وہ نور بھی بہت غنیمت ہوگا۔اس کا کسی قدر اندازہ اس مثال سے لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص گھپ اندھیری رات میں سفر کر رہا ہو اور وہ پگڈنڈی بھی واضح

نہ ہو جس پر جانا ہے تو اس موقع پر اگر اس کو کوئی معمولی ٹارچ بھی مل جائے تو وہ اس کے لئے بڑی قیمتی چیز ہو گی' اور اگر کسی کے پاس لالٹین ہو تو وہ بھی ایسے موقع پر بڑا خوش نصیب ہو گا۔ جیسے اقبال نے کہا ہے ؎

اندھیری شب ہے' جدا اپنے قافلے سے ہے تو
ترے لئے ہے مرا شعلہ نوا قندیل!

لیکن اگر کسی کو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما والا نور میسر آ جائے تو اس کے کیا کہنے۔ یہ فرق و تفاوت بہر حال ہو گا۔ حدیث نبویؐ میں یہ فرق و تفاوت اس حوالے سے بھی بیان ہوا ہے کہ چھوٹے اور کم تر درجے کا جنتی اپنے سے اوپر والے جنتی کو ایسے دیکھے گا جیسے تم زمین پر بیٹھ کر آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ اس قدر فرق و تفاوت ہو گا!

آگے فرمایا: ﴿بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ ''(ان سے کہا جائے گا کہ) آج بشارت ہے تمہارے لئے ان باغات کی جن کے دامن میں ندیاں بہتی ہوں گی''۔ یعنی آج کا دن تمہارے لئے بشارت کا دن ہے۔ تمہاری کلفتوں اور مشقتوں کا دور اب ختم ہوا۔ تم امتحان کے مختلف مرحلوں سے گزر آئے ہو اور اب تمہاری سختیاں اور تمہاری ابتلاء و آزمائش ختم ہوئی۔ آج سے تمہارے لئے بشارت ہے ان باغات کی جن کے دامن میں ندیاں بہتی ہوں گی۔ میں عام طور پر ''تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ'' کا ترجمہ ''دامن میں ندیاں بہنا'' زیادہ پسند کرتا ہوں' اس لئے کہ باغ کا جو فطری تصور ہوتا ہے وہ یہی ہے۔ ایک باغ تو لوگوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے جو وہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بناتے ہیں' جس کے مختلف levels ہوتے ہیں' جیسے کہ شالا مار باغ ہے' جبکہ ایک باغ فطری ہوتا ہے۔ جیسے ایک وادی ہے' اس کے نشیب میں ایک ندی بہہ رہی ہے اور ندی کے دونوں اطراف میں ذرا بلندی پر درخت لگائے گئے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ پانی کے اثرات زمین کے دونوں طرف سرایت کر رہے ہوں گے جو اُن درختوں کے لئے زیادہ مفید ہیں۔ لہٰذا ﴿تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ سے مراد یہ ہے کہ باغات کے دامن میں ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔ علامہ اقبال نے اپنی

نظم ''ایک آرزو'' میں اس کا ایک خوبصورت نقشہ کھینچا ہے ؎ پانی بھی موج بن کر اٹھ اٹھ کے دیکھتا ہو! بہرحال یہ کہنا کہ ''نیچے ندی بہہ رہی ہے'' یا یہ کہنا کہ ''دامن میں ندی بہہ رہی ہے'' اس سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

مزید فرمایا: ﴿خٰلِدِیْنَ فِیْهَا﴾ ''اس میں تمہیں رہنا ہے ہمیشہ ہمیش'' ﴿ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ ''یہی ہے اصل' بڑی کامیابی''۔ یہاں 'ذٰلِکَ' کے بعد ھُوَ بھی آیا ہے اور یہ حصر کا اسلوب ہے کہ ''یہی ہے اصل بڑی کامیابی''۔ اس سے دراصل اس حقیقت کی طرف توجہ دلانی مقصود ہے کہ اگرچہ دنیا میں بھی انسان چاہتا ہے کہ اپنی محنت کے کوئی نتائج دیکھ لے' لیکن یہ اصل کامیابی نہیں ہے۔ جیسے سورۃ الصف میں فرمایا گیا: ﴿وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ﴾ کہ ایک اور وعدہ بھی تم سے کیا جا رہا ہے جو تمہیں بہت پسند ہے' اور وہ ہے اللہ کی طرف سے مدد اور فوری (دُنیوی) فتح۔ جبکہ اللہ نے تو یہ دنیا بنائی ہے صرف آزمائش کے لئے: ﴿خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ ''اس نے تخلیق کیا ہے موت اور زندگی کو' تاکہ وہ تمہیں (اس کے ذریعے) آزمائے کہ کون ہے تم میں سے عمل کے اعتبار سے زیادہ بہتر''۔ تو جو اِس آزمائش میں کامیاب ہو گیا بس وہی ہے اصل میں کامیاب' چاہے دنیا میں ایسے شخص کی سعی و جہد کا کوئی نتیجہ برآمد ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ یہ دُنیوی کامیابی اس اعتبار سے بالکل غیر اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کئی جلیل القدر رسول دنیا سے یوں ہی چلے گئے کہ انہیں کوئی پیروکار نہیں مل سکے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو ساڑھے نو سو (۹۵۰) برس کی تبلیغ کے نتیجے میں صرف ستر یا بہتر افراد ملے' بلکہ ایک رائے تو یہ بھی ہے کہ اتنے بھی نہیں ملے۔ سوائے ان کے تین بیٹوں اور ان کے گھر والوں کے کوئی ان کے ساتھ نہیں تھا۔ قرآن کے الفاظ ہیں: ﴿وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ﴾ (ھود: ۴۰) ''اور ایمان نہیں لائے اس کے ساتھ مگر تھوڑے ہی لوگ''۔ ساڑھے نو سو سال کا عرصہ بہت بڑا عرصہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ناکامی کا اس کوچے میں گزر ہی نہیں۔ جو آپؑ کا فرض تھا وہ انہوں نے بطریقِ احسن ادا کیا اور حجت تمام کر دی۔

یہ نفسیاتی اعتبار سے بہت اہم مسئلہ ہے۔ خاص طور پر ہر اُس شخص کے لئے جو دین کی کسی خدمت کا بیڑا اٹھائے اور اس کے لئے کمر کس لے اس پر یہ بات پوری طرح واضح ہونی چاہئے کہ اس کا نصب العین سوائے آخرت کی فلاح اور اللہ کی رضا کے کوئی نہ ہو۔ کوئی اور شے اس کی نظر میں نصب العین کا درجہ اختیار نہ کر لے۔ اصل شے اپنے فرض کی ادائیگی ہے اور یہی اصل کامیابی ہے۔ چنانچہ سورۃ الصّف میں فرمایا: ﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (آیت ۱۱) یعنی اگر تم یہ دو شرائط پوری کر لو کہ اللہ اور رسول (ﷺ) پر ایمان لے آؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو تو یہ چیز تمہارے لئے خیر ہے اگر تم جانو۔ اور وہ خیر کیا ہے! ﴿یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴾ ''وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی اور (تمہارے لئے) پاکیزہ مکانات ہوں گے رہائشی باغات میں۔ یہی ہے بڑی کامیابی''۔ آگے وہی بات کہی جا رہی ہے کہ ﴿وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ﴾ ''اور وہ دوسری چیز بھی (تمہیں عطا کرے گا) جو تمہیں بہت پسند ہے' اللہ کی طرف سے مدد اور قریب ہی میں حاصل ہو جانے والی فتح''۔ اب ظاہر بات ہے کہ یہ بات تو کہی جا رہی ہے سن ۶ ھ کے آس پاس۔ اس سے پہلے کتنے ہی صحابہؓ ہیں جو جامِ شہادت نوش کر چکے اور ابھی تو وہ نصرتِ خداوندی قریب بھی نہیں آئی تھی۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو مکے میں ہی شہید ہو گئے تھے جو اسلام کی مغلوبیت کا دور ہے۔ یوں کہئے کہ اسلام ابھی اپنی اجنبیت کے دور میں تھا۔ تو ذرا سوچئے کہ جو مکہ میں ہی شہید ہو گئے' کیا وہ ناکام ہیں؟ (معاذ اللہ' ثم معاذ اللہ) لہٰذا یہ بات ذہن میں بالکل واضح رہنی چاہئے۔ ورنہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ آدمی جب دیکھتا ہے کہ اس دنیا میں میری کوشش بارآور نہیں ہو رہی اور لوگوں کا رجوع میری طرف نہیں ہو رہا' لوگ میرا ساتھ نہیں دے رہے تو وہ

by hook or by crook کے مصداق کوئی الٹا سیدھا طریقہ آزماتا ہے اور کوئی مختصر اور آسان راستہ (شارٹ کٹ) اختیار کر لیتا ہے۔ یہ صرف اسی صورت میں ہوتا ہے اگر ذہن میں یہ خناس پیدا ہو جائے کہ اصل کامیابی تو یہاں کی کامیابی ہے۔ جبکہ یہ بات ہرگز نہیں ہے' بلکہ اصل کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے۔ لہٰذا فرمایا: ﴿ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ ''یہی ہے اصل بڑی کامیابی''۔

حصولِ نور کے لئے منافقین کی دہائی اور اس کا جواب

آگے ترجمہ کر لیجئے: ﴿يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا ﴾ ''اس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ اہل ایمان سے کہیں گے کہ ذرا ہمارا انتظار کرو!'' اب ذرا اس کو چشمِ تصور سے دیکھئے کہ جنہیں وہ نورِ ایمان اور نورِ اعمالِ صالحہ مل گیا وہ خوشی خوشی راستہ طے کر رہے ہیں اور جن کے پاس یہ نور نہیں ہے وہ انہیں باحسرت و یاس پکار رہے ہیں کہ ذرا ہماری حالت پر نظر کرو! ذرا ہمارا انتظار کرو! نَظَرَ' يَنْظُرُ دیکھنے کے معنی میں آتا ہے اور اسی سے بابِ افتعال کا مصدر ''انتظار'' آتا ہے۔ انتظار کے معنی تو بالکل معین ہیں کہ کسی کا انتظار کرنا' کسی کی راہ دیکھنا' کسی کو ذرا مہلت دینا۔ تو ''اُنْظُرُوْنَا'' یہاں اسی معنی میں ہے کہ ذرا ہمیں مہلت دیجئے' ہمارا انتظار کیجئے! ﴿نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ﴾ ''تاکہ ہم آپ کے نور سے اقتباس کر لیں''۔ آپ کے نور سے ہم بھی کچھ فائدہ اٹھا لیں' کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ یعنی ہم خود تو تہی دست ہیں' ہمیں نور نہیں ملا' آپ ذرا ہم پر عنایت کریں! یہ اقتباس کا لفظ بھی قَبَسَ سے بابِ افتعال کا مصدر ہے۔ قَبَسٌ کہتے ہیں چنگاری کو۔ آپ کسی کے چولہے سے چنگاری لے آئے اور اپنے چولہے میں آگ جلا لی تو یہ اقتباس ہے۔ اردو میں ہم یہ لفظ quotation کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ اپنا کوئی مضمون لکھ رہے ہیں اور اس میں آپ نے کسی اور کے مضمون سے کوئی شے لا کر شامل کی تو یہ اقتباس ہے۔ گویا آپ نے کسی کے چولہے سے ایک چنگاری لا کر اپنے چولہے میں شامل کی ہے۔ اس کی آپ نشان دہی بھی کر دیتے ہیں کہ یہ quotation ہے جو

فلاں کے مضمون سے لی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ کو دورانِ سفر راستے میں جب آ گ نظر آ ئی تھی تو انہوں نے اپنی رفیقہ حیات سے کہا تھا: ﴿اِمۡكُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی﴾ ''ٹھہرو' مجھے آگ نظر آئی ہے' شاید میں وہاں سے آپ کے لئے کوئی انگارا لا سکوں یا مجھے اس آگ پر سے راستے کا ہی کچھ پتہ چل جائے''۔ تو یہاں منافقین کے قول میں بھی وہی لفظ آیا ہے: ﴿اُنۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِكُمۡ﴾ کہ ذرا ہمیں مہلت دو' ہمارا انتظار کرو' ہمارے لئے ٹھہرو' کہاں قدم بڑھائے چلے جا رہے ہو' ذرا ٹھہرو کہ ہم تمہارے اس نور سے استفادہ کر لیں' تاکہ ہم بھی کسی طور سے اس بڑی کٹھن منزل کو طے کر لیں۔

﴿قِیۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَكُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا﴾ ''(تو ان سے) کہا جائے گا کہ (اگر ممکن ہے تو) اپنے پیچھے (واپس) چلے جاؤ' پھر (وہاں) نور تلاش کرو''۔ یہاں ذرا نوٹ کیجئے کہ لفظ ''قَالُوۡا'' کے بجائے ''قِیۡلَ'' آیا ہے۔ یعنی ان سے کہا جائے گا۔ اب جبکہ اس بُرے حال میں وہ اِن مؤمنین سے درخواست کریں گے تو اِن اہل ایمان کی مروّت' شرافت اور نجابت سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ انہیں جھٹک دیں اور ترُخ کر کہیں کہ جاؤ واپس دنیا میں جا کر نور تلاش کرو۔ لہٰذا مجہول کا صیغہ آیا ہے کہ ان سے کہا جائے گا۔ (قِیۡلَ) کوئی کہے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ جیسے بشارتیں دینے والے ہاتف غیبی ہوں گے' کوئی ملائکہ ہوں گے' اسی طرح ان کو غیب سے کہا جائے گا کہ لوٹ جاؤ پیچھے کی طرف اور تلاش کرو نور۔ لمس کہتے ہیں چھونے کو' تو التماس کا مطلب ہے کسی شے کو تلاش کرنا' ٹٹولنا' حاصل کرنا۔ ان الفاظ میں یہ اشارہ موجود ہے کہ یہ نور یہاں سے نہیں ملتا' یہ دنیا میں حاصل کیا گیا تھا' یہاں تو بس ظاہر ہوا ہے۔ اہل ایمان نے دنیا میں ہی یہ نور کمایا تھا اور انہوں نے قرآن سے اقتباسِ نور کیا تھا۔ قرآن تمہارے پاس بھی تھا لیکن تم جان بوجھ کر اس سے محروم رہے' اور یہ اعمالِ صالحہ کا نور بھی یہ دنیا سے کما کر لائے ہیں جو یہاں ظاہر ہو رہا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ دنیا میں واپس لوٹنے کا کوئی سوال نہیں' اب دُنیا کی طرف رُجوع کا کوئی امکان نہیں۔ لہٰذا ﴿اِرۡجِعُوۡا

وَرَآءَ کُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ﴾ کا ترجمہ ہم کریں گے کہ اگر ممکن ہے تو لوٹ جاؤ پیچھے کی طرف (دنیا میں) اور حاصل کرنے کی کوشش کرو نور کو!

اہل ایمان اور منافقین کی تقطیب

آگے فرمایا: ﴿فَضُرِبَ بَیْنَھُمْ بِسُوْرٍ لَّہٗ بَابٌ ﴾ ''پس ان (اہل ایمان اور منافقین) کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا''۔ یعنی یہی مکالمہ ہو رہا ہوگا' یہی گفتگو ہو رہی ہوگی کہ ایک فصیل ان کے مابین حائل کر دی جائے گی۔ یعنی اہل ایمان آگے نکل جائیں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ان کے اور منافقین کے مابین دیوار حائل کر دی جائے گی۔ آگے اس در و دیوار کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے کہ ﴿بَاطِنُہٗ فِیْہِ الرَّحْمَۃُ﴾ ''اس کے اندر رحمت ہوگی''۔ اس کے اندر کی طرف رحمت خداوندی کا نزول شروع ہو جائے گا' اہل ایمان کی ابتدائی مہمان نوازی کا آغاز ہو جائے گا' استقبالیہ شروع ہو جائے گا ﴿وَظَاھِرُہٗ مِنْ قِبَلِہِ الْعَذَابُ ﴾ ''اور اس کے باہر عذاب ہوگا''۔ اس فصیل کے باہر کی طرف' اس کے سامنے کی طرف عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔ اس درس کا تسلسل ان شاء اللہ اگلی نشست میں جاری رہے گا۔

بارك الله لی ولکم فی القرآن العظیم ونفعنی وایاکم بالآیات والذکر الحکیم

(ترتیب وتسوید: طارق اسماعیل ملک)

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات و احادیث درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

درس حدیث

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

نماز کی عظمت و اہمیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَمْرَ الصَّلٰوۃِ یَوْمًا فَقَالَ :((مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَبُرْھَانًا وَنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ نُوْرًا وَلَا بُرْھَانًا وَلَا نَجَاۃً وَکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ))

(رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے واسطے نور ہوگی (جس سے قیامت کے اندھیروں میں اس کو روشنی ملے گی' اور اس کے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے اس کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی نشانی) اور دلیل ہوگی' اور اس کے لئے نجات کا ذریعہ بنے گی' اور جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا (اور اس سے غفلت اور بے پروائی برتی) تو وہ اس کے واسطے نہ نور بنے گی' نہ برہان اور نہ ذریعہ نجات' اور وہ بدبخت قیامت میں قارون' فرعون' ہامان اور (مشرکین مکہ کے سرغنہ) اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

نماز دین اسلام کا رکن اعظم ہے۔ اس کی اہمیت اس بات سے واضح ہے کہ قرآن مجید میں بار بار اس کی ادائیگی کا حکم ہے۔ یہ مسلمان کی علامت ہے' کیونکہ ایک حدیث میں کفر اور اسلام کا فرق نماز کو بتایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُمت کے صلحاء و اتقیاء نے عمر بھر نماز کی پابندی کی ہے۔ بزرگانِ دین میں سے ایسا کوئی نہیں جس نے نماز کی ادائیگی میں غفلت کی ہو' بلکہ مقربین بارگاہِ الٰہی کی اوّلین نشانی نماز ہی ہے اور ہمیں قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں میں کوئی فرد بے نماز نظر نہیں آتا۔

نماز کسی کو معاف نہیں۔خود رسول اللہ ﷺ نے حیات طیبہ کے آخری لحات تک نماز ادا کی اور یہی طریقہ صحابہ کرام ؓ نے اختیار کیا۔اقامت صلوٰۃ تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے جبکہ ترک صلوٰۃ انتہائی بدبختی اور خدا کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ شاہ ولی اللہؒ ''حجۃ اللہ البالغۃ'' میں نماز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اعلم ان الصلوۃ اعظم العبادات شأنا واوضحها برهاناً واشهرها فی الناس وانفعها فی النفس ولذلک اعتنی الشارع ببیان فضلها وتعیین اوقاتها وشروطها وارکانها وادابها ورخصها ونوافلها اعتناء عظیما لم یفعل سائر انواع الطاعات وجعلها من اعظم شعائر الدین.

''جان لو کہ نماز اپنی عظمت شان اور مقتضائے عقل وفطرت ہونے کے لحاظ سے تمام عبادات میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور خداشناس وخداپرست انسانوں میں سب سے زیادہ معروف ومشہور اور نفس کے تزکیہ اور تربیت کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہے اور اسی لئے شریعت نے اس کی فضیلت' اس کے اوقات کی تعیین وتحدید' اس کے شرائط وارکان اور آداب ونوافل اور اس کی رخصتوں کے بیان کا وہ اہتمام کیا ہے جو عبادات وطاعات کی کسی دوسری قسم کے لئے نہیں کیا اور انہی خصوصیات وامتیازات کی وجہ سے نماز کو دین کا عظیم ترین شعار اور امتیازی نشان قرار دیا گیا ہے''۔

نماز رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ عبادت تھی جسے آپؐ نے آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا ہے۔ایک نماز پڑھ چکنے کے بعد آپ کو اگلی نماز کا انتظار رہتا تھا۔نماز دراصل اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی ہے۔آپ ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے۔نماز روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ یہ برائیوں سے روکتی اور فحش کاموں سے دور رکھتی ہے' اخلاق حسنہ پیدا کرتی ہے۔نماز روح کو تقویت بخشنے کے ساتھ ساتھ کئی اعتبارات سے جسمانی صحت کے لئے بھی مفید ہے۔نماز کے لئے وضو لازم ہے اور وضو انسان کے جسم کو پاک وصاف رکھتا اور گندگی سے بچاتا ہے۔

نماز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پر مشتمل ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ دعا

کی جاتی ہے اور دعا سراسر عبادت ہے۔ پھر انسان کو عبادت ہی کے لئے تو پیدا کیا گیا ہے۔ اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز سے غافل شخص اپنے مقصدِ تخلیق سے ہی آگاہ نہیں اور یہ انتہائی بدنصیبی کی بات ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) سے روایت کردہ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے نماز کو قیامت کے دن کا نور قرار دیا۔ قیامت کا دن کتنا ہولناک ہوگا' اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ قیامت کی ان تاریکیوں میں نماز روشنی کا کام دے گی۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز اپنی اُمت کے افراد کو اس طرح پہچان لوں گا کہ ان کے وضو کے اعضاء اس دن روشن ہوں گے۔ اور یہ وہی لوگ ہوں گے جو نماز پابندی سے ادا کرتے ہوں گے۔ اندھیرے میں روشنی ملنے کی قدر و قیمت وہی جان سکتا ہے جسے دنیا میں کسی وقت اندھیرے سے پالا پڑا ہو اور اس وقت وہ آگے قدم بڑھانے کے قابل بھی نہ رہا ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا نماز دلیل ہوگی۔ یعنی آدمی کے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے اس کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی علامت ہوگی اور اس بات پر شہادت دے رہی ہوگی کہ اس بندے نے اپنے خالق و مالک کی یاد میں زندگی گزاری ہے اور یہ ذکر الٰہی سے غافل نہیں رہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز قیامت کے دن نجات کا سبب بنے گی۔ ظاہر ہے جس شخص کو قیامت کے دن کامیاب قرار دیا گیا اس سے زیادہ خوش بخت اور نصیبے والا اور کون ہو سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بے نمازی کے حرمان اور بدنصیبی کا بھی ذکر فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا' بلکہ غفلت اور بے پروائی کا رویہ اختیار کئے رکھا وہ قیامت کے اندھیرے میں روشنی سے محروم رہے گا۔ جس کے پاس نماز کا توشہ نہ ہوگا وہ وفاداری کی دلیل کہاں سے لائے گا۔ لہٰذا اس کے پاس اطاعت شعاری اور عبادت گزاری کا کوئی ثبوت نہ ہوگا اور نتیجتاً وہ نجات بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ روزِ

(باقی صفحہ 96 پر)

سالانہ رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

و

منسلک انجمنیں

برائے سال 2002ء۔2003ء

مرتب:

محمود عالم میاں

اشاریہ (INDEX)

پیش لفظ	29
مرکزی انجمن کی کارکردگی کا اجمالی جائزہ	31
شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ	
اکیڈمک ونگ	37
مکتبہ انجمن	44
شعبہ خط وکتابت کورسز	47
شعبہ سمع وبصر	50
قرآن کالج	54
ہاسٹل قرآن کالج	57
شعبہ خواتین کی سرگرمیاں	61
صدر مؤسس کا ہفتہ وار درس قرآن	62
دورۂ ترجمہ قرآن وجامع القرآن	63
ایڈمن	63
اکاؤنٹس وکیش سیکشن	64
بیلنس شیٹ اور مالی گوشوارہ	65
منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ	68
انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی	68
انجمن خدام القرآن، ملتان	81
انجمن خدام القرآن، فیصل آباد	86
انجمن خدام القرآن، سرگودھا	87
انجمن خدام القرآن سرحد، پشاور	90

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس دفعہ بھی سالانہ رپورٹ میں ہی مرتب کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرر ہا ہوں۔جس وقت یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی ہم سب ان شاء اللہ مرکزی انجمن کے 31 ویں سالانہ اجلاس کے لئے جمع ہو چکے ہوں گے۔ میں آپ کو اس اجلاس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین اجر سے نوازے۔آمین!

مرکزی انجمن کی تاسیس 1972ء میں ہوئی تھی اور اس طرح اس کی تاسیس کو 31 برس گزر چکے ہیں۔ اس دوران ملکی اور بین الاقوامی حالات و معاملات میں بہت سے اتار چڑھاؤ ہوتے رہے ہیں اور ساتھ ساتھ کبھی امید اور کبھی مایوسی طاری ہوتی رہی ہے' لیکن مرکزی انجمن نہایت ثابت قدمی سے اپنے مشن دعوت رجوع الی القرآن کی طرف گامزن رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس دعوت کی وسعت دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ ذرائع ابلاغ کی جدت جہاں غلط مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہے وہاں ہم نے بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور اس طرح اپنی آواز اور فکر کو لاکھوں لوگوں تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے ہیں اور اس کا دائرہ ہر آنے والے دن کے ساتھ مزید وسعت اختیار کر رہا ہے۔بقول شاعر ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
شرارِ بولہبی سے چراغِ مصطفوی

اس شعر کے مصداق خیر و شر کی یہ لڑائی جاری ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم تیزی کے ساتھ انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بقول نبی اکرم ﷺ آخری غلبہ تو اسلام کا ہی ہوگا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کون اس میں مال و جان کھپا کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہوتا ہے اور کون ناکام اور نامراد رہتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سابقہ غلطیوں اور کوتاہیوں پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور کمر ہمت کس کر فوراً اللہ تعالیٰ کے دین کی نشر و اشاعت اور اس کے غلبہ کی جدوجہد میں شریک ہو جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیاب قرار پا سکیں۔

موجودہ رپورٹ میں 03-2002ء کے دوران مرکزی انجمن کے تمام شعبہ جات کی

مرکزی انجمن کی کارکردگی کا اجمالی جائزہ
(سال2002ء ۔ 2003ء)

ایسے احباب کے لئے جو تفصیلی رپورٹ پڑھنے کا میلان نہیں رکھتے یا کمی وقت کے شاکی ہیں اس رپورٹ کا ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے۔

انجمن کے اراکین :

سال **2002**ء ۔ **2003**ء کے دوران مرکزی انجمن خدام القرآن کے اراکین کی تعداد بالترتیب حلقہ محسنین **422**' حلقہ مستقل ارکان **191**' اور حلقہ عام ارکان **199** رہی۔ حلقہ عام ارکان کی تعداد چھانٹی کے بعد پہلے سے کم ہوگئی ہے۔

اکیڈمک ونگ :

- اکیڈمک ونگ مرکزی انجمن کا ایک انتہائی اہم شعبہ ہے۔اس شعبہ کے زیراہتمام اس دفعہ **20** کتابوں کے نئے ایڈیشن ضروری نظر ثانی کے بعد شائع کئے گئے۔اس کے علاوہ صدر موسس ڈاکٹر اسرار احمد کے خطابات پر مشتمل نئی کتاب حقیقت ایمان شائع کی گئی۔ شعبہ انگریزی کی طرف سے تیار کردہ نئی اور پرانی کتب کی طباعت کا انتظام بھی یہی شعبہ کرتا ہے۔ ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت باقاعدگی سے جاری رہی۔ اس دفعہ ندائے خلافت کے دو خصوصی شمارے **13**/نومبر **2002**ء بعنوان ''پیام اقبال بنام نوجوانان ملت'' اور **30**/اپریل **2003**ء بعنوان ''عراق نمبر'' شائع کئے گئے جن کو لوگوں میں بہت سراہا گیا۔کتب اور جرائد کے علاوہ مختلف اقسام کی طباعت کے لئے کمپیوٹر کمپوزنگ اور کاپی پیسٹنگ کا کام قرآن اکیڈمی میں انجام پاتا ہے جبکہ طباعت کا تمام کام بازار سے کرایا جاتا ہے۔
- اکیڈمک ونگ کے شعبہ انگریزی کی جانب سے اس دفعہ محترم صدر موسس کی دو کتب ''فرائض دینی کا جامع تصور'' اور ''مسلمان خواتین کے دینی فرائض'' کا انگریزی ترجمہ کر کے دو نئی کتب تیار کی گئیں' دو کتابیں نظر ثانی کے بعد نئے گیٹ اپ کے ساتھ تیار کی گئیں۔اس کے علاوہ تین کتابیں

i) Call of Tanzeem-e-Islami

ii) Islamic Concept of Moral Righteousness
iii) Synthesis of Faith

تیاری کے آخری مراحل میں ہیں۔ علاوہ ازیں یہ شعبہ E-Mail کی وصولی اور ترسیل' مضامین کے اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو ترجمہ اور مختلف انگریزی مضامین کی کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ وغیرہ کا کام بھی سرانجام دے رہا ہے۔

- قرآن اکیڈمی لائبریری میں دوران سال 404 کتب کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 302 کتب بازار سے خریدی گئیں جبکہ 102 کتب عطیہ کے طور پر موصول ہوئیں۔ اس طرح اب سال کے آخر تک کتب کی کل تعداد 8367 ہے۔ دوران سال لائبریری سے 892 کتب کا اجراء ہوا۔ اس کے علاوہ قارئین کی ایک کثیر تعداد لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ کرتی ہے۔ سال کے آخری میں ممبران کی کل تعداد 48 ہے۔ دوران سال لائبریری میں تبادلہ کے طور پر 150 سے زائد رسائل اور جرائد موصول ہوئے۔ لائبریری میں کل 12 روزنامہ اخبارات آتے ہیں جن میں سے 7 اردو اور 5 انگریزی ہیں۔ دوران سال لائبریری میں درجہ بندی اور کیٹلاگنگ کا کام بھی جاری رہا۔ اس طرح اب تک 6100 کتب کی درجہ بندی اور کیٹلاگنگ ہو چکی ہے۔
- ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس جس کا دورانیہ گھٹا کر نو ماہ کر دیا گیا' اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایسے حضرات جنہوں نے اعلیٰ دنیوی تعلیم حاصل کی ہے لیکن عربی زبان اور دیگر دینی علوم سے بے بہرہ ہیں' انہیں ان بنیادی علوم سے مسلح کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لئے ضروری ہوں۔ اس کورس میں عربی زبان کے بنیادی قواعد' تجوید کے بنیادی قواعد قرآن حکیم کا منتخب نصاب' علم حدیث اور علم فقہ کے اصول اور مبادیات کی تدریس کی جاتی ہے۔ یہ کورس یکم ستمبر سے 30 مئی تک منعقد ہوتا ہے۔ سال 2002ء۔ 2003ء کے دوران اس کورس میں قریباً 40 مرد اور 15 خواتین نے شرکت کی۔
- درس منتخب نصاب بزبان انگریزی سارا سال جاری رہا اور قریب الاختتام ہے۔ ترجمہ قرآن کلاس میں 7 پاروں کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ تین مختلف عربی گرامر کلاسز بھی جاری ہیں۔

مکتبہ انجمن :

مکتبہ مرکزی انجمن کا ایک انتہائی اہم شعبہ ہے۔ یہیں سے ہر قسم کے لٹریچر‘ کتب‘ جرائد‘ ویڈیو/ آڈیو کیسٹس‘ سی ڈیز کی فروخت اور ترسیل کا کام کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال ندائے خلافت کے خریداروں میں قریباً 4 ہزار کا اضافہ ہوا لیکن اس کی ترسیل بشمول ماہنامہ میثاق اور حکمت قرآن بروقت اور عمدگی سے جاری رہی۔ مرکزی انجمن اور تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اجتماعات کے علاوہ بہت سے دوسرے موقعوں پر مکتبہ نے اپنے سٹال لگائے۔ اس طرح ایک اچھی فروخت کے علاوہ بہت سے نئے لوگوں میں ہمارا تعارف ہوا۔ اس سال مارکیٹ کا سروے کر کے تقریباً 10 مقامات پر مکتبہ نے اپنی کتب کے ڈسپلے اور فروخت کا بندوبست کیا۔ اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مکتبہ میں ایک جدید خوبصورت سیل ڈیپارٹمنٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سال -/7,91043 روپے کی کتب‘ -/15,97,620 روپے کی کیسٹس / سی ڈیز‘ جبکہ -/14,57,735 روپے کے جرائد فروخت ہوئے۔ اس طرح کل فروخت -/38,46,398 روپے رہی۔

شعبہ خط وکتابت کورسز :

مرکزی انجمن نے ایسے خواتین وحضرات کے لئے جو قرآن اکیڈمی یا قرآن کالج میں حاضر ہونے سے قاصر ہیں شعبہ خط وکتابت کورسز قائم کر رکھا ہے۔ اس شعبہ نے اب تک پانچ کورسز پیش کئے ہیں (۱) قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی (۲) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول) (۳) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم) (۴) ابتدائی عربی گرائمر (حصہ سوم) (۵) ترجمہ قرآن کریم کورس۔ الحمدللہ ان کورسز کو بہت پسند کیا گیا اور لوگوں کی ایک اچھی تعداد ان کورسز سے استفادہ کر رہی ہے۔ اول الذکر کورس کے شرکاء کی تعداد اب تک 3538‘ عربی گرائمر کورس کے شرکاء کی تعداد بالترتیب 2263‘ 308 اور 141 ہے۔ ترجمہ قرآن کریم کورس میں اب تک کے شرکاء کی تعداد 1104 ہے۔ دوران سال ان کورسز کو مکمل کرنے والوں کی تعداد بالترتیب 6,12,17,12 اور 18 رہی۔

شعبہ سمع وبصر :

مرکزی انجمن کے شعبہ سمع وبصر نے سال 2002ء۔ 2003ء کے دوران محترم صدر موسس کے دروس اور دیگر پروگرامز اور تقاریر کی ریکارڈنگ کی اور اس طرح مکتبہ کو ان کی

ضروریات کے مطابق آڈیو ویڈیو کیسٹس‘ سی ڈیز اور ویڈیو سی ڈیز فراہم کیں‘ جن کی تعداد بالترتیب 20500‘ 1450 اور 28467 رہی۔ لوگوں کی فرمائش پر دورۂ ترجمہ قرآن 1998ء کو آڈیو سی ڈی پر منتقل کیا گیا۔ صدر موسس کے متفرق خطابات‘ لیکچرز اور دروس جو کہ ڈیجیٹل کیسٹس پر موجود ہیں ان کو ویڈیو سی ڈیز پر منتقل کیا گیا۔ اس طرح 11 نئی ویڈیو سی ڈیز تیار کی گئیں۔ اس کے علاوہ نئی ڈیٹا سی ڈیز تیار کی گئیں ہیں جن میں صدر موسس کے خطبات جمعہ کو جمع کیا گیا اور سال 2002ء کے تمام میثاق‘ حکمت قرآن اور ندائے خلافت کو ایک سی ڈی پر یکجا کیا گیا۔ مزید برآں مختلف خطابات کو آڈیو سی ڈیز پر Convert کرنے کے کام کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔

ARY Digital اور SPTV کو صدر موسس کی ڈیجیٹل کیسٹس اور ویڈیو سی ڈیز مہیا کی گئیں ہیں جنہیں وہ باقاعدگی سے نشر کر رہے ہیں۔

ہمارے فکر کی نشر و اشاعت میں انٹرنیٹ بھی غیر معمولی کردار ادا کر رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر صدر مؤسس کا مکمل دورۂ ترجمہ قرآن‘ منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی سماعت کے لئے دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ صدر موسس اور ڈائریکٹر انجمن کے بہت سے دیگر خطابات بھی دستیاب ہیں۔ مزید برآں یہ شعبہ دوسرے تمام شعبہ جات کو تکنیکی معاونت بھی فراہم کر رہا ہے۔

قرآن کالج:

قرآن کالج میں دوران سال ایف اے‘ آئی کام‘ ایف اے جنرل سائنس اور آئی سی ایس کی کلاسوں میں 73 طلبہ نے داخلہ لیا۔ بی اے سال اول میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد 11 رہی۔ حسب معمول میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا جس میں شرکاء کی تعداد 39 رہی۔ اس ورکشاپ میں پہلی‘ دوسری اور تیسری پوزیشن والے طلبہ کو انعامات دیئے گئے۔ اپریل 2003ء میں قرآن کالج کے اساتذہ کرام کے لئے ایک ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم صدر موسس کے مختلف موضوعات پر ویڈیو لیکچرز دکھائے گئے۔ اس کے علاوہ تدریس کے جدید طریقہ ہائے کار اور بالخصوص انگریزی زبان کی تدریس پر خصوصی لیکچرز دیئے گئے۔ کالج کے ٹور کے لئے اس دفعہ وادی سوات کا انتخاب کیا گیا‘ اس ٹور میں 68 طلبہ اور 7 اساتذہ نے شرکت کی۔ دوران سال طلبہ اور اساتذہ کرام کے لئے ہفتہ وار درس قرآن کا انعقاد ہوتا رہا۔ بورڈ کے

امتحانات میں اس دفعہ 92 طلبہ نے شرکت کی اور نتیجہ قریباً 53% رہا۔ اول' دوم اور سوم آنے والے طلبہ نے بالترتیب 690' 686 اور 655 نمبر حاصل کیۓ۔ کالج میں مورخہ 29 مئی 2003ء کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ امتحانات اور کھیلوں میں اول' دوم اور سوم آنے والے طلبہ اور ٹیموں میں انعامات تقسیم کیۓ گئے۔ کالج کے پاس بہترین کمپیوٹر لیب موجود ہے۔ کالج کی لائبریری میں اس وقت مختلف موضوعات پر 2286 کتب موجود ہیں۔ دورانِ سال اضافہ 16 کتب کا ہوا۔

قرآن کالج کے طلبہ کے لئے ایک بہترین ہاسٹل موجود ہے جس میں رہائش کی عمدہ سہولتیں مہیا کی گئیں ہیں۔ دوران سال ہاسٹل میں 65 طلبہ مقیم رہے۔ یہاں پر تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ کھیلوں پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ قرآن کالج ہاسٹل ہونے کے ناطے یہاں پر طلبہ کی اخلاقی' دینی' ذہنی تربیت اور نشوونما کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

شعبہ خواتین:

حسب معمول اس سال بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں حلقہ خواتین کے زیر اہتمام دینی تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا۔ اس دفعہ شرکاء کی تعداد 65 تھی جن میں چند ایک کے سوا تمام خواتین نے کورس مکمل کر کے اسناد حاصل کیں۔ اس کورس کے مضامین میں ابتدائی عربی گرامر' تجوید' منتخب احادیث' قرآن حکیم کا منتخب نصاب اور ارکانِ اسلام شامل تھے۔ اس دفعہ خواتین نے ''استقبال رمضان المبارک'' کے عنوان سے قرآن آڈیٹوریم میں پروگرام منعقد کیا۔ اس میں خصوصی خطاب صدر موسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا بھی ہوا۔ خواتین نے رمضان کے حوالہ سے متفرق موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ اس پروگرام میں 700 خواتین نے شرکت کی۔

قرآن اکیڈمی میں ہر انگریزی مہینہ کے پہلے ہفتہ کو خواتین کا ماہانہ اجتماع منعقد ہوتا رہا۔ اوسطاً شرکت 100 سے زائد خواتین کی رہی۔ اس کے علاوہ خواتین ہال میں ہفتہ میں دو دفعہ ترجمہ قرآن اور تجوید کی کلاسز جاری رہیں۔

شعبہ ایڈمن:

مرکزی انجمن کے شعبہ ایڈمن نے اپنے روزمرہ کے معاملات جس میں سٹاف کی نگرانی' ماہوار تنخواہوں کی بروقت تیاری' آفس آرڈرز/نوٹس اور میموز کا اجراء اور دوسرے تمام انتظامی امور شامل تھے خوش اسلوبی سے انجام دیۓ۔ حسب ضرورت سرکاری و غیر سرکاری

دفاتر سے رابطے بھی جاری رہے۔ مرکزی انجمن کے شعبہ اکاؤنٹس وکیش نے مختصر عملہ کے باوجود اپنی جملہ ذمہ داریاں نہایت عمدگی سے ادا کیں۔

صدر موسس کا ہفتہ وار درس قرآن:

قرآن آڈیٹوریم میں محترم صدر موسس کا درس قرآن اتوار کے روز بہت عرصہ سے جاری ہے۔ مئی 2002ء سے سلسلہ وار درس قرآن روک کر منتخب نصاب' جو کہ ہماری دعوت کی جڑ بنیاد ہے' کا درس شروع کیا گیا ہے۔ اس کی براڈ کاسٹ کوالٹی ریکارڈنگ کی جارہی ہے تاکہ اس کو الاسلام چینل سے نشر کیا جا سکے۔ اس طرح ہماری دعوت بہت زیادہ تعداد میں لوگوں تک پہنچ سکے گی۔ آڈیٹوریم میں قریباً 500 مرد اور 100 سے 150 خواتین اس میں شرکت کر رہی ہیں۔

دورۂ ترجمہ قرآن وجامع القرآن:

قرآن اکیڈمی کی جامع مسجد جامع القرآن میں 1984ء سے لے کر اب تک نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سال یہ ذمہ داری محترم صدر موسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے ادا کی۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے اس میں شرکت کی' جبکہ آخری عشرہ میں 400 سے 500 افراد اور قریباً 100 خواتین شرکت کرتی رہیں۔ جامع القرآن میں 65 افراد نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ جامع القرآن میں ہفتہ میں چار دن درس قرآن اور تین دن درس حدیث کا پروگرام جاری رہا۔

اراکین انجمن کی موجودہ تعداد

موسسین ومحسنین	=	422
مستقل ارکان	=	191
عام ارکان	=	*197
کل تعداد	=	810

* عام ارکان میں سے وہ ارکان جو طویل عرصہ سے زرتعاون ادا نہیں کر رہے تھے' ان کی رکنیت ختم کر دی گئی ہے۔

شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

اکیڈمک ونگ

قرآن اکیڈمی کے اکیڈمک ونگ کے تحت فی الوقت مندرجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں:

i) شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید
ii) شعبہ انگریزی
iii) شعبہ کتابت و طباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)
iv) قرآن اکیڈمی لائبریری
v) ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس
vi) دیگر تدریسی سرگرمیاں

(1) شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اردو جرائد (ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت) کے جملہ ادارتی امور' مثلاً مضامین کی تالیف اور editing' محترم صدر مؤسس کے دروس اور خطابات کو ٹیپ سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے انہیں مرتب کرنا' محترم ڈائریکٹر اکیڈمی کے خطابِ جمعہ کی تلخیص تیار کرنا' مرکزی انجمن اور تنظیم اسلامی کے اہم پروگراموں کی رپورٹنگ اور مضامین کی پروف ریڈنگ وغیرہ جیسے امور اس شعبہ کی ذمہ داری ہیں۔ چنانچہ یہ شعبہ ہر ماہ دو ماہانہ جرائد (میثاق اور حکمت قرآن) اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے چار شمارے شائع کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔

مزید برآں یہ شعبہ مرکزی انجمن کی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی اشاعت کی تیاری اور ان کی اشاعت کا بھی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ نئی کتابوں کی ترتیب و تدوین' ان میں آنے والی احادیث کی تخریج' پرانی کتابوں میں سے جس کے بارے میں ضرورت محسوس ہو' اُس پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے از سر نو مرتب کر کے نئی کمپوزنگ کرانا اور نئے ایڈیشنز کی اشاعت سے پہلے ان کی اغلاط کی تصحیح کرانا اسی شعبے کی ذمہ داری ہے۔

2002-2003ء کے دوران اس شعبے کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ درج ذیل ہے:

رسائل و جرائد:

میثاق: جولائی **2002**ء تا جون **2003**ء کے دوران ماہنامہ میثاق کے **10** شمارے شائع ہوئے۔ دسمبر **2002**ء کا شمارہ رمضان المبارک کی مصروفیات اور عید الفطر کی تعطیلات کے باعث شائع نہیں ہوا' جبکہ مارچ **2003**ء کا شمارہ معاون مدیر کے سفر حج کے باعث شائع نہیں ہو سکا۔ ان شماروں کی تلافی کے لئے جنوری **2003**ء اور اپریل **2003**ء کے شماروں میں صفحات کا اضافہ کر کے انہیں دو دو ماہ کی اشاعت کے قائم مقام قرار دیا گیا۔

حکمت قرآن: اس عرصے کے دوران حکمت قرآن کے نو شمارے شائع ہوئے۔ اگست / ستمبر **2002**ء' نومبر / دسمبر **2002**ء اور مارچ / اپریل **2003**ء کے مشترکہ شمارے شائع کئے گئے۔

ندائے خلافت: ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت میں باقاعدگی رہی۔ **13** نومبر **2002**ء کا شمارہ خصوصی اشاعت بعنوان ''پیامِ اقبال بنام نوجوانانِ ملت'' جبکہ **30** اپریل **2003**ء کا شمارہ ''عراق نمبر'' کے عنوان سے خصوصی اشاعت پر مشتمل تھا۔ جنوری **2003**ء سے ندائے خلافت چار صفحات کے اضافے اور سہ رنگ ٹائٹل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

اشاعت کتب

صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے خطابات پر مشتمل نئی کتاب ''حقیقت ایمان'' شائع کی گئی جو ہماری مطبوعات میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

شعبہ انگریزی کی طرف سے تیار کردہ دو نئی کتب کی طباعت کا اہتمام کیا گیا:

i) Obligations to God.

ii) Religious Obligations of Muslim Women

مندرجہ ذیل کتب کے نئے ایڈیشن شائع کئے گئے:

1)	رسول کامل ﷺ (عام و خاص ایڈیشن)	2)	آسان عربی گرامر (حصہ دوم)
3)	قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں	4)	دنیا کی عظیم ترین نعمت' قرآن حکیم
5)	عظمت صیام و قیامِ رمضان	6)	دو روزے
7)	مطالباتِ دین	8)	نقضِ غزل
9)	ختم نبوت کے دو مفہوم	10)	اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت

(11)	فرائض دینی کا جامع تصور (عام ایڈیشن)	(12)	حقیقت تصوف
(13)	خواتین کے دینی فرائض	(14)	آسان عربی گرامر (حصہ اول)
(15)	اُمت مسلمہ کی عمر	(16)	سانحہ کربلا (عام وخاص ایڈیشن)
(17)	نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں (عام وخاص ایڈیشن)	(18)	عہد حاضر میں اسلامی ریاست و معیشت کے چند بنیادی مسائل
(19)	برعظیم پاک و ہند میں اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل......	(20)	اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش

21- RISE & DECLINE OF MUSLIM UMMAH
22- QURAN & WORLD PEACE
23- CALLING PEOPLE UNTO ALLAH

مزید برآں الہدیٰ کیسٹ سیریز کے کتابچے نمبر 1 ‘18 ‘19 چار رنگ کے ٹائٹل کے ساتھ شائع کئے گئے۔

(2) شعبہ انگریزی

محترم صدر مؤسس کی دو کتب ''فرائض دینی کا جامع تصور'' اور ''مسلمان خواتین کے دینی فرائض'' کا انگریزی ترجمہ کر کے دو نئی کتابیں تیار کی گئیں:

i) OBLIGATIONS TO GOD
ii) RELIGIOUS OBLIGATIONS OF MUSLIM WOMEN

جبکہ مندرجہ ذیل دو کتابیں نظر ثانی کے بعد نئے گیٹ اپ کے ساتھ تیار کی گئیں:

i) RISE & DECLINE OF MUSLIM UMMAH
ii) CALLING PEOPLE UNTO ALLAH

2) تین کتابیں:

(i) Call of Tanzeem-e-Islami
(ii) Quranic Concept of Moral Righteousness
(iii) Synthesis of Faith

طباعت کے لئے تیاری کے آخری مراحل میں ہیں۔ (ٹائٹل ڈیزائننگ کی جارہی ہے)

3) خطابِ جمعہ کا انگریزی ترجمہ برائے پریس ریلیز وانٹرنیٹ تیار کیا جاتا ہے۔

4) سالانہ اجتماع کے خطابات کے خلاصے انگریزی میں ترجمہ کر کے website کے لئے

شعبہ سمع وبصر کے سپرد کئے گئے۔

5) انگریزی اخبار The Nation کو برائے اشاعت articles بھیجے گئے۔

6) مختلف انگریزی تحریروں کا اردو ترجمہ برائے ندائے خلافت کیا جاتا ہے۔

7) مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے یا دوسرے ذرائع سے حاصل شدہ مضامین کی کمپوزنگ وایڈیٹنگ برائے ندائے خلافت کی جاتی ہے۔

8) روزانہ ای میل وصول کر کے شعبہ جات کو تقسیم کی جاتی ہے۔ شعبہ جات سے موصول ہونے والی تحریروں اور جوابات کا انگریزی میں ترجمہ کر کے ای میل کی ترسیل کی جاتی ہے۔

9) انگریزی مضمون برائے ندائے خلافت (عابد اللہ جان) ای میل سے وصول کر کے پرنٹنگ کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

10) اردو مضمون برائے ندائے خلافت (رعنا ہاشم خان صاحبہ) ای میل سے وصول کر کے ندائے خلافت کے نائب مدیر کے سپرد کیا جاتا ہے۔

11) 28 جون 2003ء کی میٹنگ میں ڈائریکٹر اکیڈمی نے اطلاع دی کہ آئندہ (یکم جولائی 2003ء) سے ای میل کا تمام کام شعبہ سمع وبصر کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے۔

12) آیۃ البر کا آخری ڈرافٹ نظر ثانی کے لئے ڈاکٹر ابصار صاحب کو دے دیا گیا ہے۔

13) Synthesis of Faith اور Sura Fatihah کے آخری ڈرافٹ ڈاکٹر ابصار صاحب کی نظر ثانی کے لئے تیار ہیں۔ ان کی نظر ثانی کے بعد اُن کی طباعت کا مرحلہ شروع ہو جائے گا۔

(3) شعبہ کتابت وطباعت' بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ

ہفت روزہ ندائے خلافت' ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن' جملہ کتب' ہینڈ بلز' اخباری اشتہارات' پوسٹرز' سرکلرز اور آفس سٹیشنری وغیرہ کی کمپیوٹر کمپوزنگ اور طباعت کا کام یہ شعبہ سرانجام دیتا ہے۔ ان تمام امور کی انجام دہی کے لئے شعبہ کے پاس تجربہ کار اور مستند سٹاف موجود ہے۔

(4) قرآن اکیڈمی لائبریری

قرآن اکیڈمی لائبریری کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مرکزی لائبریری کی حیثیت حاصل ہے۔

☆ کتب: یکم جولائی 2002ء کو لائبریری میں کتب کی کل تعداد 7963 تھی' دورانِ سال

404 کتب کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 302 کتب بازار سے خریدی گئیں جن کی مالیت -/7368 روپے ہے' جبکہ 102 کتب عطیہ کے طور پر موصول ہوئیں۔ ان میں سے اکثر و بیشتر کتب صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی طرف سے ملیں۔ سال کے آخر تک کتب کی کل تعداد 8367 ہوگئی ہے۔

☆ **درجہ بندی اور کیٹلاگنگ :** دورانِ سال درجہ بندی اور کیٹلاگنگ کا کام جاری رہا۔ تقریباً 500 کتب کو اس مرحلے سے گزارا گیا۔ اب تک 6100 کتب کی درجہ بندی اور کیٹلاگنگ ہوچکی ہے اور مزید کتب پر کام جاری ہے۔

☆ **اجراء کتب :** سال 03-2002ء کے دوران 175 افراد کو 892 کتب جاری کی گئیں۔ اس کے علاوہ قارئین کی ایک کثیر تعداد نے لائبریری میں بیٹھ کر کتب' رسائل و جرائد اور اخبارات سے استفادہ کیا۔

☆ **ممبر شپ :** سال کے شروع میں ممبرز کی کل تعداد 45 تھی۔ دورانِ سال 16 نئے ممبرز کا اضافہ ہوا۔ رکنیت حاصل کرنے والوں میں زیادہ تعداد ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کی ہے۔ کورس مکمل کرنے والے 13 طلبہ کی رکنیت expire ہوگئی۔ اس طرح سال کے آخر میں ممبرز کی کل تعداد 48 رہ گئی۔

☆ **رسائل و جرائد:** دورانِ سال لائبریری میں 150 سے زائد رسائل و جرائد موصول ہوئے' جن میں ہفت روزہ' ماہنامہ' سہ ماہی' ششماہی' سال نامے' نمبر وار اور سیریل وار رسائل و جرائد شامل ہیں۔ لائبریری میں آنے والے رسائل علمی' تحقیقی' دینی' اصلاحی' سیاسی اور معاشرتی وسماجی موضوعات پر ہوتے ہیں۔ یہ تمام رسائل حکمت قرآن' میثاق یا ندائے خلافت کے تبادلہ میں آتے ہیں۔ دورانِ سال 2000ء سے 2002ء کے رسائل و جرائد کو جلد بندی کروانے کے لئے تیار کر دیا گیا ہے۔ اس سال باقاعدگی سے آنے والے اردو' انگلش رسائل کی تعداد 98 ہے اور بے قاعدگی سے آنے والے رسائل کی تعداد 8 ہے' جبکہ اس دوران 17 رسائل بند ہوگئے اور 7 نئے رسائل آنا شروع ہوگئے۔ رسائل و جرائد کے موصولہ شماروں کی مجموعی تعداد 1612 ہے۔

☆ **اخبارات :** لائبریری میں کل 12 روزنامہ اخبارات آتے ہیں' جن میں سے 7 اردو اور 5 انگریزی ہیں۔ اردو اخبارات جنگ' نوائے وقت' خبریں' پاکستان' انصاف' دن اور الاسلام ہیں' جبکہ انگریزی اخبارات The Nation' The Dawn'

News، Statesman اور The Frontior Post ہیں۔

اخبارات کا ایک سال تک ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ سال مکمل ہونے پر پچھلے چھ ماہ کے اخبارات فروخت کردیئے جاتے ہیں اور چھ ماہ کا ریکارڈ محفوظ کرلیا جاتا ہے۔

لائبریری میں قارئین کی ایک کثیر تعداد اِن اخبارات کا مطالعہ کرتی ہے۔ تاہم لائبریری میں اخبارات صرف معین اوقات میں فراہم کئے جاتے ہیں۔

☆ **اخبارات کے تراشوں کی فائلنگ:** اخبارات میں سے محترم مدرمؤسس کے بیانات' مضامین' انٹرویوز' خطاباتِ جمعہ کے پریس ریلیز اور تنظیم اسلامی سے متعلق دیگر خبریں' کانفرنسوں' جلسوں اور مظاہروں کی رپورٹنگ' بانی تنظیم اسلامی اور امیر تنظیم اسلامی کے تمام پروگراموں کے اخبارات کے تراشوں کو اخبارات سے نکال کر ان کو چسپاں کیا جاتا ہے' پھر فائل کر کے ریکارڈ میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف حضرات کے تائیدی اور تنقیدی مضامین' جناب سردار اعوان کے خطوط وغیرہ اور جناب مرزا ایوب بیگ کے مضامین وغیرہ کاٹ کر فائل کر لئے جاتے ہیں۔

(5) ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس' جس کا دورانیہ اب گھٹا کر نو ماہ کر دیا گیا ہے' کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایسے حضرات کو جو بی اے اور ایم اے تک دنیوی تعلیم حاصل کر چکے ہوں' ان بنیادی علوم سے مسلح کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لئے ضروری ہوں۔ گویا نو ماہ کے عرصے میں طلبہ کو (i) اتنی عربی پڑھا دی جائے کہ عربی زبان کے بنیادی قواعد پر انہیں بہت حد تک عبور حاصل ہو جائے تا کہ پھر کچھ مزید اضافی محنت اور وقت لگا کر وہ یہ استعداد حاصل کرلیں کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اس کا مفہوم بھی انہیں ساتھ ساتھ سمجھ میں آتا چلا جائے اور قرآن حکیم سے ہدایت و نصیحت اخذ کرنے کے لئے انہیں کسی ترجمے کا مرہون منت نہ ہونا پڑے۔ (ii) تجوید کے بنیادی قواعد سکھا کر اتنی مشق کرا دی جائے کہ وہ قرآن کو صحیح طور پر پڑھ سکیں۔ (iii) قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے مطالعے اور تدریس کے ذریعے دین کا صحیح اور جامع تصور واضح انداز میں پیش کیا جائے تا کہ طلبہ پر یہ واضح ہو جائے کہ ہمارا دین کیا ہے' وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور وہ یہ کہ دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی عملی صورت کیا ہو سکتی ہیں! (iv) علمِ حدیث کے بنیادی اصولوں سے اور علم فقہ کی مبادیات سے طلبہ کو روشناس کرا دیا جائے تا کہ پھر آئندہ زندگی میں وہ اپنی اپنی ہمت اور

استعداد کے مطابق ان اہم دینی علوم میں پیشرفت کر سکیں اور وہ اپنے دینی علم کے دائرے کو مزید وسعت دے سکیں۔ (v) طلبہ میں اس بات کی اہلیت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ وہ قرآن حکیم کے پیغام کو اور رجوع الی القرآن کی دعوت کو دوسروں تک پہنچا سکیں اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مطابق کہ ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَعَلَّمَهُ)) ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں''۔ وہ تعلیم و تعلم قرآن کے مبارک کام کو آگے بڑھانے کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ یہ کورس یکم ستمبر سے 30 مئی تک منعقد ہوتا ہے۔الحمدللہ اب تک نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک مثلاً امریکہ' کینیڈا' برطانیہ اور مشرقِ وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں گریجوایٹس' ڈاکٹرز' انجینئرز' پی ایچ ڈی اور دوسرے پڑھے لکھے افراد اس کورس سے استفادہ کر چکے ہیں۔

کورس کی تدوین و تشکیل کے لئے مناسب اقدامات' اساتذہ کی فراہمی' کورس کی تشہیر و اشاعت' پراسپکٹس کی تیاری و تقسیم اور کلاس کے انتظامی امور کی نگرانی وغیرہ جیسے تمام امور اسی شعبہ کے ذمہ ہیں۔ سال 2002-2003ء کے دوران اس کورس میں مرد شرکاء کی تعداد 40 اور خواتین کی تعداد 15 تھی' جبکہ 22 مرد اور 10 خواتین نے اس کورس کی تکمیل کی۔

تدریسی سرگرمیاں

(i) درس منتخب نصاب بزبان انگریزی

یہ ہفتہ وار درس قرآن آڈیٹوریم میں منعقد کیا گیا اور سارا سال جاری رہا۔ مدرس انجینئر محمد علی صاحب تھے۔ اب یہ درس اختتام کے نزدیک ہے۔ اوسطاً حاضری 25-30 افراد رہی۔

(ii) عربی گرامر/ترجمہ قرآن کریم کورس

یہ کلاس بھی تقریباً پورا سال جاری رہی اور ابھی جاری ہے۔ یہاں بھی مدرس انجینئر محمد علی صاحب تھے۔ اس کلاس کے آغاز میں شرکاء کی تعداد قریباً 35-40 افراد تھی جبکہ مسلسل شرکت 10 افراد کی رہی۔

(iii) عربی گرامر کلاس

یہ کلاس بھی قریباً پورا سال جاری رہی اور ابھی جاری ہے۔ یہاں پر مدرس کے فرائض سید زبیر احمد صاحب انجام دے رہے ہیں۔ آغاز میں شرکاء کی تعداد 40 افراد کے قریب تھی

لیکن مستقل شرکت 6-7 افراد کی رہی۔

(iv) ترکیب قرآنی کلاس

یہ کلاس جناب حافظ زبیر احمد صاحب نے شروع کی لیکن کچھ مشکل ہونے کی وجہ سے شرکاء کی عدم دلچسپی رہی۔ اس طرح سے یہ کلاس جاری نہ رہ سکی۔ اس میں شرکاء کی تعداد 8 افراد تھی۔

(v) عربی گرامر/عربی ریڈر کلاس

اس سال کے دوران یہ کلاس جناب داؤد قادر صاحب نے شروع کی۔ اس میں شرکاء کی تعداد قریباً 7 افراد رہی۔

(vi) ترجمہ قرآن

یہ نشست ہفتہ میں ایک بار ہوتی ہے اور اس کے مدرس ہیں جناب رشید ارشد صاحب۔ اس کلاس میں 7 پاروں کی تکمیل ہو چکی ہے۔ حاضری اوسطاً 40 افراد رہی۔

☆☆☆

مکتبہ انجمن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی تحریک رجوع الی القرآن کا ایک اہم آرگن' شعبہ ''مکتبہ'' ہے۔ مرکزی انجمن کی فکر پر مبنی لٹریچر' محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دروس و خطابات پر مشتمل آڈیو/ویڈیو کیسٹس اور CDs کو سٹاک کرنے' فروخت کرنے اور اندرون ملک بیرون ملک ترسیل کی تمام تر ذمہ داری ''مکتبہ'' کی ہے۔ ماہنامہ میثاق' حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت کی ان کے مستقل خریداروں اور ایجنسی ہولڈروں کو بروقت ترسیل کی ذمہ داری بھی ''مکتبہ'' کے سپرد ہے۔ اس کے علاوہ مسجد دارالسلام میں جمعہ کے روز' اتوار کے درس قرآن کے موقع پر قرآن آڈیٹوریم اور دیگر اہم مواقع پر کتب و کیسٹس اور سٹالز کا اہتمام بھی ''مکتبہ'' ہی کرتا ہے۔ ''مکتبہ'' نے اپنے نوجوان اور جذبہ خدمت سے سرشار کارکنوں کے ذریعہ اپنی یہ معمول کی ذمہ داریاں بطریق احسن پوری کیں۔ سال گزشتہ میں معمول کی سرگرمیوں کے علاوہ بعض خصوصی پیش ہائے رفت بھی عمل میں آئیں۔ ان میں مکتبہ کے سیل ڈیپارٹمنٹ کی تجدید نو کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کچھ عرصہ سے یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ کتب و کیسٹس اور CDs کی

بڑھتی ہوئی تعداد اور فروخت کے باعث اشیاء کے سٹاک اور ڈسپلے کے لئے مناسب انتظام نہیں ہے۔اسی طرح سے گاہکوں کے بیٹھنے اور مطلوبہ اشیاء کے انتخاب کے لئے بھی سازگار ماحول میسر نہیں ہے۔ لہذا ان ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید فرنیچر اور رنگ و روغن سے مزین ایک خوبصورت سیل ڈیپارٹمنٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

ایک دیرینہ شکایت تھی کہ ہماری کتب مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہوتیں۔لہذا اس سال مارکیٹ کا ایک بھرپور دورہ کر کے شہر کے اہم بک سٹورز پر مکتبہ انجمن کی کتب رکھوانے کا بندوبست کیا گیا۔ دکانداروں نے ہماری کتب کے ڈسپلے کے لئے اپنی مشکلات کا اظہار کیا جس پر مکتبہ نے کتب کے ڈسپلے کے لئے خوبصورت گھومنے والے سٹینڈز تیار کروائے اور مارکیٹ میں لگ بھگ دس مقامات پر رکھوائے گئے۔ اس سے یقیناً ہمارے لٹریچر کے بڑے پیمانے پر تعارف میں اضافہ ہوگا۔

تنظیم اسلامی پاکستان کی دعوتی سرگرمیوں کے نتیجے میں **U.A.E.** کے رفقاء کے تعاون سے گزشتہ سال ہفت روزہ ندائے خلافت کے خریداروں میں لگ بھگ چار ہزار کا اضافہ عمل میں آیا۔اس سے جہاں مکتبہ کی آمدنی میں اضافہ ہوا وہیں کام بھی بے تحاشہ بڑھ گیا۔لیکن مکتبہ اپنے کارکنوں میں صرف ایک کا اضافہ کر کے اس ذمہ داری کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے۔یہاں ایک بات کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا جا رہا ہے کہ ''مکتبہ'' اپنے محدود عملہ کے ساتھ جرائد' خصوصاً ہفت روزہ ندائے خلافت کی بروقت ترسیل کا معاملہ کبھی نہ کر سکتا اگر اسے مرکزی انجمن کے دیگر شعبوں کے کارکنوں کا بھرپور تعاون حاصل نہ ہوتا۔اس کے لئے مکتبہ کا سٹاف دیگر شعبوں کے کارکنوں کا ممنون احسان ہے۔

اس سال ''مکتبہ'' نے معمول کے سٹالز کے علاوہ دیگر اہم پروگرامز پر جو کتب و کیسٹس کے سٹالز لگائے ان میں سالانہ اجتماع تنظیم اسلامی پاکستان منعقدہ سادھوکی' فاسٹ انسٹی ٹیوٹ کمپیوٹر میلہ اور مرکزی انجمن کے سالانہ اجلاس کے موقع پر لگائے گئے سٹالز کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

فروری **03**ء کے اواخر میں لاہور شہر سے ساٹھ کلو میٹر دور سادھوکی کے مقام پر منعقد ہونے والے تنظیم اسلامی کے آل پاکستان سہ روزہ اجتماع کے موقع پر مکتبہ نے ایک بھرپور اور خوبصورت سٹال کا اہتمام کیا۔شہر سے دور ہونے کی بنا پر اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ وہاں کسی چیز کی کمی یا خامی کا احساس نہ ہو۔اس کے علاوہ سٹال کو خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے

کے لئے کئی روز پہلے سے ہی تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا۔ اس طرح خوبصورت بینرز اور پلے کارڈوں سے مزین اور ایک طویل و عریض شان دار کاؤنٹر پر مشتمل سٹال کا انعقاد عمل میں آیا۔ دوران اجتماع موسم کی خرابی اور بادوباراں کی آنکھ مچولی کے باوجود مکتبہ اور شعبہ سمع و بصر کے عملے نے ہمہ وقتی اور انتھک محنت کے ساتھ اس سٹال کو کامیاب بنایا۔ اس موقع پر لگ بھگ ڈیڑھ لاکھ روپے کی فروخت ہوئی جبکہ تقریباً 75 ہزار روپے کی ریکوری بھی عمل میں آئی۔

فروری 03ء ہی کے اوائل میں' فاسٹ انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس کے دوروزہ سالانہ فیسٹیول کے موقع پر مکتبہ نے (شعبہ سمع و بصر کے اشتراک سے) اپنی CDs کا ایک خوبصورت سٹال لگایا۔ اس موقع پر جہاں لگ بھگ ساڑھے چار سو VCDs/CDs فروخت ہوئیں وہیں انفارمیشن ٹیکنالوجی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں لوگوں میں ہمارا تعارف ہوا۔ اس موقع پر جب گورنر پنجاب دورہ پر آئے تو وہ خصوصیت سے چند منٹ ہمارے سٹال پر رکے اور ذاتی دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ضروری معلومات حاصل کیں۔

مکتبہ ایک ایسا شعبہ ہے جہاں خرید و فروخت اور چھوٹی بڑی رقوم کا لین دین معمول کا حصہ ہے۔ لہٰذا ایسے شعبے میں کام کرنے والے کارکنوں کے لئے جہاں اخلاص نیت اور بھرپور قوت ایمانی کی ضرورت ہے وہیں حسابات کی سخت جانچ پڑتال اور سٹاک کی باقاعدہ چیکنگ کے مربوط نظام کی بھی اشد ضرورت ہے۔ الحمدللہ مکتبہ میں یہ نظام بھرپور طور پر موجود ہے۔ جناب داخلی محاسب' چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب سال میں چار مرتبہ سٹاک/ حسابات کی مکمل جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ ادارہ محترم چوہدری صاحب کی اس خدمت کے لئے ان کا بے حد ممنون ہے۔

گزشتہ چند سال سے مکتبہ کی مجموعی سیل میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ بے شک آڈیو/ ویڈیو کیسٹس کی فروخت مقابلتاً کم ہوئی ہے لیکن اب اس کی جگہ آڈیو/ ویڈیو CDs کی فروخت میں بہت اضافہ ہو چکا ہے۔ گزشتہ تین برس کی فروخت کا ایک تقابلی جائزہ پیش خدمت ہے۔

	2000 - 01ء	2001 - 02ء	2002 - 03ء
کتب	6,53000	8,28767	7,91,043
کیسٹس/CDs	11,67,000	13,93,475	15,97,620
جرائد	9,20,000	11,37,453	14,57,735
میزان	27,40,000	33,59,695	38,46,398

شعبہ خط و کتابت کورسز

شعبہ کا اجراء:

ایسے طلبہ و طالبات اور خواتین و حضرات جو ملک یا لاہور سے باہر ہیں یا جن کے لئے کسی وجہ سے قرآن کالج / قرآن اکیڈمی لاہور میں حاضری ممکن نہیں' ان کے لئے خط و کتابت کورسز ترتیب دیئے گئے ہیں' تاکہ گھر بیٹھے سہولت کے ساتھ اپنے فارغ وقت میں عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کر سکیں اور درج ذیل کورسز سے استفادہ کر سکیں:

i) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی ii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول)
iii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم) iv) ابتدائی عربی گرامر (حصہ سوم)
v) ترجمہ قرآن کریم کورس

پہلے کورس کا آغاز جنوری **1988**ء میں کیا گیا۔ اس کورس کا مقصد خواتین و حضرات اور طلبہ و طالبات کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے متعارف کرانا ہے۔ بفضل باری تعالیٰ یہ کورس خوب زور و شور سے جاری ہے اور اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد **3538** تک پہنچ چکی ہے۔ بیرون ملک اس کورس کا اجراء سعودی عرب میں جدہ' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' ریاض' ظہران اور الواسع میں ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ابوظہبی' دوبئ' شارجہ' راس الخیمہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا' امریکہ اور ناروے میں بھی کورس سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔

دوسرے کورس عربی گرامر حصہ اول کا اجراء نومبر **1990** میں کیا گیا۔ قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے ابتدائی عربی گرامر کا جاننا ناگزیر ہے۔ اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ عربی گرامر کے ابتدائی اصولوں سے اس حد تک متعارف کرا دیا جائے کہ قرآن اور حدیث سے براہ راست استفادے کے لئے انہیں ایک بنیاد حاصل ہو جائے۔ یہ کورس بھی بہت مقبول ہوا اور اس کے شرکاء کی تعداد **2263** تک پہنچ چکی ہے۔ یہ کورس بھی بیرون پاکستان کئی ملک میں جاری ہو چکا ہے۔

اس کورس کے حصہ دوم کا آغاز بھی اکتوبر **92**ء میں کر دیا گیا تھا۔ اس میں طلبہ کی تعداد **308** تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ حصہ سوم کا آغاز مارچ **97**ء میں ہوا' اس میں فی الوقت طلبہ کی تعداد **141** ہے۔

ترجمہ قرآن کریم کورس:

1996ء میں شعبہ خط و کتابت کورسز میں ایک نئے کورس بعنوان ''ترجمہ قرآن کریم کورس'' کا اجراء کیا گیا۔ یہ کورس خاص طور پر نوجوانوں کے لئے جاری کیا گیا ہے' یعنی سکول اور کالج کے طلبہ وطالبات جو اردو میں لکھ پڑھ سکتے ہوں۔

آج کل کے مادی دور میں زندگی کا مقصد حصولِ دنیا ہی بنا لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام بھگ دوڑ صرف دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے ہوتی ہے اور یوں نئی نسل اکثر و بیشتر قرآن وسنت اور دینی تعلیمات سے بے بہرہ رہ جاتی ہے۔

نوجوانوں' بچوں اور بچیوں کو ترجمہ قرآن سکھانے کے لئے ایک طریقہ وضع کیا گیا ہے۔ ایسے بچے اور بچیاں اپنے گھر میں مناسب اور فارغ (**Convenient**) وقت میں دس پندرہ منٹ صرف کر کے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اسے مکمل کر کے کم از کم قرآنی تعلیمات اور احکامات سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ وطالبات کو سند جاری کی جاتی ہے۔ کورس کی فیس صرف **150** روپے رکھی گئی ہے۔ فروری **1996**ء سے اب تک اس کورس میں **1104** طلبہ و طالبات داخلہ لے چکے ہیں اور **99** طلبہ وطالبات کورس مکمل کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔

ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے اقدام:

ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز بڑی جانفشانی اور محنت سے ان کورسز کو چلا رہے ہیں۔ دوران سال انہوں نے ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے مسلسل اقدامات کئے۔ روزنامہ جنگ اور پاکستان میں دو دفعہ اشتہار دیئے گئے' حکمت قرآن اور میثاق میں وقفہ وقفہ سے اشتہارات شائع کئے گئے۔ تنظیم کے امراء اور نقباء کے علاوہ لاہور کی بڑی بڑی لائبریریوں کے انچارجز کو خطوط لکھے گئے۔ اس کورس کے اشتہارات پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ جات' ہاسٹلز اور جامع مسجد میں نوٹس بورڈوں پر چسپاں کئے گئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے احباب اور ہم خیال دوستوں کو اس سلسلے میں ذاتی خطوط بھی تحریر کئے۔ مرکزی انجمن سے منسلک انجمنوں کراچی' ملتان' فیصل آباد اور پشاور کو بھی ان کورسز سے متعارف کرایا۔ اس کے علاوہ ذاتی طور پر مختلف پروگراموں میں لیکچرز کے ذریعے ان کورسز کا تعارف کرایا اور پراسپکٹس اور داخلہ فارم تقسیم کئے۔ ان کی ان کاوشوں کے نتیجہ میں ان کورسز کے شرکاء کی تعداد دوران سال مندرجہ ذیل رہی۔

دوران سال داخلہ لینے اور کورسز مکمل کرنے والوں کی تعداد :

	جولائی 01ء تا جون 02ء	جولائی 02ء تا جون 03ء
1) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس:		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	67	67
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	14	12
2) عربی گرامر کورس (حصہ اول):		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	121	128
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	32	17
3) عربی گرامر کورس (حصہ دوم):		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	20	19
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	17	12
4) عربی گرامر کورس (حصہ سوم):		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	16	08
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	07	06
5) ترجمہ قرآن کریم کورس:		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	153	150
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	21	18

☆☆☆

شعبہ سمع وبصر

ا۔معمول کی سرگرمیاں

الحمدللہ گزشتہ کئی برسوں سے شعبہ سمع و بصر اپنی ذمہ داریاں بخوبی انجام دے رہا ہے۔گزشتہ سال کے دوران بھی اس شعبہ میں حسب معمول انتہائی اہم امور سرانجام دیئے گئے۔مکتبہ انجمن کو ڈیمانڈ کے مطابق آڈیو' وڈیو کیسٹ اور سی ڈیز فراہم کی گئیں۔محترم صدرِ مؤسس کے خطابات، دروس اور دیگر تقاریر کی ریکارڈنگ کی گئی۔انجمن کے تحت ہونے والے تمام پروگراموں میں ساؤنڈ سسٹم مہیا کیا گیا۔گزشتہ سال کے دوران درج ذیل کی تعداد میں آڈیو وڈیو کیسٹس اور سی ڈیز تیار کر کے مکتبہ کو فروخت کیلئے دی گئیں:

آڈیو کیسیٹس: **20,500** وڈیو کیسیٹس: **1,450**

سی ڈیز اور وڈیو سی ڈیز: **28,467**

دورۂ ترجمہ قرآن **1998**ء کو بحمداللہ قبول عام حاصل ہوا ہے۔اس کی وڈیو ریکارڈنگ کو پچھلے دوسال سے سیٹلائٹ پر دکھایا جارہا ہے۔اسی طرح کیبل پر بھی بہت سی کمپنیاں اس پروگرام کو روزانہ چلارہی ہیں۔اس کے آڈیو وڈیو کیسیٹس ،سی ڈیز اور وی سی ڈیز بھی بڑی تعداد میں پھیل رہے ہیں۔اسی طرح مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کو بھی براڈ کاسٹ کوالٹی پر تیار کرنے کا کام شروع ہوگیا ہے اور مئی **2002**ء سے اتوار کے روز سے باقاعدہ منتخب نصاب کے دروس کا آغاز ہوگیا ہے اور اس کی ڈیجیٹل ریکارڈنگ کی جارہی ہے۔اب تک اس کی **106** وڈیو سی ڈیز تیار ہو چکی ہیں۔الحمدللہ اسے بھی قبول عام حاصل ہورہا ہے اور اسے دورۂ ترجمہ قرآن کی طرح مختلف کیبل کمپنیاں روزانہ چلارہی ہیں۔

۲۔نئی سی ڈیز

❁ دورۂ ترجمہ قرآن **ACD**:

صدر مؤسس کے دورہ ترجمہ قرآن کو بہت سراہا گیا ہے۔لوگوں کی طرف سے اور خصوصی طور پر امریکہ میں مقیم پاکستانی حضرات کی طرف سے کافی عرصے سے اس بات کا مطالبہ کیا جارہا تھا کہ دورۂ ترجمہ قرآن **1998**ء کو آڈیو سی ڈیز پر منتقل کیا جائے۔لہٰذا اس پراجیکٹ پر کام شروع کیا گیا اور ایک ماہ کے قلیل وقفہ میں اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا

ہے۔اس کی بھی 108 سی ڈیز تیار ہو چکی ہیں اور اسے بھی ویڈیو سی ڈیز کی طرح بہت قبول عام حاصل ہوا ہے۔

❁ نئی ویڈیو سی ڈیز:

امسال شعبہ سمع و بصر نے صدر مؤسس کے متفرق خطابات' لیکچرز اور دروس کو' جو کہ ڈیجیٹل کیسیٹس پر موجود ہیں' ویڈیو سی ڈیز پر منتقل کیا گیا۔لوگوں کی طرف سے اس کوشش کو بہت سراہا اور پسند کیا گیا۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i) عظمت مصطفیٰ ﷺ ii) ختم نبوت اور تکمیل رسالت iii) متاع الغرور
iv) نجات کی راہ v) توبہ کی عظمت اور تاثیر
vi) شادی بیاہ کی تقریبات میں اصلاحات vii) ابلیس کی مجلس شوریٰ
viii) خدمت خلق کا قرآنی تصور ix) جہاد فی سبیل اللہ کے مراحل اور لوازم
x) قائداعظم اور علامہ اقبال کا ''نظریہ پاکستان''
xi) منتخب نصاب (قرآن حکیم کے منتخب مقامات کے دروس) 106 سی ڈیز

❁ نئی ڈیٹا سی ڈیز:

i) **خطابات جمعہ والیم V:** اس سال شعبہ سمع وبصر نے صدر مؤسس کے خطابات جمعہ 10 مئی 2002ء تا 12 فروری 2003ء کو سی ڈیز پر منتقل کیا۔اس میں خطبات عیدین بھی شامل کئے گئے ہیں۔

ii) **جرائد 2002ء:** سال 2002 کے تمام میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے تمام انٹرنیٹ ایڈیشنز کو ایک ہی سی ڈی پر یکجا کر دیا گیا ہے۔

iii) **توبہ کی عظمت اور تاثیر:** اس سال سے شعبہ سمع وبصر نے آڈیو سی ڈیز پر بھی کام کا آغاز کر دیا ہے اور اس سلسلے کی پہلی سی ڈی صدر مؤسس کی ایک انتہائی جامع تقریر ''توبہ کی عظمت اور تاثیر'' کی تیار کی گئی۔اور جیسا کہ شروع میں بیان کیا جا چکا ہے' دورۂ ترجمہ قرآن 1998ء کی آڈیو سی ڈیز بھی تیار کی جا چکی ہیں جو کہ 108 سی ڈیز کے سیٹ کے طور پر دستیاب ہیں۔

۳۔سیٹلائیٹ چینلز کی معاونت:

i) QTV (قرآن ٹی وی) کے نام سے ایک نیا سیٹلائیٹ چینل ARY نے شروع کیا

ہے۔اس سلسلے میں انہیں صدر مؤسس کی تمام ڈیجیٹل کیسیٹس فراہم کی گئی ہیں جو کہ وہ باقاعدگی سے نشر کر رہے ہیں۔

ii) ARY Digital کو بھی صدر مؤسس کا دورہ ترجمہ قرآن 1998ء کی ڈیجیٹل کیسیٹس فراہم کی گئی ہیں جنہیں وہ باقاعدگی سے نشر کر رہے ہیں۔اسی طرح منتخب نصاب کی ڈیجیٹل کیسیٹس بھی فراہم کی گئی ہیں جنہیں وہ مستقبل قریب میں دکھانا شروع کر دیں گے۔

iii) ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کو بھی صدر مؤسس کی تمام ڈیجیٹل کیسیٹس فراہم کی گئی ہیں جنہیں وہ انڈیا میں موجود مختلف چینلز پر نشر کر رہے ہیں۔

iv) SPTV پر چلنے والے چینل الاسلام کو صدر مؤسس کی تمام ویڈیو سی ڈیز مہیا کی گئی ہیں جنہیں وہ باقاعدگی سے نشر کر رہے ہیں۔یہ چینل پورے لاہور میں دیکھا جا رہا ہے اور بہت جلد اسلام آباد اور کراچی میں بھی دیکھا جا سکے گا۔الاسلام چینل کو محترم عارف رشید صاحب کے خطاب جمعہ کی سی ڈیز مہیا کی جاتی ہیں جنہیں وہ بڑی باقاعدگی سے نشر کر رہے ہیں۔

۴۔جاری پراجیکٹ:

i) محترم صدر مؤسس کے انگریزی دورۂ ترجمہ قرآن کی آڈیو سی ڈیز پر کام جاری ہے۔

ii) محترم صدر مؤسس کا ایک نہایت اہم خطاب ''حقیقت واقسام شرک'' جو کہ چھ گھنٹے پر محیط ہے اس کی بھی آڈیو سی ڈیز پر کام جاری ہے۔

iii) محترم صدر مؤسس کے دورۂ ابوظہبی 1985ء کے پروگرام کو ویڈیو سی ڈیز پر منتقل کرنے کا کام جاری ہے۔

iv) تنظیم اسلامی کی نئی ویب سائیٹ پر کام جاری ہے۔ان شاءاللہ وہ بہت جلد انٹرنیٹ پر upload ہو جائے گی۔

۵۔انٹرنیٹ کا استعمال:

i) معمول کی سرگرمیاں:

گزشتہ سال کے دوران بھی بحمداللہ مؤسس اور ڈائریکٹر انجمن کے خطابات اور منتخب دروس انٹرنیٹ پر تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ پر نشر ہوتے رہے۔اسی طرح نئے مضامین اور پریس ریلیز بھی ویب سائٹ پر آویزاں کئے گئے۔ای میلز کی روزانہ وصولی اور ان کے جوابات ارسال کئے گئے۔

بحمد اللہ انٹرنیٹ کی سہولت سے محترم صدر مؤسس کے خطبات وتقاریر ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہر ہفتہ نہ صرف انٹرنیٹ پر سنتے ہیں بلکہ اس کی آڈیو کیسیٹس بنا کر وسیع پیمانے پر تقسیم کرتے ہیں۔ ان خطابات کے علاوہ انٹرنیٹ پر صدر مؤسس کا مکمل دورۂ ترجمہ قرآن' منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی تمام کا تمام سماعت کے لئے دستیاب ہے۔ علاوہ ازیں صدر مؤسس کی کئی انگریزی تصانیف بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ دیگر حضرات کے اہم مقالہ جات بھی افادۂ عام کے لئے سائٹ پر رکھے گئے ہیں۔ مرکزی انجمن وتنظیم اسلامی کے جرائد میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن بھی باقاعدگی سے ویب سائٹ پر اپ لوڈ کئے جاتے رہے۔

۶۔ تکنیکی معاونت:

مرکزی انجمن کے کمپیوٹر سے متعلق دیگر شعبہ جات جن میں قرآن کالج لاہور' شعبہ تصنیف و تالیف' شعبہ انگریزی اور مکتبہ شامل ہیں، ان تمام کو شعبہ سمع و بصر کمپیوٹر سے متعلق تمام معاملات 'جن میں خرابی کی درستگی یا نئے آلات کی خریداری شامل ہیں، میں ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر دونوں لحاظ سے تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔ تمام شعبہ جات کو networking کے ذریعے آپس میں منسلک کیا گیا اور متعلقہ شعبہ کو انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کی گئی۔

۷۔ IT سیکشن:

شعبہ سمع وبصر کے بڑھتے ہوئے کام کے پیش نظر شعبہ کے IT سیکشن کے دفاتر کو نئی جگہ پر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب IT سیکشن نئے دفتر میں منتقل ہو گیا ہے اور سرگرم عمل ہے۔ IT سیکشن میں کام کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر آڈیو اور ویڈیو capturing کے لئے نئے کمپیوٹرز خریدے گئے۔ اسی طرح صدر مؤسس کے دورۂ ابو ظہبی 1985ء کے پروگرام کو ویڈیو سی ڈی پر منتقل کرنے کے لئے' جو کہ VHS کیسیٹس پر مشتمل ہے' اور اس کی کوالٹی کو بہتر بنانے کے لئے خصوصی طور پر ایک ویڈیو capturing کارڈ خریدا گیا۔

شعبہ سمع و بصر پہلے سی ڈیز کی duplication باہر سے کرواتا تھا جس میں خرچہ بھی کافی آتا تھا اور کوالٹی بھی متاثر ہوتی تھی۔ لہٰذا اس سال سی ڈیز کی اپنے پاس تیاری کے لئے سی ڈی کاپیر (copier) خریدا گیا اور شعبہ نے اپنے پاس ہی سی ڈیز کی تیاری شروع کر دی

ہے۔اس مقصد کے لئے امپورٹڈ سی ڈیز استعمال کی جارہی ہیں۔ان کی کوالٹی کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے اور پیکنگ پر خاص توجہ دی جارہی ہے۔

۸۔ریکارڈنگ سیکشن:

IT سیکشن کی طرح ریکارڈنگ سیکشن کے لئے بھی علیحدہ دفتر کا انتظام کیا گیا۔آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کو رکھنے کے لئے خصوصی طور پر ریکس بنائے گئے اور ان کی کوڈنگ کی گئی۔اب تمام کیسٹس اور ویڈیو کیسٹس پر کمپیوٹرائزڈ لیبلنگ کی جاتی ہے۔اس سال شعبہ نے دو ڈیجیٹل کیمرے خصوصی طور پر صدر مؤسس کے منتخب نصاب کی ریکارڈنگ کے لئے خریدے ہیں۔

۹۔دیگر متفرق سرگرمیاں:

i) کوالٹی کنٹرول:

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شعبہ میں کوالٹی کنٹرول کا خاص خیال رکھا گیا۔ریکارڈ شدہ کیسٹس کو مختلف جگہوں سے سنا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کو ریپر میں سیل کر دیا جاتا ہے تا کہ کیسٹ مٹی، نمی وغیرہ سے متاثر نہ ہو۔اسی طرح سی ڈیز کو بھی مختلف مراحل پر سنا اور دیکھا جاتا ہے تا کہ ان کی کوالٹی کو چیک کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔آمین!

☆☆☆

قرآن کالج لاہور

1) نئے داخلے:

(i) کالج میں ایف اے، آئی کام، ایف اے جنرل سائنس اور آئی۔سی۔ایس کے داخلے جولائی میں شروع ہوئے اور اگست میں مکمل ہوئے۔ان کلاسوں میں طلبہ کی کل تعداد 73 تھی، جن میں سے آئی کام 37، آئی سی ایس 19، ایف اے 12 اور ایف اے جنرل سائنس کے 5 طلبہ داخل ہوئے۔

(ii) بی اے سال اول کے داخلے نومبر کے وسط میں ہوئے۔اس سال بی اے میں داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد 11 تھی۔

2) اسلامک جنرل نالج ورکشاپ:

حسب سابق اس مرتبہ بھی میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے دینی معلوماتی ''اسلامک جنرل نالج ورکشاپ'' کا اہتمام کیا گیا۔ اس ورکشاپ کا دورانیہ 12 مئی تا 14 جون 2003ء تھا۔ اس میں شریک ہونے والے طلبہ کی تعداد 39 تھی۔ اس ورکشاپ میں پہلی' دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو ایک خصوصی تقریب میں نقد انعامات دیئے گئے۔ تقریب کی صدارت ناظم قرآن کالج محترم حافظ عاکف سعید صاحب نے فرمائی۔

3) ماہانہ ودیگر امتحانات:

کالج میں ہر کلاس کے ماہانہ امتحانات باقاعدگی سے منعقد ہوئے۔ ششماہی امتحان جنوری 2003ء میں منعقد ہوا۔

4) بورڈ کے امتحانات:

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2002ء میں کالج کی طرف سے 92' طلبہ نے شرکت کی۔ ان میں آئی سی ایس سال اول 28' آئی سی ایس سال دوم 20' ایف اے سال اول 10' ایف اے سال دوم 2' آئی کام سال اول 17' آئی کام سال دوم 4' ایف اے جنرل سائنس سال اول 3 اور ایف اے جنرل سائنس سال دوم کے 8 طلبہ شامل تھے۔ ایف اے فائنل کے کل 34 طلبہ امتحان میں شریک ہوئے' ان میں سے 18 طلبہ پاس ہوئے اور تقریباً 53% نتیجہ رہا۔ ان میں سے اول' دوم اور سوم آنے والے طلبہ نے بالترتیب 690 , 686 اور 655 نمبر حاصل کئے۔

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2003ء میں کالج کی طرف سے 97 طلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ ان میں سے ایف اے سال اول 10' آئی سی ایس سال اول 10' آئی کام سال اول 27' ایف اے فائنل 08' آئی سی ایس فائنل 23' ایف اے جنرل سائنس فائنل ایئر 03' آئی کام فائنل 10 اور ایف اے فائنل پرائیویٹ 6 طلبہ شریک ہوئے۔

5) ہفتہ وار درس قرآن مجید کا انعقاد:

سال کے دوران مختلف موضوعات پر ہفتہ وار درس قرآن مجید کا انعقاد ہوتا رہا ہے' جس میں جملہ اساتذہ کرام اور طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔ درس قرآن مجید کے لئے کالج کے اساتذہ کے علاوہ بیرونی مدرسین کی خدمات بھی گاہے بگاہے حاصل کی جاتی ہیں۔

6) سالانہ ٹور:

کالج ھذا نے مارچ 2003ء کے آخری ہفتہ میں تین روزہ تفریحی ومطالعاتی ٹور کا اہتمام کیا جس کے لئے وادی سوات کا انتخاب کیا گیا۔ اس ٹور میں 68 طلبہ اور 07 سٹاف ممبرز نے شرکت کی۔ بیشتر طلبہ کا کسی پہاڑی مقام کا یہ پہلا ٹور تھا۔ میاندم میں رہائش رفیق تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر محمد اقبال صافی صاحب کے بنگلہ میں رکھی گئی۔ طلبہ اس ٹور میں بحرین' مدین' میاندم اور مالم جبہ کے پرفضا اور حسین مناظر سے خوب لطف اندوز ہوئے۔

7) سالانہ تقریب تقسیم انعامات:

کالج میں مورخہ 29 مئی 2003ء کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر ابصار احمد صاحب تھے۔ بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بھی جزوی شرکت فرمائی۔ آپ نے بورڈ اور کالج کے سالانہ امتحانات میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ میں اسناد اور ٹرافیاں تقسیم کیں۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے سالانہ کھیلوں میں اول' دوم اور سوئم آنے والی ٹیموں میں انفرادی انعامات تقسیم کئے۔ سالانہ کھیلوں میں فٹ بال' کرکٹ' والی بال' رسہ کشی اور ٹیبل ٹینس کی ٹیموں میں ٹرافیاں اور اسناد تقسیم کی گئیں انہی کھیلوں میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ میں انفرادی انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ نعت' کلام اقبال اور تقریری مقابلوں میں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلبہ میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔

8) اساتذہ کرام کے لئے ریفریشر کورس:

ماہ اپریل 2003ء میں قرآن کالج کے اساتذہ کرام کے لئے ایک ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے مختلف موضوعات پر ویڈیو دکھائے گئے۔ اس کے علاوہ تدریس کے جدید طریقہ ہائے کار Teaching Methodolgy اور بالخصوص انگریزی زبان کی تدریس کی (Methodolgy) پر خصوصی لیکچر دیئے گئے۔ نیز اساتذہ کو عربی اور تجوید بھی پڑھائی گئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱) عربی: اسم کی حالت' جنس' عدد' اسم بلحاظ وسعت' مرکب توصفی' جملہ اسمیہ' مرکب اضافی' حرف ندا' مرکب جاری' مرکب اشاری

۲) تجوید: i) قواعد کے لئے نورانی قاعدہ ii) تیسویں پارے سے آخری دس سورتیں

۳)ویڈیو کیسٹ: محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے مختلف موضوعات پر مندرجہ ذیل ویڈیو کیسٹ دکھائے گئے:(۱)فتنہ دجال اور دجال اکبر (۲) فرائض دینی کا جامع تصور (۳)بیسویں صدی کی احیائی تحریکوں کی ناکامی کے اسباب (۴)جہاد فی سبیل اللہ (۵) منہج انقلاب نبوی (۶) خطبات خلافت

۴)تدریسی طریقہ ہائے کار پر خصوصی لیکچرز: تعلیمی نفسیات' جدید طریقہ تدریس (بزبان انگریزی)

Communicative Approach

SD Krashen's Natural Approach to Second Language Acquisition

کلاس روم میں استعمال ہونے والے جدید تدریسی نظریات وغیرہ۔ اس کورس کا دورانیہ تقریباً ایک ماہ تھا۔ اساتذہ کرام نے اس کورس کو نہایت مفید اور عمدہ قرار دیا۔ کورس کے اختتام پر شریک اساتذہ کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

9) رجسٹریشن و لاہور بورڈ سے الحاق:

محکمہ تعلیم پنجاب سے کالج کی رجسٹریشن اور لاہور بورڈ سے **Affiliation** کئی سال قبل ہو گئی تھی۔ محکمہ تعلیم سے کالج کی رجسٹریشن **2005**ء تک ہے۔ جبکہ بورڈ کے ساتھ الحاق(**Affiliation**) میں ہر سیشن کے بعد توسیع کروانی پڑتی ہے اور اس سیشن کی توسیع **2004**ء تک ہو چکی ہے۔

10) کالج لائبریری:

کالج لائبریری میں اس وقت مختلف موضوعات پر کل **2286** کتب موجود ہیں دوران سال **16** کتابوں کا اضافہ ہوا جو کہ بازار سے خریدی گئیں۔

☆☆☆

ہاسٹل قرآن کالج

تعارف:

قرآن کالج جیسے تعلیمی ادارے میں ہاسٹل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کالج کے طلبہ کی اکثریت ہاسٹل سے تعلق رکھتی ہے جو ملک کے کونے کونے سے حصول علم کے ساتھ ساتھ دینی

تربیت کے حصول کے لئے یہاں داخلہ لیتی ہے۔قرآن کالج ہاسٹل نہ صرف ایک اقامتی ادارہ ہے بلکہ یہاں اسلامی اصولوں کے تحت طلبہ کی تربیت کا بھی خصوصی انتظام ہوتا ہےاور یہی ہمارے ہاسٹل کی امتیازی شان ہے۔ جہاں تک سہولیات کا تعلق ہے' تو اس لحاظ سے بھی ہمارا ہاسٹل جدید ترین ہاسٹلوں سے کسی لحاظ سے بھی کم نہیں ہے۔

ہماری ہاسٹل انتظامیہ کا مرتب کردہ تربیتی نظام طلبہ کی زندگیوں پر گہرے' دیرپا اور دوررس اثرات مرتب کرتا ہے۔

عمارت:

ہاسٹل میں 14 عدد بڑے کمرے اور 12 عدد چھوٹے کمرے ہیں۔ بڑے کمروں میں چار چار طلبہ اور چھوٹے کمروں میں دو دو طلبہ کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ بڑے کمروں میں ایک کمرہ کامن روم اور ایک سپورٹس روم بنایا گیا ہے اور ایک کمرے کو مہمان خانہ بنایا گیا ہے تاکہ وقتاً فوقتاً طلبہ اور ملازمین کے آنے والے عزیزوں کے ٹھہرانے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔اس مقصد کے لئے چار عدد بیڈ اور بستر کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔

کمروں میں سے ایک کمرہ اسسٹنٹ وارڈن صاحب کے زیر استعمال ہے۔ایک کمرہ میں ڈسپنسر اور الیکٹریشن رہائش پذیر ہیں اور ایک کمرہ کو بطور وارڈن آفس استعمال کیا جارہا ہے۔

طلبہ کی تعداد:

ہاسٹل میں 70 طلبہ کی رہائش کا بندوبست ہے۔البتہ ہنگامی حالات کے دوران اس گنجائش میں توسیع بھی کی جاسکتی ہے۔یکم جولائی 2002ء تا 30 جون 2003ء کے عرصہ میں تقریباً 65 طلبہ رہائش پذیر رہے۔

ہاسٹل سٹاف:

اس وقت ہاسٹل میں درج ذیل سٹاف ہمہ وقت فرائض انجام دے رہا ہے (۱) ناظم ہاسٹل (۲) وارڈن (۳) اسسٹنٹ وارڈن (۴) میس کلرک (۵) باورچی دو عدد (۶) معاون باورچی ایک عدد (۷) خاکروب ایک عدد (۸) چوکیدار/قاصد تین عدد (۹) مالی۔

اخراجات ہاسٹل:

ہاسٹل میں رہائش کے خواہشمند طلا کو درج ذیل اخراجات برداشت کرنا ہوتے ہیں۔

ڈارمیٹری (فور سیٹر) :اس کمرے میں چار طلبہ کوٹھہرایا جاتا ہے۔اس کے اخراجات درج ذیل ہیں:

کرایہ 350 'یوٹیلٹی چارجز 200 'ٹوٹل -/550 روپے

بائی سیٹر :اس کمرے میں دو طلبہ کوٹھہرایا جاتا ہے۔اور اخراجات درج ذیل ہیں:

کرایہ فی کس 500 'یوٹیلٹی چارجز 200 'ٹوٹل -/700 روپے

مزید برآں ہاسٹل میں داخلہ لیتے وقت ہر طالب علم سے -/1000 روپے بطور میس ایڈوانس وصول کیے جاتے ہیں' جو قابل واپسی ہوتے ہیں۔کھانے کے اخراجات حاضری سسٹم کی بنیاد پر وصول کیے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ ہر طالب علم سے ہاسٹل کی سیکورٹی کی مد میں -/250 روپے وصول کیے جاتے ہیں اور یہ بھی قابل واپسی ہوتے ہیں۔

معمولات ہاسٹل :

ہاسٹل میں مقیم طلبہ نیز ہاسٹل کے ملازمین کو نماز پنجگانہ باجماعت کی پابندی کا لازماً اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ نماز باجماعت میں ہاسٹل کے جملہ مقیمین کی حاضری یقینی بنانے کی غرض سے چند طلبہ پر مشتمل اقامت صلوۃ کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو فجر کی اذان کے ساتھ ہی طلبہ کو جگاتی ہے۔فجر کی نماز سے پہلے میس ہال میں تمام طلبہ کو قرآن مجید کی تین سے چار آیات تجوید کے ساتھ پڑھائی جاتی ہیں اور اس کا ترجمہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ جماعت کھڑی ہونے سے پانچ منٹ قبل تمام طلبہ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد میں پہنچ جاتے ہیں۔نماز کی ادائیگی کے بعد تمام طلبہ کو چار چار یا پھر پانچ پانچ کے گروپوں میں بانٹ دیا جاتا ہے اور وہ آپس میں ان آیات کریمہ کے بارے میں ایک دوسرے سے مذاکرہ کرتے ہیں' ان کے معنی ومفہوم کو یاد کرتے ہیں۔نماز اور تلاوت کے بعد مارننگ P - T کا پروگرام ہوتا ہے جس کے لئے .D.P.E کا انتظام کیا گیا ہے۔

کالج ٹائم شروع ہونے سے 45 منٹ قبل طلبہ کو ناشتہ دیا جاتا ہے۔ناشتہ کے بعد تمام طلبہ کو کالج بھیجا جاتا ہے۔ظہر کی نماز اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد عصر تک طلبہ آرام کے لئے فارغ ہوتے ہیں۔

عصر کی نماز کے بعد مغرب تک طلبہ مختلف کھیلوں میں مصروف رہتے ہیں اور مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی اذان تک ہوم ورک کلاس ہوتی ہے' جس کے لئے کالج کھول دیا جاتا ہے۔نگرانی کے لئے ہاسٹل وارڈن خود ان کے پاس موجود ہوتے ہیں جو لڑکوں کی نگرانی کے ساتھ ساتھ پڑھائی

اتوار کے دن آڈیٹوریم میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا درس قرآن ہوتا ہے جس میں تمام طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔ اس سال رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ القرآن سننے کے لئے تمام طلبہ کو قرآن اکیڈمی لے جانے کا اہتمام کیا گیا۔ تمام طلبہ نے انتہائی نظم وضبط کا مظاہرہ کیا اور شوق سے شرکت کی۔ طلبہ کی راہنمائی اور نگرانی کا فریضہ ہاسٹل وارڈن نے سرانجام دیا۔

☆☆☆

شعبہ خواتین کی سرگرمیاں

حلقہ خواتین کا دینی تربیتی کورس:

الحمدللہ حلقہ خواتین کی جانب سے گزشتہ کئی برسوں سے طالبات اور خواتین کی دینی وعملی تربیت کے لئے ریفریشر کورس منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس کورس کا آغاز 95ء میں کیا گیا تھا۔ اس سال بھی یہ کورس 16 جون تا 13 جولائی منعقد کیا گیا۔ اس دفعہ شرکاء کی تعداد 64 تھی' جن میں سے چند ایک کے سوا سب نے کورس مکمل کیا اور اسناد حاصل کیں۔ کورس میں شامل مضامین میں ابتدائی عربی گرامر' تجوید (لحن جلی)' منتخب احادیث' قرآن حکیم کا منتخب نصاب اور ارکان اسلام شامل تھے۔ پردے سے متعلق قرآنی آیات کی تشریح کی گئی۔ اس کے علاوہ میت کے غسل اور تجہیز و تکفین سے متعلق لیکچر دیا گیا اور اسے عملاً کر کے بھی دکھایا گیا۔ تمام اساتذہ نے نہایت خلوص اور محنت کے ساتھ کورس مکمل کرایا۔ کورس کے اختتام پر تقریب تقسیم اسناد کا اہتمام کیا گیا' جس میں تمام طالبات اور اساتذہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریباً تمام خواتین کی یہ رائے تھی کہ یہ کورس انتہائی مفید ہے اور ایسے کورسز سارا سال جاری رہنے چاہئیں۔ مہمان خصوصی بیگم ڈاکٹر اسرار احمد نے اسناد تقسیم کیں اور دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

استقبال رمضان المبارک:

ہفتہ 2 نومبر 2002ء زیر صدارت بیگم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب قرآن آڈیٹوریم میں استقبال رمضان المبارک کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں خصوصی خطاب صدر موسس مرکزی انجمن جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ہوا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے ''دجالی فتنہ اور عورت'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ خواتین نے جن متفرق موضوعات پر اظہار خیال

کیا ان میں رمضان قرآن اور دعا' جہاد فی سبیل اللہ کا اصل مفہوم' قرآن سائنس اور پردہ' ہمارا رب ہم سے کیا چاہتا ہے؟ قابل ذکر ہیں۔ یہ پروگرام بہت مفید اور کامیاب رہا' قریباً 700 خواتین نے اس میں شرکت کی۔

خواتین کا ماہانہ اجتماع:

عرصہ دراز سے ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ (Saturday) کو قرآن اکیڈمی میں خواتین کا ماہانہ اجتماع منعقد کیا جاتا ہے۔اس میں خواتین کی دینی تربیت اور ان کے علم میں اضافہ کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ان پروگرامز میں منتخب نصاب کا درس' درس حدیث' اسلامی مہینوں میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی مناسبت سے موضوعات اور خواتین کے مسائل شامل ہوتے ہیں۔ اس اجتماع میں قریباً 100 سے 150 خواتین شرکت کرتی ہیں۔

ترجمہ قرآن اور تجوید کی کلاسز:

خواتین ہال میں ہر ہفتہ میں دو دن ترجمہ قرآن اور تجوید کی کلاسز ہوتی ہیں۔تجوید کے ساتھ منتخب نصاب کی کلاس بھی ہوتی ہے۔ان اجتماعات میں بھی خواتین کی ایک اچھی تعداد شرکت کر رہی ہے۔

☆☆☆

صدر مؤسس کا ہفتہ وار درس قرآن

صدر موسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا درس قرآن اتوار کے روز قرآن آڈیٹوریم میں بہت عرصہ سے جاری ہے اور حاضرین کی ایک بڑی تعداد بہت ذوق وشوق کے ساتھ اس سے مستفید ہو رہی ہے۔ مئی 2002ء سے سلسلہ وار درس قرآن کی بجائے مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب' جو کہ ہماری پوری دعوت کی جڑ اور بنیاد ہے' کا درس شروع کیا گیا اور اس کی براڈ کاسٹ کوالٹی ریکارڈنگ کا اہتمام کیا گیا۔الحمد للہ یہ کام بہت خوش اسلوبی سے جاری ہے اور اس کو الاسلام چینل سے نشر کیا جا رہا ہے۔اس طرح ٹی وی ناظرین کی ایک بہت بڑی تعداد تک بھی یہ دعوت پہنچ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سورۃ الصف تک یہ ریکارڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ شروع میں پینتالیس پینتالیس منٹ کے دو حصوں میں ریکارڈنگ کی جاتی رہی لیکن اب تیس تیس منٹ کے دو حصوں میں یہ ریکارڈنگ ہو رہی ہے'

جبکہ آدھا گھنٹہ سوال وجواب کے لئے مختص کیا گیا ہے۔اس طرح لوگوں میں دلچسپی مزید بڑھ گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک بڑی تعداد قرآن آڈیٹوریم میں بھی حاضر ہو رہی ہے۔قریباً **500** مرد اور **100** سے **150** خواتین اس پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں۔

☆☆☆

دورۂ ترجمۂ قرآن و جامع القرآن

قرآن اکیڈمی کی جامع مسجد جامع القرآن کی یہ خصوصیت ہے کہ **1984**ء سے لے کر اب تک نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ بغیر کسی انقطاع کے الحمدللہ جاری ہے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بہت ذوق وشوق کے ساتھ اس پروگرام سے استفادہ کرتی ہے۔اس سال یہ ذمہ داری محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی۔پہلے دن افتتاحی خطاب محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے عظمت قرآن اور سورۂ فاتحہ کے موضوع پر کیا۔دورۂ ترجمۂ قرآن کے دوران لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی جبکہ آخری عشرے میں یہ تعداد بڑھ کر قریباً **400 - 500** افراد اور قریباً **100** خواتین تک جا پہنچی۔رمضان المبارک کے دوران محترم صدر مؤسس کا **98**ء کا دورۂ ترجمہ قرآن کیبل پر لاہور میں نشر کیا گیا۔اس طرح بہت سے لوگوں نے گھر بیٹھے اس سے استفادہ کیا۔ اس کے علاوہ قریباً **10** مقامات پر نماز تراویح کے ساتھ یا دن میں دورۂ ترجمۂ قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔اس دفعہ قریباً **65** حضرات نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔اس دوران معتکف حضرات کے مطالعہ کے لئے انجمن اور تنظیم کا لٹریچر مہیا گیا۔

جامع القرآن میں نماز فجر کے بعد ہفتہ میں چار دن درس قرآن اور تین دن درس حدیث کا پروگرام جاری رہا۔شادی بیاہ کے ضمن میں اصلاحی تحریک کو اب بہت پذیرائی حاصل ہو چکی ہے'اس طرح اس سال کے دوران بہت زیادہ محافل نکاح اس مسجد میں منعقد کی گئیں۔ علاوہ ازیں اس مسجد میں ناظرہ کلاس اور حفاظ بچوں کی دہرائی کا بندوبست بھی جاری ہے۔

☆☆☆

ایڈمن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ ایڈمن کے روزمرہ کے معاملات میں

سٹاف کی نگرانی' ماہوار تنخواہوں کی بروقت تیاری' ڈاک کا باقاعدہ اندارج اور تقسیم' سٹاف کی حاضریوں اور چھٹیوں کا ریکارڈ رکھنا' مختلف نوع کے آفس آرڈرز/نوٹس اور میموز کا اجراء اور ریکارڈ مرتب کرنا' قرآن اکیڈمی ہاسٹل' میس اور مسجد کے انتظامات کی نگرانی' دروس و خطابات اور مختلف پروگرامز کے انتظامی معاملات کی نگرانی کرنا اور ارکان انجمن کے ساتھ رابطہ رکھنا شامل ہیں۔ اس سال ایڈمن نے سمن آباد میں ہبہ شدہ ایک پلاٹ (866۔این' سمن آباد) پر مدرسہ اور مسجد کی تعمیر کے لئے LDA سے نقشہ کی منظوری کرائی اور ڈسٹرکٹ مسجد کمیٹی سے مسجد کی تعمیر کے لئے NOC حاصل کیا۔ ان کاموں کے لئے ایڈمن کو انتھک محنت کرنا پڑی اور الحمدللہ کامیابی حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں ایڈمن نے اپنی معمول کی ذمہ داریاں بھی عمدگی سے ادا کیں۔ حسب ضرورت سرکاری دفاتر سے رابطے بھی جاری رہے۔

☆☆☆

اکاؤنٹس اور کیش سیکشن

شعبہ اکاؤنٹس اور کیش نے نہایت مختصر سٹاف کے باوجود اپنی معمول کی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے ادا کیں۔ سالانہ اکاؤنٹس بروقت تیار کئے گئے اور وہ خارجی محاسب' رحمان سرفراز اینڈ کمپنی کو آڈٹ کے لئے پیش کئے گئے۔ خارجی محاسب کے طور پر رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کی اعزازی خدمات مرکزی انجمن کو اپنے قیام ہی سے حاصل ہیں۔ یہ کمپنی مرکزی انجمن کے سالانہ اکاؤنٹس کو چیک کر کے آڈٹ رپورٹ مرتب کرتی ہے اور بعد ازاں ہمارے اکاؤنٹس کو (آڈٹ رپورٹ کے ہمراہ) CBR سے منظوری کے لئے محکمہ انکم ٹیکس میں submit کراتی ہے۔ مرکزی انجمن' کمپنی کی ان اعزازی خدمات کے لئے میر عبدالرحمٰن صاحب کی بے حد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو بہترین اجر سے نوازے' آمین۔

مرکزی انجمن کو داخلی محاسب کے طور پر چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب کی اعزازی خدمات حاصل ہیں۔ محترم بٹر صاحب نہ صرف سال بھر اکاؤنٹس اور سٹاک رجسٹرز کو چیک کرتے ہیں' بلکہ ہر تین ماہ بعد کتب و کیسٹس کے سٹاک اور دیگر اثاثہ جات کو بھی چیک کرتے ہیں۔ مرکزی انجمن کی انتظامیہ موصوف کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم بٹر صاحب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین!

بیلنس شیٹ برائے سال 2003-2002ء

Balance Sheet as on 30-06-2003

Liabilities		Assets	
3349000.00	فکسڈ فنڈ موسسین ، محسنین اور مستقل اراکین کی یکمشت ادائیگی	30933037.28	مستقل اثاثہ جات و سرمایہ کاری
		1802494.06	مکتبہ مرکزی انجمن
26000000	فکسڈ اثاثہ جات فنڈ	3787.56	اسٹاک وسٹورز
42145.00	تعلیمی قرضہ فنڈ	294495	پیشگی رقوم و دیگر واجب الوصل رقم
18387	دیگر فنڈ		
102400	سیکورٹی ڈیپازٹ		
30424	قابل ادائیگی اخراجات	4836.50	بینک میں موجودہ رقم
3498161.40	میزان کل آمدن منہا اخراجات 30/جون2003ء	1867.00	امپریسٹ فنڈ
33040517.40		33040517.40	

Income and Expenditure

A/C for the year ended 30-06-2003

رقم	اخراجات	رقم	آمدن
526034.90	قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس (اخراجات منہا آمدن)	869950	ماہانہ اعانت
181427	ہاسٹل قرآن کالج (اخراجات منہا آمدن)	5175722	خصوصی دیگر اعانت
780882.39	مکتبہ انجمن (اخراجات منہا آمدن)	102767	خط و کتابت و دیگر کورسز فیس
7864	محاضرات قرآنی		
11125	نقد امداد	595995.77	دیگر آمدنی
158654	دعوت و تبلیغ پبلسٹی		
390369	مساجد		
218871	قرآن اکیڈمی ہاسٹل میس		
1250005	اسٹاف تنخواہ		
147522	ٹیلی فون فیکس، بجلی، پانی و گیس بل		
251897	آڈیٹوریم		
42118	اولڈ ایج بینیفٹ		
317851	مرمت اور مینٹیننس		
190846.50	خط و کتابت و دیگر کورسز		
880950	دیگر اخراجات		
1388017.98	آمدنی منہا اخراجات		
6744434.77		**6744434.77**	

Shedule of Fixed Assets and Investment as at 30th June, 2003

Total	Amount	Particulars of Land & Buildings
	4781469.94	قرآن اکیڈمی
	10956607.25	قرآن آڈیٹوریم وکالج بمع ہاسٹل
	679401.00	مسجد ومکتب والٹن
	31000.00	لینڈ سرگودھا
	1834700.00	بلڈنگ سمن آباد لاہور
18450678.19	167500.00	فلیٹ فردوس مارکیٹ
		Other Assets
	4554058.19	قرآن اکیڈمی
	129915.95	قرآن اکیڈمی ہاسٹل
	893156.80	قرآن کالج
	411374.40	قرآن کالج ہاسٹل اینڈ میس
	475405.00	قرآن آڈیٹوریم
6494548.34	30638.00	مسجد ومکتب والٹن
24945226.53		کل رقم =

منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ

انجمن خدّام القرآن سندھ' کراچی

سال 2002ء - 2003ء کی قابل ذکر سرگرمیاں

1- دورۂ ترجمۂ قرآن:

الحمدللہ! انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے تحت رمضان المبارک کی راتوں میں نمازِ تراویح کے مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ گزشتہ بارہ سال سے باقاعدگی سے جاری ہے اور اس سے استفادہ کرنے والے حضرات وخواتین کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔اس سال شہر کراچی میں **9** مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔ان میں قرآن اکیڈمی' یاسین آباد اور گلستان انیس کلب کے پروگراموں میں حضرات وخواتین کی اوسطاً حاضری **500** سے متجاوز رہی۔جن مقامات پر اس سال دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے،ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے :

مقام	مدرس
1- قرآن اکیڈمی، ڈیفنس	جناب عامر خان صاحب
2- قرآن اکیڈمی یاسین آباد	جناب شجاع الدین شیخ صاحب
3- گلستان انیس کلب	جناب انجینئر نوید احمد صاحب
4- **PIA** گارڈن، گلشنِ اقبال	جناب اعجاز لطیف صاحب
5- قرآن مرکز کورنگی	جناب افتخار عالم صاحب
6- مسجد نبوی ہاؤسنگ اسکیم، زمزمہ، کلفٹن	جناب زین العابدین جواد صاحب
7- ہاشم گزدر ہال، رنچھوڑ لائن	جناب طاہر عبداللہ صدیقی صاحب
8- نوبل پوائنٹ، نارتھ ناظم آباد	جناب فریس احمد مسعود صاحب
9- ایریا **D-1**، نزد سنہری مسجد، لانڈھی نمبر 1	نعمان اختر/ ذوالفقار الدین صاحبان

2- حلقہ ہائے دروسِ قرآن / خطابات:

شہرِ کراچی کے کئی مقامات پر باقاعدگی سے حضرات و خواتین کے لئے دروس قرآن / خطابات کا انعقاد ہوتا ہے۔ ان میں سے قابلِ ذکر مقامات یہ ہیں :

مقام	دن / وقت
مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس فیز **VI**	بدھ بعد نمازِ عشاء
مسجد نبوی ہاؤسنگ اسکیم، عقب مڈایسٹ ہسپتال، کلفٹن	جمعرات بعد نمازِ عشاء
مکان **M-1/1** بلاک **6**، **PECHS**	اتوار بعد نمازِ فجر
جامع مسجدِ طیبہ، متصل قرآن مرکز کورنگی، سیکٹر **A - 35**	جمعرات بعد نمازِ عشاء
انگلش لیباریٹریز، **PECHS** سوسائٹی	ہفتہ **2:30** بجے دن
جامع مسجد فتح پوری، نزد جوکھیو کلینک، ہل پارک	منگل بعد نمازِ مغرب
یوسف عادل اینڈ کمپنی، شہید ملت روڈ	پہلا ہفتہ **8:30** بجے صبح
گلستان انیس کلب، نزد ہل پارک چورنگی، شہیدِ ملت روڈ	دوسرا اتوار **11** بجے دن
نوبل پوائنٹ شادی ہال، نارتھ ناظم آباد	دوسرا اتوار **11** بجے دن

تعلیم و تربیت

1- ایک سالہ قرآن فہمی کورس :

بحمد اللہ انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے بعد اس کے زیرِ اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کا تسلسل کے ساتھ انعقاد ہو رہا ہے۔ اب تک آٹھ کورسز مکمل ہو چکے ہیں جن سے **200** سے زائد حضرات و خواتین استفادہ کر چکے ہیں، جن میں سے **28** حضرات و خواتین شہرِ کراچی کے مختلف مقامات پر دورہ ہائے ترجمہ قرآن کرنے، دروسِ قرآن دینے اور عربی گرامر کی تدریس کی خدمت بجا لانے میں مصروف ہیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ! انجمن کے تحت نواں ایک سالہ قرآن فہمی کورس جاری ہے جس کی تکمیل ان شاء اللہ اکتوبر **2003** میں ہوگی۔ اس کورس میں اس وقت **30** شرکاء باقاعدگی سے شرکت کر رہے ہیں۔

2- عربی گرامر کلاسز:

اس سال شہرِ کراچی میں 9 مقامات پر عربی گرامر کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ ان کلاسز سے مجموعی طور پر تقریباً 67 حضرات نے استفادہ کیا۔ یہ کلاسز ہفتہ میں 3 دن منعقد ہو رہی ہیں۔ قرآن اکیڈمی میں مئی 2003 میں عربی گرامر حصہ اوّل کا امتحان لیا گیا۔ اس کے علاوہ قرآن اکیڈمی ڈیفنس اور قرآن سینٹر نزد ڈیفنس لائبریری میں سنڈے عربی گرامر کلاس کا انعقاد ہوا۔

3- ہفتہ وار ترجمۂ قرآن کلاس :

1998ء سے قرآن اکیڈمی میں عربی گرامر کورسز کی تکمیل کرنے والے حضرات کے لئے ہفتہ وار ترجمۂ قرآن کلاس کا آغاز کیا گیا۔ اس کلاس میں عربی گرامر کے قواعد کے اطلاق کے ساتھ ترجمۂ قرآن کرایا جاتا ہے۔ یہ کلاس بروز بدھ بعد نماز مغرب منعقد ہوتی ہے۔ اس وقت سورۃ الانفال کی تدریس جاری ہے۔

4- مدرسۃ البنین :

اس مدرسہ نے فروری 1998ء میں کام کا آغاز کیا۔ مدرسہ میں بچوں کو ناظرہ قرآنِ حکیم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیمات بھی سکھائی جاتی ہیں جن کا تعلق طہارت، نماز، معمولاتِ زندگی اور اخلاقیات سے ہے۔ بحمد اللہ اس وقت مدرسے میں 47 طلبہ باقاعدگی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

5- سمر کورس :

حسبِ سابق اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں طلبہ کے لئے دینی، معلوماتی و تربیتی سمر کورس منعقد کیا گیا۔ اس کورس میں 16 طلبہ نے باقاعدگی سے شرکت کی اور 10 طلبہ نے کامیابی کے ساتھ کورس کی تکمیل کی۔ کورس کے شرکاء کو قرآن فہمی کے لئے بنیادی عربی گرامر، احادیث، سیرۃ النبیؐ، آدابِ زندگی، تجوید کے بنیادی قواعد، نماز مع ترجمہ، نماز کے مسائل، تاریخ امت مسلمہ اور اخلاقیات کے مضامین کی تعلیم دی گئی۔

6- خصوصی کورس:

اس سال میٹرک اور انٹر کے امتحانات سے فارغ ہونے والے طلبہ کے لئے دینی تعلیمات پر مبنی 3 ماہ پر محیط ایک خصوصی کورس منعقد کیا گیا۔ اس کورس میں مجموعی طور پر

18 طلبہ نے شرکت کی۔ کورس کے شرکاء کو قواعدِ تلاوتِ قرآن، قرآن فہمی، آسان عربی گرامر، طہارت، نماز مع ترجمہ اور اہم دینی موضوعات پر لیکچرز دیئے گئے۔

7- ماہانہ تربیتی پروگرام :

اس سال بھی شمسی مہینے کے تیسرے ہفتہ اور اتوار کو ماہانہ شب بیداری کا تربیتی پروگرام جاری رہا۔ یہ پروگرام ہفتہ کے روز 9:30 بجے شب سے شروع ہوکر اگلے روز صبح 11 بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس پروگرام میں محترم اعجاز لطیف صاحب **Projector** کے ذریعہ مذاکرے کی صورت میں بڑے عمدہ انداز سے لٹریچر کا مطالعہ کراتے ہیں۔ قرآنِ حکیم کے منتخب نصاب کے اسباق کی تدریس کے فرائض انجینئر نوید احمد صاحب ادا کرتے ہیں۔ ہر درس کے اہم نکات نوٹس کی صورت میں فراہم کردیے جاتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ بڑے مؤثر انداز میں جناب اختر ندیم صاحب پیش کرتے ہیں۔ مطالعۂ حدیث نبویؐ بڑے احسن طریقے سے جناب شجاع الدین شیخ صاحب کراتے ہیں۔

8- اعتکاف :

ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کے انعقاد کی وجہ سے مسجد جامع القرآن میں شہر بھر سے ایک کثیر تعداد نے اعتکاف کی سعادت حاصل۔ اس سال یہ تعداد تقریباً 145 تھی۔ دن کے اوقات میں معتکفین کے لئے بعد نماز ظہر خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف دینی موضوعات پر لیکچرز اور سوالات کے جوابات دینے کا اہتمام کیا گیا۔

9- پانچ روزہ تفہیم دین کورس:

مورخہ 14 تا 18 مئی 2003ء دین کے جامع تصور کی وضاحت پر مبنی پانچ روزہ تفہیم دین کورس کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں راہِ نجات (سورۃ العصر کی روشنی میں)، نبی کریم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں، فرائضِ دینی کا جامع تصور، غلبۂ دین کا نبوی طریقہ کار اور اجتماعیت اور بیعت کی اہمیت کے موضوعات پر لیکچرز دیئے گئے۔ لیکچرز نوٹس کو **multimedia projector** کے ذریعہ پیش کیا گیا۔ اوسطاً 100 حضرات اور 60 خواتین نے کورس میں شرکت کی۔

شعبۂ خواتین

1- قرآن فہمی کورس :

اس سال یکم جنوری سے بفضلہٖ تعالیٰ خواتین کے لئے ڈیڑھ سالہ قرآن فہمی کورس شروع کیا گیا۔اس کورس میں قرآن کا ترجمہ وتفسیر،عربی گرامر، تجوید و ناظرہ، دینی وتحریکی لٹریچر، حدیث وسیرت کے علاوہ منتخب نصاب بطور تربیت کرایا جارہا ہے۔اس میں خواتین طالبات کی تعداد **26** اور سامعات (**Listeners**) کی تعداد **6** ہے۔

2- سمر کیمپ :

پچھلے سال کی طرح اس سال بھی موسمِ گرما کی تعطیلات میں سمر کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔ کورس میں بچوں کی تعداد تقریباً **67** تھی ۔ یہ دو ہفتے کا کورس تھا جس میں بچوں نے دین کے حوالے سے بہت کچھ سیکھا اور بہت مستفید ہوئے۔

3- ماہانہ دروس :

خواتین میں دینی شعور بیدار کرنے اور اپنی زندگیوں کو اللہ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کے لئے ماہانہ درسِ قرآن کا انعقاد کیا جاتا ہے جو کہ ہر ماہ کی آخری جمعرات کو ہوتا ہے۔

4- کلرز آف اسلام :

بچوں کی یہ کلاس ہر جمعہ کو منعقد ہوتی ہے جس میں بچوں کو مختلف دلچسپ طریقوں سے دین کی مختلف باتیں،انبیاء کے واقعات، کلمے،مسنون دُعائیں،کلرنگ وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔

5 - خواتین کے لئے سمر کورس :

ہر سال کی طرح اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں خواتین کے لئے سمر کورس کا اہتما م کیا گیا۔**13** خواتین نے کورس کی تکمیل کی۔

6- مدرسۃ البنات :

انجمن کے تحت **1996** میں مدرسۃ البنات کا آغاز کیا گیا۔اس وقت مدرسہ میں طلبہ و طالبات کی تعداد **115** ہے۔پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ مدرسہ میں تجوید و ناظرہ کی تعلیم کو جدید طرزِ تعلیم کے مطابق بہترین بنانے کی کوشش کی

جاری ہے۔بچوں کے علاوہ ان کی والدات کی تربیت کے لئے بھی کلاسز منعقد کی جاتی ہیں۔

تصنیف و تالیف

تصنیف و تالیف کے حوالے سے قابلِ ذکر امور حسبِ ذیل ہیں :

i - منتخب نصاب حصہ دوم اور حصہ سوم کے نکات برائے درس وتدریس علیحدہ علیحدہ کتابی صورتوں میں شائع کیے گئے۔

ii- ''سود۔حرمت، خباثتیں، اشکالات'' کے عنوان سے ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور مفید کتاب کا انگریزی میں ترجمہ اشاعت کے مراحل میں ہے۔

iii - پانچ اہم دینی موضوعات پر مشتمل ایک کتاب ''اہم دینی موضوعات: نکات برائے درس و تدریس'' کے عنوان سے شائع کی گئی جس میں اسلام مذہب ہے یا دین؟، دینِ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے؟ جہاد فی سبیل اللہ، نبی اکرم ﷺ نے دین کیسے غالب کیا؟ اور اسلام میں اجتماعیت کی اہمیت اور اساس جیسے اہم دینی موضوعات شامل کیے گئے ہیں۔

iv- قرآنِ حکیم کے منتخب نصاب میں شامل سورۂ لقمان رکوع 2 ،حقیقت و اقسام شرک اور سورۂ حم السجدہ آیات 30 تا 36 کے دروس کو کتابچہ کی صورت میں شائع کیا گیا۔

شعبۂ سمع و بصر

بحمد اللہ سال 2002-03 کے دوران شعبۂ سمع و بصر میں انتہائی اہم امور سرانجام پائے۔گزشتہ سال شعبہ کے لئے مرتب کی گئی پالیسیوں کو مزید مستحکم کیا گیا اور ڈیجیٹل آڈیو ویڈیو ریکارڈنگز کے معیار پر خصوصی توجہ دی گئی۔اس سال کی کارکردگی کے حوالے سے چند اہم اور خاص قابلِ ذکر امور کچھ اس طرح ہیں :

1 - شعبۂ سمع و بصر کو اس سال ایک عدد ویڈیو کیمرہ، ایک عدد پروجیکٹر، چار عدد ٹیلیویژن، ایک عدد ملٹی میڈیا پروجیکٹر، ایک عدد پروجیکشن اسکرین، ایک عدد ڈی وی ڈی پلیئر، دو عدد ایمپلیفائیڈ پیڈسٹل اسپیکر اور تین عدد کمپیوٹر اسپیکر سیٹ بطورِ عطیہ موصول ہوئے۔

2 - اس سال شعبہ میں ایک عدد ڈیجیٹل ویڈیو ریکارڈر اور دو عدد ڈیجیٹل ویڈیو کیمروں کا اضافہ کیا گیا۔

3 - شعبۂ سمع و بصر کی درخواست پر **ARY Digital Channel** کی ٹیم نے فاران

کلب انٹرنیشنلمیں ہونے والے نگرانِ انجمن کے ماہانہ درسِ قرآن کے پروگرام کو اپنے ڈیجیٹل ایکوپمنٹ سے ریکارڈ کیا اور بار بار نشر کیا۔

4- نگرانِ انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ایک ایک گھنٹے دورانیے کے تین پروگرامز ''شہادتِ حسینؓ '' کے سلسلے میں **ARY Digital Channel** کے اسٹوڈیو میں ریکارڈ کرائے گئے جو کہ **8** تا **10** محرم الحرام **1424**ھ کو پرائم ٹائم میں نشر کیے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر **12** پروگرام ماہِ ربیع الاوّل میں نشر کرنے کے لئے ریکارڈ کرائے گئے۔ اس کے علاوہ حافظ عاکف سعید صاحب، ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب (صدر انجمن خدام القرآن فیصل آباد)، مختار حسین فاروقی صاحب (صدر انجمن خدام القرآن جھنگ)، اعجاز لطیف صاحب اور شجاع الدین شیخ صاحب کے دروس بھی ریکارڈ کرائے گئے۔

5- شعبہ سمع و بصر نے اس سال نگرانِ انجمن کے تمام اہم خطابات بشمول **ARY Digital Channel** پر نشر ہونے والے پروگرامز کی ویڈیو سی ڈیز بنائیں جو کہ مکتبہ پر سیل کے لئے دستیاب ہیں۔

6- ایک صاحبِ خیر کی طرف سے ہر ماہ **1000** آڈیو کیسٹس دعوتی مقاصد کے لئے تحفتاً تقسیم کرنے کے لئے فراہم کیے جاتے ہیں۔ شعبۂ سمع و بصر ان کیسٹس پر نگرانِ انجمن کے خطابات کی ریکارڈنگ کی خدمت انجام دیتا ہے۔

7- اس سال شعبہ میں **48,936** آڈیو کیسٹس، **1,063** ویڈیو کیسٹس اور **7,334** **CDs** تیار کی گئیں۔

آئی ٹی سیکشن

الحمد للہ! اس سال ماہِ مئی میں قرآن اکیڈمی میں شعبۂ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا قیام عمل میں آیا۔ اس نئے شعبہ کا افتتاح مورخہ **4** / مئی **2003**ء کو نگرانِ انجمن محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے کیا۔ قلیل عرصے میں جو کام اس شعبہ میں انجام پائے، ان میں سے چند قابلِ ذکر اُمور درج ذیل ہیں:

1- قرآن اکیڈمی کی ویب سائٹ **www.quranacademy.com** کی **Re-engineering** کی گئی اور یہ عنقریب استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دستیاب

ہوگی۔

2- ایک معروف کمپنی کی طرف سے اس شعبہ کے لئے 8 عدد کمپیوٹرز، 1 عدد Intel Pentium-4 Server System، 9 عدد مانیٹرز، 1 عدد لیزر پرنٹر، 1 عدد 120GB ہارڈ ڈسک، 1 عدد UPS 1000V/A، 1 عدد 56K Modem، 3 عدد نیٹ ورکنگ سوئچ اور 10 عدد اسٹیریو ہیڈ فونز فراہم کیے گئے۔

3- اسی کمپنی کے تعاون سے قرآن اکیڈمی میں Structured نیٹ ورکنگ ہوئی جس سے Centralized مینجمنٹ، Resource sharing اور Centralized ڈاکومنٹ پرنٹنگ جیسی سہولیات حاصل ہوئیں۔

4- آئی ٹی سیکشن کی طرف سے باقاعدگی سے مختلف شعبہ جات کو سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر support فراہم کی جارہی ہے۔ مختلف شعبہ جات کے data کا کسی بھی قسم کے نقصان سے بچانے کے لئے روزانہ CDs پر backup لیا جاتا ہے۔

5- قرآن اکیڈمی میں 14 تا 18 مئی 2003ء منعقد ہونے والے تفہیم دین کورس کے Audio Lectures کو (Live) بروقت Internet پر نشر کیا گیا، بعد ازاں ان لیکچرز کو قرآن اکیڈمی کی ویب سائٹ پر بھی upload کر دیا گیا۔

مکتبہ

قرآن اکیڈمی میں قائم مکتبہ سے استفادہ کی صورتِ حال ہر سال بہتر ہوتی جارہی ہے۔ قرآن اکیڈمی کے علاوہ شہر کراچی میں انجمن کے تحت دیگر دعوتی پروگراموں میں مکتبہ کی سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سال مکتبہ پر فروخت کے حوالے سے اعداد و شمار یہ ہیں :

	سال 2002-2003	سال 2002-2001
آڈیو کیسٹس	5 ,41,583/- روپے	6,11,376/- روپے
ویڈیو کیسٹس	93,016/- روپے	1,82,715/- روپے
CDs	3,82,159/- روپے	1,37,123/- روپے
کتب	8,10,403/- روپے	4,82,258/- روپے
کل میزان:	18,27,161/- روپے	14,13,472/- روپے

کیسٹ لائبریری :

کیسٹ لائبریری سے اس سال 269 آڈیو کیسٹس اور 84 ویڈیو کیسٹس جاری ہوئے۔

کیسٹ کلب (مکتبہ کی ایک خصوصی کاوش) :

انجمن خدّام القرآن سندھ ہر ہفتے (**Weekly**) مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں منعقد ہونے والے خطابِ جمعہ کا کیسٹ ممبرانِ کلب کے گھر/ آفس پہنچانے کا انتظام سالانہ رعایتی ممبرشپ فیس -/500 روپے میں کرتی ہے۔ کیسٹ کلب کے ممبران مکتبہ میں موجود دیگر کیسٹ قیمتاً یا سننے کے لئے طلب کر سکتے ہیں۔ اس وقت کیسٹ کلب کے ممبران تقریباً 250 ہیں۔

خصوصی اضافہ:

مکتبہ میں الحمدللہ اب انجمن کے تحت شائع ہونے والی کتب کے علاوہ دیگر مفسرین و مصنفین کی تفاسیرِ قرآن، مجموعہ احادیث اور بے شمار دیگر اسلامی کتب دستیاب ہیں۔

نشر و اشاعت و تشہیر

i- ماہانہ محفل الہدیٰ، دورۂ ترجمہ قرآن، ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس اور سمر کورس کی تشہیر کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے۔

ii- انجمن کے تحت منعقد ہونے والے حسبِ ذیل پروگراموں کی تشہیر کے لئے کثیر تعداد میں ہینڈ بلز شائع و تقسیم کیے گئے۔

iii- ماہِ رمضان المبارک کے دوران نگرانِ انجمن کے دورۂ ترجمۂ قرآن اور خلاصۂ مضامین قرآن کی ویڈیو ریکارڈنگ 22 عدد Cable Networks پر نشر کی گئی۔

iv - مسجد جامع القرآن میں آویزاں کیے گئے خصوصی نوٹس بورڈز پر انجمن کے تحت ہونے والے پروگرامز، کتب اور دیگر امور کی تشہیر باقاعدگی سے جاری رہی۔

v - انجمن کی سرگرمیوں کی تشہیر کے لئے ایک بروشر شائع کیا گیا۔

ذیلی مراکز

1- قرآن مرکز کورنگی :

الحمدللہ! قرآن مرکز کورنگی، انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کا پہلا ذیلی مرکز ہے۔ 1995ء میں یہاں مردوں کے شعبہ کا آغاز ہوا اور 2000ء میں خواتین کے شعبہ کا۔

اس مرکز میں انجام دی جانے والی سرگرمیوں کا اجمالی خاکہ حسبِ ذیل ہے :

☆ **شعبۂ حضرات :**

قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لئے 3 کلاسز میں **140** طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ شعبۂ تربیت و تعلیم میں طلبہ کی تعداد 20 ہے۔ ہفتہ وار درسِ قرآن کے شرکاء کی اوسط تعداد 50 ہے۔ ہر ماہ کے آخری ہفتہ کو بعد نمازِ عشاء تفہیمِ دین کے حوالے سے مختلف موضوعات پر لیکچرز کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں اوسطاً 80 حضرات و خواتین شریک ہوتے ہیں۔ عربی گرامر کلاسز کا تسلسل سے انعقاد ہو رہا ہے۔ مورخہ 16 جون تا 15 جولائی 2003ء میٹرک اور انٹر کے طلبہ کے لئے فہمِ دین کے عنوان سے سمر کورس ہوا جس میں طلبہ شریک ہوئے۔

☆ **شعبۂ خواتین :**

قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لئے 4 کلاسز میں **134** طالبات زیر تعلیم ہیں۔ شعبۂ تجوید میں 3 کلاسز میں 30 خواتین باقاعدہ شریک ہوتی ہیں۔ ہر ماہ کے دوسرے جمعہ کو منعقد ہونے والے درس قرآن میں اوسطاً 100 خواتین شرکت کرتی ہیں۔ ترجمۂ قرآن کی کلاس بروز ہفتہ منعقد کی جاتی ہے جس میں 15 خواتین شرکت کر رہی ہیں۔ ماہ جون تا اگست 2003ء کے دوران دو ماہی کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں 25 طالبات نے باقاعدگی سے شرکت کی۔

☆ **دار المطالعہ :**

قرآن مرکز کورنگی کا دار المطالعہ بھی باقاعدگی سے عام استفادے کے لئے دستیاب ہوتا ہے۔ اس سال دار المطالعہ سے 49 کتب، 180 آڈیو کیسٹس اور 18 ویڈیو کیسٹس جاری ہوئیں۔

☆ **خصوصی پروگرام :**

☆ یکم ستمبر 2002ء کو نگرانِ انجمن محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے دینِ اسلام کے عملی تقاضے'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں 500 سے زائد حضرات و خواتین شریک ہوئے۔

☆ 18 / جنوری 2003ء کو ایک بین المدارس قرآن کوئز مقابلہ منعقد کیا گیا، جس میں لانڈھی اور کورنگی کے 9 اسکولوں کے طلبہ و طالبات اور اساتذہ شریک ہوئے۔

☆ 12 تا 16 مارچ 2003ء تفہیمِ دین کورس منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں راہِ نجات، نبی

کریم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں، فرائضِ دینی، غلبۂ دین کا نبوی طریقہ کار اور اجتماعیت اور بیعت کی اہمیت کے موضوعات پر لیکچرز دیئے گئے۔ مجموعی طور پر 200 کے قریب حضرات وخواتین نے اس کورس سے استفادہ کیا۔

☆ 15 مئی 2003ء کو بعد نمازِ عشاء سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے جلسہ کا انعقاد ہوا جس سے محترم انجینئر نوید احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں 100 سے زائد حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

2- قرآن اکیڈمی، یاسین آباد :

الحمدللہ اپریل 2001ء میں یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا کے علاقے میں قرآن اکیڈمی کے قیام کے لئے ایک صاحبِ خیر کی طرف سے 2000 مربع گز کا پلاٹ حاصل ہوا تھا۔ الحمد للہ ماہِ جولائی 2003ء میں قرآن اکیڈمی یاسین آباد کے نقشہ جات K.D.A سے منظور ہو گئے۔ اب اِن شاء اللہ تعمیرات کا آغاز جلد ہی شروع کر دیا جائے گا۔ اکیڈمی کی قابلِ ذکر سرگرمیوں کا اجمالی جائزہ حسب ذیل ہے:

☆ مورخہ 30 جون 2002ء کو ''سود کی حرمت اور شناعت'' کے موضوع پر ایک جلسۂ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جناب انجینئر نوید احمد نے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر شرکاء کو موضوع سے متعلق ایک کتابچہ بھی پیش کیا گیا۔

☆ ماہِ رمضان المبارک کے بعد عربی گرامر کی تعلیم کا آغاز کیا گیا اور الحمد للہ عربی گرامر حصہ اول اور دوم کی تکمیل ہو چکی ہے۔ نیز منتخب نصاب کی تدریس بھی جاری رہی۔

☆ مورخہ 25 ستمبر تا 29 ستمبر 2003ء دین کے جامع تصور کی وضاحت کے لئے پانچ روزہ تفہیم دین کورس کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں راہِ نجات (سورۃ العصر کی روشنی میں)، نبی کریم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں، فرائضِ دینی کا جامع تصور، غلبۂ دین کا نبوی طریقہ کار اور اجتماعیت اور بیعت کی اہمیت کے موضوعات پر لیکچرز دیئے گئے۔ 115 حضرات اور 60 خواتین نے کورس میں شرکت کی۔

☆ حضرات کے لئے ہفتہ وار درس قرآن بروز پیر منعقد کیا جاتا ہے جبکہ خواتین کے لئے بروز پیر، منگل اور بدھ تجوید، ترجمۂ قرآن اور عربی گرامر کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

☆ مورخہ 15 جون تا 31 جولائی 2003ء میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلبہ کی چھٹیوں کے دوران دینی تعلیمات پر مبنی ایک کورس منعقد کیا گیا۔ 10 طلبہ نے کامیابی سے کورس کی

تکمیل کی۔

3- قرآن سینٹر ڈیفنس :

الحمد للہ جنوری **2003** ء میں ایک صاحب خیر نے ڈیفنس فیز **2** میں ڈیفنس سینٹرل لائبریری سے متصل اپنا ایک وسیع وعریض بنگلہ خدمتِ قرآن کے مقصد کی خاطر استعمال کے لئے انجمن کو پیش کیا۔شہر کے اہم علاقے نیز ایک اہم شاہراہ پرواقع ہونے کی وجہ سے امید ہے کہ ان شاء اللہ اس جگہ کو خدمتِ قرآنی کے لئے بھرپور طریقے سے استعمال کیا جائے گا۔ انجمن کے تحت قرآن سینٹر میں ہفتہ وار درس قرآن برائے حضرات وخواتین' تجوید، ناظرہ،عربی گرامر اور ترجمۂ قرآن کلاسز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔اس سینٹر میں مورخہ **18** تا **22** اگست **2003** ءایک پانچ روزہ فہم دین کورس منعقد کیا گیا جس میں دین کی بنیادی معلومات کو نوٹس کی صورت میں لیکچرز کے ذریعہ پیش کیا گیا۔کورس میں شامل موضوعات میں ایمانیات،طہارت، نماز، تجوید کی اہمیت،حقوق قرآن،حقوق العباد کی اہمیت،خدمت خلق ، والدین اور اولاد کے حقوق شامل تھے۔اوسطاً **30** مرد اور **7** خواتین نے کورس میں شرکت کی۔

چند قابلِ ذکر امور

1- تعلیمی اداروں میں خدمات :

الحمدللہ !اس سال چند تعلیمی اداروں کی طرف سے انجمن کو عربی گرامر کلاسز اور مختلف موضوعاتِ قرآنی پر لیکچرز کی دعوت دی گئی۔ضیاء الدین میڈیکل یونیورسٹی میں عربی گرامر کی کلاسز کا انعقاد ہوا جس کی ذمہ داری جناب ڈاکٹر الیاس صاحب نے انجام دی۔ ہمدرد یونیورسٹی میں جناب انجینئر نوید احمد صاحب اور جناب نوید انصاری صاحب نے **Philosophy of Qur'an** کے عنوان کے تحت انگریزی میں درجِ ذیل موضوعات پر ہفتہ وار **21** لیکچرز دیئے:

1. Quest for knowledge
2. Introduction to Quran
3. Obligations to Quran
4. Way to salvation
5. Reality & purpose of life
6. History of Prophets
7. Life of Prophet (saw)
9. What is Islam?
8. Our affiliation with prophet (saw)
10. Eemaan in essence
11. Hypocrisy in essence
12. Shirk in essence

13. The day of judgment
14. Pious person vis-a-vis Quran
15. Successful person vis-a-vis Quran
16. Social guidelines in Islam-I
17. Social guidelines in Islam-II
18. Guidelines for Islamic State
19. Unpolluted earnings
20. Women's Rights
21. Jehad in the way of Allah

ان موضوعات پر ضیاءالدین میڈیکل یونیورسٹی میں بھی نوید احمد صاحب نے لیکچرز دیئے۔

2- نگران انجمن کے خطابات جمعہ:

نگران انجمن محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ماہ جنوری تا مئی **2003**ء قرآن اکیڈمی، ڈیفنس میں ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو خطاب فرمایا۔ خطابات جمعہ کے موضوعات حسب ذیل تھے:

(i) یہود، قرآن اور ہم **(ii)** عالم اسلام پر مغرب کی یلغار **(iii)** اجتماعی توبہ
(iv) توبہ کی عظمت اور تاثیر **(v)** خیر اور شر کے آخری معرکہ کا آغاز

3- فاران کلب میں درسِ قرآن:

فروری کے مہینے سے ہر ماہ کے پہلے اتوار کو صبح گیارہ بجے فاران کلب انٹرنیشنل نے اپنے کلب میں ماہانہ درسِ قرآن کے پروگرام کا آغاز کیا۔ نگرانِ انجمن محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے قرآنِ حکیم کے منتخب نصاب کے سلسلہ وار درس کا آغاز فرمایا۔ بعد ازاں ماہِ مئی میں نگرانِ انجمن محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اپنی خرابیٔ صحت کے باعث آئندہ اس ذمہ داری سے معذرت کا اظہار کیا اور یہ ذمہ داری کراچی کے مدرسین کے سپرد کی۔ جس کے بعد اکیڈمک ڈائریکٹر انجینئر نوید احمد صاحب نے درس کے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا۔ اس پروگرام میں تقریباً **700** حضرات و خواتین شریک ہوتے ہیں۔

4-Internet پر لیکچرز:

الحمدللہ! **www.paltalk.com** پر بروز ہفتہ رات **10** بجے درسِ قرآن / لیکچر اور سوال و جواب کی نشست کا انعقاد ہوا ۔ مزید براں اسی ویب سائٹ پر نگرانِ انجمن کے ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ہونے والے درسِ قرآن کو بھی نشر کیا جاتا رہا۔

آئندہ کے منصوبے

1- ان شاء اللہ عنقریب قرآن اکیڈمی ،یاسین آباد کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پوری توقع ہے کہ انجمن کے وابستگان اس حوالے سے بھر پور تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

2- قرآن مرکز ،لانڈھی کے لئے لانڈھی نمبر 1 کے علاقے میں جگہ کے حصول کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

3- الحمد للہ قرآن اکیڈمی کے تمام شعبہ جات کے کمپیوٹرز کو ***newtworking*** کے ذریعے ***link*** کردیا گیا۔ اِن شاء اللہ اگلے مرحلے کے طور پر کراچی شہر کے مختلف مراکز کو بھی ***interlink*** کیا جائے گا۔

4 - منتخب نصاب کے حصہ چہارم کے نوٹس کی ***Composing*** کا کام جاری ہے۔ ان شاءاللہ عنقریب ان نوٹس کو کتابی صورت میں شائع کردیا جائے گا۔

5 - ''سود کی حرمت، خباثتیں اوراشکالات'' کے موضوع پر کتاب کا انگریزی میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔عنقریب اس کی اشاعت کا ارادہ ہے۔

6 - مدرسین اور مترجمین کی سہولت کے پیش نظر عربی گرامر کے قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کا ایک رواں اور آسان ترجمہ تیار کیا جارہا ہے۔ اس ترجمہ میں آیات کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے متن اور ترجمہ کو ایک ساتھ شائع کیا جائے گا تاکہ درسِ قرآن دیتے ہوئے یا ترجمۂ قرآن کرتے ہوئے ترجمہ کی روانی برقرار رہے۔

7 - قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں ایک اسٹوڈیو بنانے کا ارادہ ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ معیاری پروگرامز ریکارڈ کرکے **ARY** اور **QTV** چینل پر براڈ کاسٹ کے لئے دیئے جاسکیں۔

☆☆☆

انجمن خدام القرآن ملتان

انجمن خدام القرآن ملتان کی تاسیس **1990** میں ہوئی۔ اس طرح اس راستہ پر چلتے ہوئے اب تیرہ سال مکمل ہو چکے ہیں۔ انجمن خدام القرآن کا بنیادی مقصد ہی فکر قرآنی کو تعلیم یافتہ طبقات تک پہنچانا ہے۔ الحمد للہ انجمن خدام القرآن اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے

میں دن رات سرگرم عمل ہے اور فکر قرآنی سے اہل ملتان کے دلوں کو منور کر رہی ہے۔ اور ہمہ قسم کے طبقات میں سے نیک فطرت انسان قرآن اکیڈمی کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں' گو کہ رفتار کم ہے لیکن ادارہ ھذا کے اثرات اور یہاں کے دینی پروگراموں کو بہت پسند کیا جاتا ہے اور انجمن نے ان تیرہ سالوں میں اپنا نام روشن کیا ہے۔ ان تمہیدی الفاظ کے بعد اب میں انجمن خدام القرآن ملتان کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ زیر قلم لاتا ہوں۔

شعبہ حفظ القرآن:

اس شعبہ کے دو سیکشن ہیں۔ ہمارا یہ شعبہ ملتان کے پڑھے لکھے گھرانوں میں کافی متعارف ہو چکا ہے۔ اس شعبہ کی کارکردگی اور معیار کو برقرار رکھنے کے لئے ہم نے طلبہ کی تعداد مقرر کی ہوئی ہے۔ ایک کلاس میں **25** طلبہ حفظ کرتے ہیں۔ الحمدللہ یہ شعبہ اپنی ساکھ برقرار رکھے ہوئے رواں دواں ہے۔ اس شعبہ کے انچارج قاری محمد شاہد صاحب ہیں۔

اقرأ سکول پراجیکٹ:

اقرأ سکول پراجیکٹ کا آغاز **1999**ء میں ہوا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد غریب اور نادار بچوں کو بنیادی پرائمری تعلیم دینا ہے۔ تمام بچوں کے سکول کے اخراجات ادارہ انجمن ھذا خود برداشت کرتا ہے۔ اس سکول سسٹم میں تین سال میں پرائمری کی پانچ جماعتیں پڑھائی جاتی ہیں۔ **99**ء میں سکول پراجیکٹ کا سالانہ امتحان ہو چکا ہے۔ **22** بچوں نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سکول کے انچارج سر محمد سجاد صاحب ہیں۔ سکول کے اوقات صبح ساڑھے سات بجے تا ساڑھے دس بجے صبح تک ہیں۔

قرآنی تربیت گاہ:

انجمن کے زیر اہتمام گزشتہ کئی سال سے موسم گرما کی تعطیلات میں طلبہ' اساتذہ اور دیگر طبقہ ہائے معاشرہ کے افراد کے لئے ایک ماہ کی قرآنی تربیت کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس سال بھی مورخہ **21** جولائی تا **14** اگست **02**ء ایک قرآنی تربیت کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی امکانی حد تک تشہیر بھی کی گئی۔ پروگرام اپنے مقررہ اوقات میں شروع بھی ہو گیا لیکن شرکاء کی کمی کے باعث اس کلاس کو **20** روزہ بنا دیا گیا اور **20** روز کے بعد یہ ورکشاپ ختم ہو گئی۔

پانچ روزہ تفہیم دین پروگرام:

انجمن ھذا کے زیر اہتمام ماہ ستمبر میں **26** تا **30** ستمبر ایک پانچ روزہ تفہیم دین پروگرام کا

انعقاد ہوا' جس میں ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی' محمد سلیم اختر اور محمد کامران صاحبان نے ایک ایک گھنٹہ کے مختلف موضوعات پر لیکچرز دیئے۔ پروگرام کو بہت پسند کیا گیا شرکاء کی تعداد 125 تک رہی۔ پروگرام کے اوقات روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء تک تھے۔ اس پروگرام میں 25 خواتین بھی روزانہ شریک پروگرام رہیں۔

اسی طرح کا ایک پروگرام قرطبہ مسجد گارڈن ٹاؤن میں انہی دنوں میں منعقد ہوا۔ اس میں شرکاء کی حاضری 50/60 کے قریب رہی۔ روزانہ پروگرام کے اختتام پر شرکاء کی چائے اور بسکٹ سے تواضع بھی کی گئی۔

خواتین کی تجوید کی کلاس:

الحمدللہ انجمن کے زیر اہتمام جہاں مرد حضرات اور بچوں میں قرآنی تعلیمات کو عام کیا جا رہا ہے وہاں خواتین کو بھی اس ادارہ کے فیض سے فیض یاب کیا جا رہا ہے۔ عورتوں کے لئے روزانہ سہ پہر چار بجے سے پانچ بجے تک تجوید قرآن کی کلاس جاری ہے۔ اس میں ایک مستند قاریہ صاحبہ پڑھا رہی ہیں۔ الحمدللہ اس وقت 18 سے 20 خواتین اس کلاس میں پڑھنے آ رہی ہیں۔ یہ کلاس ہفتہ میں پانچ دن (اتوار تا جمعرات) ہوتی ہے۔

صدر مرکزی انجمن و بانی تنظیم کا دورۂ ملتان:

2 ستمبر 02ء کو بانی تنظیم و صدر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ ملتان کے دورہ پر تشریف لائے۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے خواتین کے ایک عام اجلاس میں خطاب فرمایا۔ اور بعد ازاں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بھی حلقہ خواتین سے ایک گھنٹہ کا خطاب فرمایا۔ شرکاء کی تعداد 100 سے متجاوز تھی۔

سالانہ اجلاس انجمن خدام القرآن ملتان:

16 اکتوبر 02ء کو انجمن کا سالانہ اجلاس قرآن اکیڈمی 25 آفیسر کالونی میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت صدر انجمن ملتان کرنل غلام حیدر خان ترین صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں سالانہ رپورٹ اور مختلف شعبہ جات کی رپورٹیں پیش کی گئیں' عام انتخابات ہوئے اور نئی مجلس منتظمہ کا چناؤ بھی ہوا۔

دورۂ ترجمۂ قرآن:

الحمدللہ انجمن کی جامع مسجد قرآن اکیڈمی میں گزشتہ گیارہ سال سے ہر سال دورۂ ترجمۂ

قرآن کا بھرپور پروگرام جاری وساری ہے۔سب سے پہلے اس پروگرام کا آغاز صدر انجمن خدام القرآن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ملتان میں کیا تھا۔ان کے بعد ان کے شاگردان رشید محترم ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی' انجینئر مختار حسین فاروقی اور جناب رحمت اللہ بٹر صاحب اس ذمہ داری کو بحسن وخوبی ادا فرماتے رہے ہیں۔امسال بھی ماہ نومبر ودسمبر 02ء میں دوران رمضان المبارک نماز تراویح میں ترجمہ وتفسیر کے ساتھ دورۂ قرآن کا پروگرام ہوا۔اس ذمہ داری کو ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی صاحب نے نبھایا۔ پروگرام رات کے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہتا۔شرکاء کی تعداد اوسطاً روزانہ ڈیڑھ سو کے لگ بھگ رہتی ۔ پروگرام کے درمیان شرکاء کی گرما گرم چائے اور بسکٹ سے تواضع کی جاتی۔ ہمارا یہ پروگرام ملتان میں بہت مشہور ہے اور دور دور سے شائقین علوم قرآنی اس پروگرام سے فیض یاب ہونے کے لئے آتے ہیں۔ پروگرام کی تشہیر کے لئے دس ہزار ہینڈ بل' دس ہزار پیکنگ کارڈ اور دس ہزار پاکٹ نظام الاوقات سحر وافطار چھپوائے گئے ۔ نیز بیرون ملتان حضرات کے لئے سحری وافطاری کا فری اہتمام کیا گیا۔رمضان کے آخری عشرے میں دوران اعتکاف 40 کے قریب افراد نے مسجد میں قیام فرمایا۔

عربی کلاس برائے مرد حضرات:

عربی زبان کی ترویج کے لئے انجمن کے زیر انتظام ہر سال عربی کلاسز کا اجراء ہوتا ہے۔ جس میں بنیادی عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔امسال بھی مورخہ 22 دسمبر 03ء سے عربی کلاس برائے مرد حضرات کا آغاز ہوا۔ یہ کلاس سات ماہ تک جاری رہی۔ کلاس میں طلبہ کی تعداد 20 تا 30 رہی۔استاد کے فرائض جناب پروفیسر ریاض الرحمٰن صاحب نے ادا فرمائے۔موصوف عرصہ گیارہ سال سے انجمن کے زیر اہتمام جاری عربی کلاسوں میں معلم کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ترجمہ وتفسیر قرآن کلاس:

انجمن خدام القرآن ملتان کے زیر اہتمام پہلی مرتبہ 15 جنوری 2001ء کو دورۂ ترجمہ و تفسیر قرآن کلاس کا آغاز کیا گیا۔الحمدللہ کلاس جاری ہے۔30 شرکاء اس وقت اس کلاس سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور اب تک 25 پارے مکمل ہو چکے ہیں۔اس کلاس میں شریک حضرات میں سے اب تک 8/9 افراد تنظیم اسلامی ملتان کے قافلہ میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔اس کلاس کے معلم کے فرائض ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی صاحب ادا فرما رہے ہیں۔

دروس قرآن کے حلقہ جات:

انجمن کے زیر اہتمام ملتان شہر میں کئی حلقہ ہائے دروس بھی جاری وساری ہیں۔ ڈاکٹر طاہر خاکوانی صاحب نے اس سال مختلف مقامات پر درس قرآن کے حلقے جاری رکھے' مثلاً بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی' خان ویلج' نیو ملتان' حرم گیٹ' مشتاق سنٹر وغیرہ۔ ان کے علاوہ تنظیم اساتذہ کے زیر اہتمام مختلف پروگراموں میں خطاب فرمایا۔ اس طرح ڈاکٹر طاہر صاحب کے علاوہ محمد سلیم اختر' محمد زاہد' چوہدری محمود الٰہی صاحب' محمد عطاء اللہ اور سعید اظہر عاصم صاحب بھی اپنے اپنے حلقۂ احباب میں دروس دیتے رہے ہیں۔

نظام خطاب جمعتہ المبارک:

انجمن کی جامع مسجد قرآن اکیڈمی میں تیرہ سال سے خطبہ جمعہ کا نظام قائم ودائم ہے۔ الحمد للہ ملتان کے اکثر تعلیم یافتہ افراد یہاں نماز جمعہ پڑھنے آتے ہیں۔ حاضری اوسطاً **250/200** کے قریب ہوتی ہے۔ خطاب جمعہ کے فرائض ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی اور سعید اظہر عاصم ادا فرما رہے ہیں۔ خطاب جمعہ میں فکر قرآنی اور اسلام کے انقلابی تصور کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ نماز جمعہ میں ہر طبقہ فکر سے لوگ ذوق وشوق سے شریک ہوتے ہیں۔

نماز جمعہ میں مکتبہ کا سٹال:

ہر جمعہ کو نماز کے دوران انجمن کی شائع کردہ کتب کا سٹال لگایا جاتا ہے' جہاں پر میثاق' حکمت قرآن' ندائے خلافت اور **CDs** وغیرہ بھی فروخت کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ انجمن کی لائبریری سے بذریعہ آڈیو ویڈیو کیسٹس لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔

خطبہ نکاح کی تقاریب:

اصلاح معاشرہ اور رسوم کی اصلاح میں بھی انجمن کا ادارہ خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ الحمد للہ ہماری جامع مسجد اس حوالہ سے مشہور ہے۔ یہاں دوران سال کئی محافل نکاح کا مسنون طریقہ سے انعقاد ہوتا رہا ہے۔ نکاح کے موقع پر ڈاکٹر طاہر خاکوانی صاحب اصلاح رسومات کے موضوع پر خطاب فرماتے ہیں۔

حلقہ درس قرآن خواتین:

خواتین کے حلقہ میں بھی درس قرآن کا حلقہ قائم ہے۔ ہر ماہ کے پہلے سوموار کو عصر تا مغرب ایک

عمومی درس قرآن کا پروگرام ہوتا ہے جس میں 25/30 کے لگ بھگ خواتین شریک ہوتی ہیں۔اس پروگرام میں درس قرآن کے فرائض پروفیسر صغریٰ خاکوانی صاحبہ ادافرماتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین کی نشرواشاعت' دعوت وتبلیغ اور اقامت کے لئے وقف کردے اور ہماری سرگرمیوں کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔آمین!

☆☆☆

انجمن خدام القرآن فیصل آباد

انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے صدر ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب اپنی بیرون ملک مصروفیات کی وجہ سے زیادہ عرصہ فیصل آباد میں نہ تھے۔ان کی غیر موجودگی میں محمود اختر خواجہ صاحب نے قائم مقام صدر کی ذمہ داری نبھائی۔اس دوران الحمدللہ مجلس شوریٰ اور عاملہ کے اجلاس باقاعدگی سے ہوئے۔

(۱) درس قرآن:

ہفتہ واردرس قرآن ہر جمعہ 523-B مسجد العزیز پیپلز کالونی نمبر 1 میں اور ہراتوار بعدازنماز مغرب کریم ٹاؤن میں منعقد ہورہا ہے۔مدرس کی ذمہ داری سید کفیل احمد ہاشمی صاحب اور رشید عمر صاحب نبھارہے ہیں۔قرآن اکیڈمی میں ہراتوار بعدازنماز مغرب پروفیسر خان محمد صاحب درس قرآن مجید دیتے ہیں۔اس کے علاوہ روزانہ نماز فجر کے بعد مختصر درس بھی دیا جارہا ہے۔

(۲) دورۂ ترجمہ قرآن:

ہر رمضان المبارک کی طرح اس بار بھی دورۂ ترجمہ قرآن کی محافل منعقد ہوئیں۔اس سال یہ پروگرام چار مقامات پر مکمل کیا گیا۔حاضری 10 سے 70 تک رہی۔آئندہ کے لئے طے کیا گیا کہ ایک یا دو مقامات پر ہی توجہ مرکوز کی جائے گی۔

(۳) جرائد کا اجراء:

انجمن کے اراکین کو اعزازی طور پر حکمت قرآن کا اجراء رہا۔اس کے علاوہ میثاق' ندائے خلافت اور حکمت قرآن کے پرچے ہر درس کے موقع پر فروخت کے لئے موجود رہے۔

(۴) مکتبہ:

مکتبہ سے اس سال 204,545 کی کتب' D's اور کیسٹیں فروخت ہوئیں۔آڈیو کیسٹ

ریکارڈنگ سے تقریباً چار ہزار کیسٹیں ریکارڈ کر کے دی گئیں۔

(۵) ممبرشپ میں اضافہ :

حلقہ محسنین میں 2، حلقہ مستقل ارکان میں 2 اور عام ارکان میں 4 کا اضافہ ہوا۔

(۶) زیرِ تعمیر قرآن اکیڈمی:

تعمیر کا کام جاری ہے۔ بیسمنٹ میں دفاتر، لائبریری اور رہائش کے لئے تین کمرے تعمیر کئے گئے ہیں۔ مسجد کی تعمیر جاری ہے۔ اب تک تقریباً چالیس لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

☆☆☆

انجمن خدام القرآن سرگودھا

انجمن خدام القرآن سرگودھا کا حالیہ سال 2002-03ء سابقہ سال سے کافی بہتر رہا۔ محدود ذرائع و وسائل کے باوجود انجمن کا تعارف علاقہ میں بتدریج بڑھ رہا ہے۔ گو اس کے معروف ہونے کی رفتار اب بھی مطلوبہ معیار سے بہت کم ہے لیکن اس سال کے پروگراموں کا احوال آئندہ سال کے لئے بہتری کی نوید لگتا ہے (ان شاء اللہ)۔ ذیل میں ایک اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

حلقہ خواتین میں تنظیم کی ۔ ت ہی سینئر اور ابتدائی دور کی رفیقہ محترمہ مس جمشید صاحبہ کی کوشش سے ایک مختصر لیکن مست۔ ۔ ۔ تہ درس قائم ہے جبکہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میں درس قرآن کا پروگرام کئی سال سے با قاعدگی سے چل رہا ہے۔

دورۂ ترجمہ قرآن حکیم:

سابقہ سے تسلسل کے طور پر امسال بھی رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ اس مرتبہ ہر آیت کے ترجمہ و تفصیل کی بجائے خلاصے پر اکتفا کیا گیا اور قرآن پاک کے صرف حرکی و انقلابی پہلو کو نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی جس کے نتیجے میں روزانہ کا دورانیہ بھی ساڑھے تین گھنٹے سے کم ہو کر ڈھائی گھنٹے رہ گیا اور سامعین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ صدر انجمن محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مدرس تھے۔

اعتکاف کا پروگرام:

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کی کوششوں سے اس مرتبہ جامع القرآن مسجد میں اعتکاف کا

اہتمام بھی کیا گیا اور معتکفین کی تربیت کا خصوصی پروگرام بنایا گیا تاکہ فارغ اوقات کو دین کے فکر کو اجاگر کرنے' رجوع الی القرآن کی ترغیب وتشویق اور روزمرہ پیش آمدہ دینی مسائل سے آگاہی کے لئے استعمال کیا جاسکے۔ اس کورس سے دس کے قریب لوگ مستفید ہوئے۔

باقاعدہ درس قرآن کے حلقے:

(1) پندرہ روزہ درس قرآن مسجد القبا رحمان پورہ میں بعد از نماز عشاء باقاعدگی سے چل رہے ہیں' جس میں مدرس کی ذمہ داری ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ادا کرتے ہیں۔

(2) ہر ہفتہ میں تین دن (سوموار' منگل' ہفتہ) بعد از نماز عشاء مسجد النور نیو سیٹلائٹ ٹاؤن میں درس قرآن باقاعدگی سے چل رہا ہے جس میں مدرس ملک خدا بخش صاحب ہیں۔

(3) روزانہ درس قرآن بعد از نماز فجر مسجد جامع القرآن میں باقاعدگی سے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب دے رہے ہیں۔

رجوع الی القرآن کے دعوتی پروگرامز:

مختلف اوقات میں شہر کے مختلف علاقوں میں رجوع الی القرآن کی ترغیب کے لئے دروس قرآن کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔ ان میں زیادہ نمایاں اور حوصلہ افزا پروگرام بخشی کالونی کا پروگرام ہے۔ اس کے علاوہ نذیر کالونی میں' شیرازی پارک اور کوٹ فرید میں متعدد پروگرامز ہوئے جن میں خورشید الحسن صاحب کی جدوجہد قابل ستائش رہی اور حاضرین کی تعداد بھی حوصلہ افزا رہی۔ ان پروگراموں میں بھی مدرس کی ذمہ داری محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے سنبھالے رکھی۔ ان میں سے چند ایک پروگراموں میں پردے کا خصوصی انتظام کر کے خواتین کو بھی دعوت دی گئی اور ان کی حاضری بھی ٹھیک رہی۔

گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا:

(i) ہفتہ بھر کا ایک خصوصی پروگرام جناب حافظ محمد ریاض صاحب پرنسپل ادارہ ہذا کے تعاون سے چلا جس میں سینئر اساتذہ 150 کے قریب شریک رہے اور باقاعدگی سے شمولیت کرتے رہے۔

(ii) جون 2003ء میں ایک تعلیمی تربیتی کورس ادارہ ہذا میں ہوا جس میں ضلع بھر کے ہیڈ ماسٹرز' سینئر سائنس ٹیچرز وغیرہ تقریباً 1200 کی تعداد میں شامل تھے۔ وہاں ایک درس روزانہ

کا اہتمام کیا گیا جس میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے بڑی محنت اور لگن سے مدرس کی ذمہ داری نبھائی۔ اس پروگرام سے ان شاء اللہ انجمن کی دعوت کو تقویت پہنچنے کی بہت امید ہے۔

حسن قراءت:

دینی مدارس کے جوان طلبہ کے لئے ایک حسن قراءت کا مقابلہ کروایا گیا جس میں قریب 25 مدارس سے طلبہ نے حصہ لیا۔ اول' دوم' سوم آنے والوں کو خصوصی انعامات دینے کے علاوہ تمام حصہ لینے والے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیئے گئے۔

عربی لینگو ئج کورس:

رفقاء تنظیم وانجمن کی تربیت کے نقطہ نظر سے جون تا اگست 2002ء چار ماہ پر محیط ایک عربی لینگو ئج کورس کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام میں شروع میں تقریباً دس افراد نے حصہ لیا جبکہ چھ افراد نے اسے باقاعدگی اور لگن سے تکمیل تک پہنچایا۔ مدرس کی ذمہ داری سرگودھا کے ایک معروف جامعہ کے قابل استاد نے نبھائی۔

عربی گرامر خط وکتابت کورس:

انجمن کے باقاعدہ اور فعال رفقاء کو قرآن فہمی کی استعداد بڑھانے کے لئے خط و کتابت کے ذریعے گرامر کورس کی ترغیب دی گئی جس میں 10 رفقاء شریک ہوئے اور اجتماعی مطالعہ کا بندوبست کیا جاتا رہا تا کہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکے۔

اصلاح رسوم وخطبہ نکاح:

1974ء میں بانی تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے بھائی کا نکاح توکلی جامع مسجد ہری پورہ سرگودھا میں منعقد کر کے اس سنت کو زندہ کیا تھا۔ ایک مدت کے بعد 1997ء میں اسی مسجد میں انجمن خدام القرآن کے معتمد کے بیٹے کیپٹن عامر کے نکاح سے تجدید کی گئی۔ اس کے بعد انجمن ہی کے ناظم مال کی بیٹی کا نکاح مسجد میں ہوا اور اس سال ڈاکٹر عبدالرحمٰن کی کوششوں سے تین عدد نکاح اسی سنت کے تحت ادا کئے گئے۔ عبدالرحمٰن صاحب خود ہی یہ ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ اگست کے اخیر میں ایک فوجی آفیسر کا نکاح ان شاء اللہ انجمن خدام القرآن کی جامع القرآن مسجد میں ہونا طے پایا ہے۔ دعا ہے کہ یہ سنت اور اس سنت کے موقع

پر لوگوں کو اصلاح رسوم کی ترغیب کا کام جاری رہے۔(آمین)

نظم انجمن:

جون 2003ء میں انجمن کی نئی انتظامیہ کا انتخاب ہوا جس میں صدر ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب، معتمد عمومی ڈاکٹر شیخ رفیع الدین صاحب، ناظم مال مہر اللہ یار خان صاحب اور ناظم مکتبہ ولائبریری فاروق عمر صاحب کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

توسیع مسجد:

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسجد جامع القرآن کے لئے قریباً تین مرلہ جگہ مزید خریدی گئی ہے جس کی وجہ سے مسجد کی توسیع ہوئی اور نمازیوں کے لئے مزید وسیع جگہ دستیاب ہوگئی۔

لائبریری:

لائبریری میں اس وقت کتب کی تعداد 1179 ہے جس میں ڈاکٹر اسرار احمد کی کتب کے علاوہ دوسرے معروف مصنفین کی کتب بھی موجود ہیں۔سال رواں میں 188 کتب جاری ہوئیں۔

کیسٹ لائبریری:

لائبریری میں کل 476 آڈیو اور 142 ویڈیو کیسٹیں ہیں۔سال رواں میں 174 آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں جاری کی گئی۔

☆☆☆

انجمن خدام القرآن سرحد پشاور

انجمن خدام القرآن سرحد کی سالانہ کارکردگی مختصر طور پر درج ذیل ہے۔

(1) انجمن کے زیر اہتمام ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا خطاب پشاور میں نئے بنائے گئے اوقاف آڈیٹوریم میں مورخہ 02-10-21 کو ہوا۔موضوع تھا''امت مسلمہ کی اصل ذمہ داری امر بالمعروف ونہی عن المنکر''۔اس خطاب کو تقریباً 250 افراد نے سنا۔اس موقع پر مکتبہ بھی لگایا گیا۔جس میں تقریباً -/2000 روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

(2) ماہ رمضان کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن کا اہتمام کیا گیا۔جس میں حافظ روح الامین

صاحب نے تراویح اور ترجمہ کی ذمہ داری نبھائی۔ یہ پروگرام دفتر انجمن خدام القرآن میں ہوا۔

(3) جون 03ء میں تنظیم اسلامی کے مدرسین کی تربیت گاہ کا انعقاد میاندم سوات میں انجمن کے تعاون سے ہوا۔

(4) تنظیم اسلامی کے ایک رفیق نے افغانستان میں ثانوی اور متوسط درجے کے طالب علموں اور اساتذہ کے لئے گرمیوں کی چھٹیوں میں اسلامی تربیت کی تدریس کا پروگرام تیار کیا تھا۔ اس کے انعقاد میں انجمن خدام القرآن سرحد کی طرف سے تعاون کیا گیا۔ اور ان کی ضروریات مثلاً بیٹھنے کے لئے صفیں' پانی سٹور کرنے کے لئے ڈرم' پانی پینے کے لئے جگ گلاس بالٹی اور لکھائی کے لئے تختیاں اور دیگر ضروری اشیاء مہیا کی گئی۔

(5) اس سال کے دوران انجمن کے مکتبہ سے تقریباً 25 ہزار روپے کی کتب و کیسٹس اور سی ڈیز فروخت ہوئیں۔

حکمت و احکامِ جمعہ VCD

فضیلتِ جمعہ' احکامِ جمعہ اور مسائلِ جمعہ

مقرر: **ڈاکٹر اسرار احمد**

(بانی تنظیم اسلامی)

اب ایک سی ڈی میں دستیاب ہے

قیمت فی سی ڈی =/40 روپے

ملنے کا پتہ: **مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن**

36 کے ماڈل ٹاؤن' لاہور۔ فون: 03-5869501

www.tanzeem.org e-mail: info@tanzeem.org

امام سعید بن عبدالعزیزؒ

تحریر: عبدالرشید عراقی

امام سعید بن عبدالعزیزؒ کا شمار شام کے نامور محدثین اور فقہاء میں ہوتا ہے۔ آپ نے اجلہ تابعین سے اکتساب فیض کیا' اپنی ذہانت و فطانت' عدالت و ثقاہت اور غیر معمولی حافظہ کی نعمت سے سرفراز ہونے کی وجہ سے تمام علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کر لی۔ خاص طور پر تفسیر' حدیث اور فقہ میں وہ کمال حاصل کیا کہ ان کا شمار شام کے کبار علماء میں ہونے لگا۔ تفقہ' دیانت اور تبحر علمی میں ان کو شام میں وہ مقام حاصل تھا جو مدینہ میں امام مالک بن انسؒ کو حاصل تھا[1]۔ امام اوزاعی جو شام کے جلیل القدر محدث' فقیہہ اور نامور مفتی تھے' ان کے علم و فضل کے معترف تھے۔ اگر کوئی شخص ان سے امام سعید بن عبدالعزیز کی موجودگی میں کوئی مسئلہ دریافت کرتا تو فرماتے:

سلوا ابا محمد سعید بن عبد العزیز [2]

''ابو محمد سعید بن عبدالعزیز سے سوال کرو''۔

امام ابو محمد سعید بن عبدالعزیز بحرین کے رہنے والے تھے۔ ۹۰ھ میں پیدا ہوئے لیکن زندگی کا بیشتر حصہ دمشق میں گزرا۔ ان کے اساتذہ میں ہر فن کے ماہرین کی کافی تعداد ملتی ہے۔ مشہور اساتذہ میں امام مکحول اور نافع مولیٰ ابن عمر' قتادہ اور ابن شہاب زہری شامل ہیں۔ اور تلامذہ میں عبداللہ بن مبارک' عبدالرحمٰن بن مہدی' وکیع بن الجراح اور یحییٰ بن سعید القطان جیسے نامور محدثین کے نام ملتے ہیں۔[3]

تبحر علمی

علوم اسلامیہ یعنی تفسیر قرآن' حدیث نبوی ﷺ اور فقہ میں ان کا مرتبہ و مقام بہت بلند تھا۔ حدیث میں ان کے مقام و مرتبہ کے بارے میں حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

لیس بالشام اصح حدیثا منه [4]

''شام میں ان سے زیادہ صحیح الحدیث کوئی نہ تھا''۔

فقہ میں ان کا مرتبہ و مقام بہت ہی بلند تھا۔ امام اوزاعی کے بعد شام میں ان سے بڑا کوئی اور عالم نہیں ہوا۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تہذیب التہذیب میں امام ابوحاتم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

لا اقدم بالشام بعد الاوزاعی علی سعید احدا(۵)

''میں شام میں اوزاعی کے بعد فقہ میں سعید بن عبدالعزیز پر کسی کو فوقیت نہیں دیتا''۔

آپ کا لقب ''فقیہہ الشام بعد الاوزاعی'' مشہور ہو گیا تھا۔

عدالت وثقاہت

ائمہ جرح وتعدیل نے باتفاق آپ کی عدالت وثقاہت' حفظ وضبط اور امانت و دیانت کو تسلیم کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے امام ابن حبان کی کتاب الثقات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:

کان من عباد اهل الشام وفقهاء هم ومتقيهم فی الديانة (۶)

''وہ شام کے عباد' فقہاء اور صاحب دیانت علماء میں سے تھے''۔

عبادت وریاضت

علم وفضل کے ساتھ ساتھ تقویٰ وطہارت اور زہد و ورع میں بھی ممتاز تھے۔ علم کے ساتھ عمل کا مجسم پیکر تھے۔ بہت زیادہ عبادت گزار تھے۔ خشیت الٰہی ان کی زندگی کا پرتو تھا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے' تو ان پر لرزہ طاری ہو جاتا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیل رواں جاری ہو جاتا۔ خود فرمایا کرتے تھے:

ما قمت الی صلوة الا مثلت لی جهنم (۷)

''جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم اپنے اصلی روپ میں میرے سامنے آ جاتی ہے''۔

وفات

خلیفہ مہدی کے دورِ حکومت میں تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں ۱۶۷ھ میں دمشق میں وفات پائی۔(۸)

حواشی

۱) شذرات الذہب' ج ۱' ص ۲۶۳
۲) تذکرۃ الحفاظ' ج ۱' ص ۱۹
۳) تہذیب التہذیب' ج ۴' ص ۵۹
۴) تذکرۃ الحفاظ' ج ۱' ص ۱۹۸
۵) تہذیب التہذیب' ج ۴' ص ۶۰
۶) تہذیب التہذیب' ج ۴' ص ۶۰
۷) شذرات الذہب' ج ۱' ص ۲۶۳
۸) تذکرۃ الحفاظ' ج ۱' ص ۱۹۸

تعارف وتبصرۂ کتب

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

(۱)

نام کتاب : تحفۃ الاسلام (تفسیر سورۃ الفاتحہ)

مؤلف : مولوی حافظ محمد اکرام الدین، تلمیذ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

ضخامت: 56 صفحات...... ملنے کا پتہ: خالد یوسف رنگ والا، F-12 اسٹیٹ ایونیو سائٹ کراچی

سورۃ الفاتحہ کی تفسیر پر مشتمل یہ کتابچہ مولوی حافظ محمد اکرام الدین کی تصنیف ہے جو کہ بہت بڑے عالم دین تھے اور انہیں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جیسے عالم اجل کے فیض صحبت کا شرف حاصل ہے۔ کتاب پرانی اردو میں لکھی ہوئی ہے تاہم آسانی سے سمجھ آتی ہے۔ شائع کرنے والے نے بھی اس کی زبان میں کوئی ردوبدل نہیں کیا بلکہ جوں کی توں شائع کر دی ہے۔ تاثیر بیان سے مصنف کا خلوص اور تدین و ورع ہویدا ہے۔

کتاب میں پرانے سٹائل کو قائم رکھا گیا ہے اور ضمنی عنوانات حاشیے میں تحریر کیے گئے ہیں۔ پہلے سورۃ الفاتحہ کا شانِ نزول بیان کیا گیا ہے، پھر آیت بسم اللہ کے معانی، مطالب اور فضائل لکھے گئے ہیں۔ بعد ازاں سورت کی ایک ایک آیت لے کر مؤثر انداز میں بیش قیمت تفسیری نکات بیان کیے گئے ہیں۔ الاسماء الحسنٰی الرحمٰن اور الرحیم دونوں کا مادہ ''ر ح م'' ہے مگر معانی میں جو لطیف فرق ہے اس کے مختلف انداز واضح کیے گئے ہیں۔ پھر رحمٰن اور رحیم کی طرف سے بندوں کو جو مصائب پہنچتے ہیں ان کا پُراز حکمت ہونا ثابت کیا ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کی تفسیر میں بتاتے ہیں کہ بندہ اللہ کی عبادت کا اقرار کرتا ہے تو یہ عبادت ہمہ گیر ہے۔ انسان کا پورا وجود، بلکہ ہر ہر عضو مثلاً کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، دل و دماغ سب عبدیت کا مظہر ہوں تو یہ عبادت ہے اور یہ عبادت بلاشرکت غیرے، خلوص و اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہونی چاہئے۔ اسی طرح اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تفسیر کو اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کے ساتھ جوڑتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس طرح عبادت صرف اور صرف اللہ کے لئے ہے اسی طرح استعانت بھی

صرف اللہ ہی سے ہے۔ پھر غیر اللہ سے استعانت کی مختلف صورتیں بیان کر کے حقیقت واضح کر دی ہے۔ صراط مستقیم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ وہ راہ ہے جس پر انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین عمل پیرار ہے۔ ضمناً ایصالِ ثواب کے سلسلہ میں بھی راہ صواب سے آگاہ کیا ہے۔ آخری حصے میں **مغضوب علیهم و الضالین** کا مصداق یہود و نصاریٰ کو ٹھہرایا ہے' کیونکہ دونوں فریق انبیاء کے متعلق افراط وتفریط سے کام لے کر حق سے دور چلے گئے ہیں۔

اختتام پر سورۃ کے فضائل احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب کے مطالعے سے جہاں مصنف کی عظمت علمی ظاہر ہوتی ہے وہاں ان کا خلوص و اخلاص بھی ہر لفظ سے جھلکتا ہے۔ خالد یوسف رنگ والا بھی تحسین و آفرین کے مستحق ہیں جنہوں نے اس نایاب کتابچے کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے اور لوگوں کو بلا قیمت دے رہے ہیں۔

(۲)

نام کتاب : بزم منور (جلد پنجم)

مدیر اعلیٰ : حافظ محمد قاسم

ضخامت: 176 صفحات...... ناشر: القاسم اکیڈمی' جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد۔ ضلع نوشہرہ'

مولانا منور حسن سواتی معروف عالم دین' شیریں بیان واعظ اور بلند پایہ خطیب ہیں۔ ''سیرت طیبہ کی امتیازی شان'' کے عنوان پر اُن کے یہ چار خطبات ہیں جنہیں حافظ محمد قاسم نے مرتب کیا ہے۔ مولانا منور حسین لندن کی ایک مسجد میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں درس و تدریس میں مصروف ہیں جہاں وہ ہر دلعزیز خطیب کے طور پر مشہور ہیں۔ ان کا انداز گفتگو بے تکلف ہے مگر ان کا بیان جامع اور ٹھوس معلومات پر مشتمل ہوتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کے بیان کے موقع پر تو اُن کی زبان سے الفاظ سنہری موتی بن کر نکلتے ہیں۔ اُن کا خطاب انتہائی پُر تاثیر اور دلکش ہوتا ہے۔

ان چار خطبات میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر گفتگو صرف آپ کی امتیازی شان تک محدود رکھی ہے۔ خطبات کیا ہیں حسن عقیدت کا گلدستہ ہیں۔ سمجھانے کا انداز ایسا پُر تاثیر ہے کہ بات خود بخود سامعین کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔

اب ہر شخص کی استطاعت تو نہیں کہ وہ مولانا سواتی کا خطاب ان کے سامنے بیٹھ کر سن

سکے۔ چنانچہ حافظ محمد قاسم صاحب نے مولانا کے خطبات کو بڑی کاوش اور محنت کے ساتھ مرتب کر کے اس مشکل کو آسان کر دیا ہے۔ یہ کام انہوں نے اس مہارت کے ساتھ کیا ہے کہ پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ اُن حاضرین میں شامل ہے جو مولانا صاحب کا خطبہ ان کے سامنے بیٹھ کر سن رہے ہیں۔ یہ ''بزم منور'' کی پانچویں جلد ہے۔ اس سے قبل اس کی چار جلدیں شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہیں۔ کتاب کا پیش لفظ مولانا عبدالقیوم حقانی نے لکھا ہے جو کتاب کی عظمت کی دلیل ہے۔ حافظ محمد قاسم اس کوشش پر تحسین و آفرین کے مستحق ہیں جبکہ القاسم اکیڈمی کے منتظمین ایسی کتابوں کی اشاعت پر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

کتاب جلی حروف میں لکھی گئی ہے۔ خطبات کی زبان سادہ ہے اس لئے ہر سطح کے تعلیم یافتہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ٹائٹل خوبصورت اور مضبوط ہے۔ کتاب پر قیمت درج نہیں۔

بقیہ : درس حدیث

قیامت سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں پوچھا جائے گا اور جو اُس موقع پر تہی دست پایا گیا اس کی ناکامی کا اعلان کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بموجب ایسے شخص کو قارون' فرعون' ہامان اور اُبی بن خلف جیسے بدترین لوگوں کا ساتھی قرار دیا جائے گا' یعنی جس سزا کے وہ مستحق ہوں گے اسی سزا کا مستحق بے نمازی ہوگا۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے والے کا انجام عاقبت کی کامیابی اور بے نماز کا انجامِ بد واضح کر دیا ہے۔ اب ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز کی اہمیت سے آگاہ ہو کر نہ صرف خود نماز کی پابندی کرے بلکہ اپنے رشتے داروں' دوستوں اور خاص طور پر اپنے بیوی بچوں کو نماز کی تلقین کرے' تاکہ ان کے ساتھ سچی خیر خواہی کا حق ادا ہو سکے۔ کیونکہ حقیقی خیر خواہی یہی ہے کہ کسی فرد کو ابدی عذاب سے رہائی کی راہ پر ڈال دیا جائے۔ پھر حضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ نیکی کی طرف راہ نمائی کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا خود نیکی کرنے والے کو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم و عمل کی دولت سے مالا مال کر دے اور اپنی رضا پر چلنے کی توفیق دے۔ ○○

اشاریہ ماہنامہ ''حکمت قرآن''

جنوری ۲۰۰۲ء تا دسمبر ۲۰۰۳ء (جلد ۲۱، ۲۲)

مرتب: طارق اسماعیل ملک

مطالعہ قرآن حکیم

اسرار احمد، ڈاکٹر

منتخب نصاب کے سلسلہ وار دروس:

اہل ایمان کے لئے ابتلاء وامتحان سے گزرنا لازمی ہے (سورۃ العنکبوت۔درس ۲۱/۱)	جنوری ۲۰۰۲ء	ص ۳
اہل ایمان کے لئے ابتلاء وامتحان سے گزرنا لازمی ہے (سورۃ العنکبوت۔درس ۲۱/۲)	فروری ۲۰۰۲ء	ص ۳
سیرتِ طیبہ میں صبر ومصابرت کے مختلف ادوار (سورۃ الکہف۔درس ۲۲)	مارچ ۲۰۰۲ء	ص ۳
مدنی دور کے آغاز میں اہل ایمان کو پیشگی تنبیہہ (سورۃ البقرۃ۔درس ۲۳)	مئی ۲۰۰۲ء	ص ۳
نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں قتال فی سبیل اللہ یا سلسلۂ غزوات کا آغاز (درس ۲۴)	جون ۲۰۰۲ء	ص ۳
نصرت وفتح کا نقطۂ آغاز ''صلح حدیبیہ'' (سورۃ الفتح۔درس ۲۵)	جولائی ۲۰۰۲ء	ص ۳
اُمتِ مسلمہ سے خطاب کے ضمن میں قرآن حکیم کی جامع ترین سورت		
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۱)	اکتوبر ۲۰۰۲ء	ص ۳
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۱)	جنوری ۲۰۰۳ء	ص ۳
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۲)	اپریل ۲۰۰۳ء	ص ۳
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۳)	مئی ۲۰۰۳ء	ص ۳
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۴)	جولائی ۲۰۰۳ء	ص ۳
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۵)	اگست ۲۰۰۳ء	ص ۳
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۶)	ستمبر ۲۰۰۳ء	ص ۳
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۷)	اکتوبر ۲۰۰۳ء	ص ۳
اُمُّ الْمُسَبِّحَات: سورۃ الحدید (درس ۲۶/۸)	دسمبر ۲۰۰۳ء	ص ۳

دیگر دروس و خطابات:

مروجہ قرآن خوانی.....شرعی حیثیت اور تاریخی پس منظر	نومبر ۲۰۰۲ء	ص ۳
عیدالاضحیٰ' قربانی اور فلسفۂ حیات	فروری ۲۰۰۳ء	ص ۳
وحدت ادیان کا باطل تصور (سورۃ البقرۃ کی آیت ۶۲ کی آڑ میں)	جون ۲۰۰۳ء	ص ۳

احمد اقبال قاسمی

نظم قرآن: تاریخ و حقائق	جنوری ۲۰۰۲ء	ص ۲۹

سلیمان ندوی' سید

مکررات القرآن' یعنی قرآن مجید میں مکرر آیتیں کیوں ہیں؟	فروری ۲۰۰۳ء	ص ۱۰

عاکف سعید' حافظ

ایمان اور اس کے ثمرات و مضمرات (سورۃ التغابن)	جولائی ۲۰۰۲ء	ص ۲۹

فرحت عزیز

آدابِ تلاوت قرآن	نومبر ۲۰۰۲ء	ص ۲۱

محمد آصف احسان عبدالباقی

قرآن حکیم اور ہم	مئی ۲۰۰۳ء	ص ۲۱

محمد سلمان

نماز ـــــ مومن کی معراج (قرآن کی روشنی میں)	جون ۲۰۰۲ء	ص ۴۶

گیری ملر/مترجم خالد آفتاب

حیرت انگیز قرآن (۱)	جنوری ۲۰۰۲ء	ص ۱۸
حیرت انگیز قرآن (۲)	فروری ۲۰۰۲ء	ص ۲۷
حیرت انگیز قرآن (۳)	مارچ ۲۰۰۲ء	ص ۳۷

مطالعہ سیرت

عبدالقادر' قاضی

معراجِ انسانیت	اکتوبر ۲۰۰۳ء	ص ۲۲

عبدالمنان

انسانیت کا نجات دہندہ ﷺ	جون ۲۰۰۳ء	ص ۲۵

محمد شریف

عہد حاضر میں مطالعۂ سیرت کی ضرورت واہمیت — جون۲۰۰۲ء — ص۳۱

محمد یونس جنجوعہ

مقام رسالت اور اس کے تقاضے — اکتوبر۲۰۰۲ء — ص۲۰

شخصیات

عبدالرشید عراقی

امام عبداللہ بن مبارکؒ — جنوری۲۰۰۲ء — ص۵۹

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ — فروری۲۰۰۲ء — ص۵۵

امام اسرائیل بن موسیٰ بصریؒ — مئی۲۰۰۲ء — ص۱۰۳

امام ربیع بن صبیح بصریؒ — جون۲۰۰۲ء — ص۵۵

امام یحییٰ بن سعید القطانؒ — جولائی۲۰۰۲ء — ص۵۹

امام ابن جریج القرشیؒ — جنوری۲۰۰۳ء — ص۵۹

امام عبداللہ بن وہبؒ — مئی۲۰۰۳ء — ص۵۵

امام اسماعیل بن علیہؒ — جولائی۲۰۰۳ء — ص۵۵

امام ابن دقیق العیدؒ — اگست۲۰۰۳ء — ص۵۷

امام لیث بن سعدؒ — ستمبر۲۰۰۳ء — ص۵۳

مولانا سخاوت علی جونپوریؒ — اکتوبر۲۰۰۳ء — ص۴۷

عبدالقیوم، حافظ

چوہدری مظفر حسین — اکتوبر۲۰۰۳ء — ص۴۹

وصی مظہر ندوی

افاداتِ شاہ ولی اللہ دہلویؒ (''سعادت'' اور ''حصول سعادت'') — فروری۲۰۰۳ء — ص۲۵

افادات شاہ ولی اللہ دہلویؒ (تدبیر عالم) — اپریل۲۰۰۳ء — ص۱۵

اقبالیات

راحت نسیم سوہدروی

علامہ اقبال کی حجازِ مقدس کے لئے تڑپ — اپریل۲۰۰۳ء — ص۶۷

عاکف سعید، حافظ

اقبال اور دورِ ابلیسیت — اگست۲۰۰۳ء — ص۲۱

محمد سہیل قریشی
علامہ اقبال کی حکمت لا و الا — جولائی ۲۰۰۳ء — ص ۱۹
علامہ اقبال کا حیات بخش پیغام: اگر خواہی حیات اندر خطر زی — جولائی ۲۰۰۳ء — ص ۴۴
محمد یونس جنجوعہ
علامہ اقبال اور پاکستانی قوم — مئی ۲۰۰۲ء — ص ۳۱
نغمہ زیدی
علامہ اقبال کی نظر میں عورت کا مقام — ستمبر ۲۰۰۳ء — ص ۲۱

توضیحات و تحقیقات

احمد الدین مارہروی
مسلمان یا مومن — جولائی ۲۰۰۳ء — ص ۲۵
اے ایچ کمالی
The Origin and Status of Man — دسمبر ۲۰۰۳ء — ص ۱۱۲
خالد نذیر
انسانی اعضاء کی پیوند کاری — جولائی ۲۰۰۲ء — ص ۵۴
حدود آرڈیننس ۱۹۷۹ء۔ ایک جائزہ — اکتوبر ۲۰۰۲ء — ص ۳۱
ریاض الحسن نوری
خدائے منحرف مغربیت ..... (۴) — جنوری ۲۰۰۲ء — ص ۵۰
تاریخ کے بدترین دہشت گرد کون؟ (۱) — مارچ ۲۰۰۲ء — ص ۲۷
تاریخ کے بدترین دہشت گرد کون؟ (۲) — مئی ۲۰۰۲ء — ص ۸۱
ساجد محمود مسلم
استمرار انواع — ستمبر ۲۰۰۳ء — ص ۳۴
عبد الغفور عاجز
ذات پات کی نفسیات اور اسلام (۱) — فروری ۲۰۰۲ء — ص ۴۵
ذات پات کی نفسیات اور اسلام (۲) — مارچ ۲۰۰۲ء — ص ۴۷
محمد ادریس
Law Relating to Freedom Movement and Terrorism — جون ۲۰۰۲ء — ص ۶۴

محمد موسیٰ بھٹو

فکر اسلامی کا عظیم سرمایہ(۱) جنوری ۲۰۰۳ء ص۲۹

فکر اسلامی کا عظیم سرمایہ(۲) فروری ۲۰۰۳ء ص۳۶

فکر اسلامی کا عظیم سرمایہ(۳) اپریل ۲۰۰۳ء ص۴۷

فکر اسلامی کا عظیم سرمایہ(۴) مئی ۲۰۰۳ء ص۴۵

فکر اسلامی کا عظیم سرمایہ(۵) جون ۲۰۰۳ء ص۳۸

مشیر احمد قاسمی

بائبل کے اختلافات فروری ۲۰۰۳ء ص۴۹

نذیر احمد ہاشمی

انسانی اعضاء کی پیوند کاری اکتوبر ۲۰۰۲ء ص۲۸

نور احمد شاہتاز

وحدتِ ادیان مئی ۲۰۰۲ء ص۵۴

تذکیر وموعظت

ابراہیم محمد سریق

تمباکو نوشی کی حرمت اکتوبر ۲۰۰۲ء ص۴۳

انعام اللہ' ڈاکٹر

بچوں کی تعلیم وتربیت فروری ۲۰۰۲ء ص۳۶

طاہرہ بشارت' ڈاکٹر

مذہب: انسانی زندگی کی ناگزیر دعوت اگست ۲۰۰۳ء ص۲۱

فرحت عزیز

وصیت مئی ۲۰۰۲ء ص۴۲

محمد یونس جنجوعہ

نماز کی عظمت واہمیت دسمبر ۲۰۰۳ء ص۲۴

دعوت وتحریک

انوار الحق

سالانہ رپورٹ شعبہ خط وکتابت کورسز ستمبر ۲۰۰۳ء ص۵۷

حامد سجاد طاہر

شراب کہن پھر پلا ساقیا! (۱) — اپریل ۲۰۰۳ء — ص ۵۱

شراب کہن پھر پلا ساقیا! (۲) — مئی ۲۰۰۳ء — ص ۳۵

شراب کہن پھر پلا ساقیا! (۳) — جون ۲۰۰۳ء — ص ۳۹

شراب کہن پھر پلا ساقیا! (۴) — جولائی ۲۰۰۳ء — ص ۴۷

محمود عالم میاں

سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور (۲۰۰۱ـ۰۲) — نومبر ۲۰۰۲ء — ص ۳۳

سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور (۲۰۰۲ـ۰۳) — دسمبر ۲۰۰۳ء — ص ۲۷

انجمن خدام القران جھنگ کی سرگرمیاں — جنوری ۲۰۰۳ء — ص ۶۳

اسلامی نظامِ معیشت

اسرار احمد، ڈاکٹر

جدید اسلامی ریاست کے اجزائے ترکیبی — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۵

جدید اسلامی ریاست میں قومیت کا مسئلہ — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۲۳

اسلام اور سماجی انصاف — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۳۳

پاکستان میں سماجی انصاف کا اولین تقاضا: ایک نیا اور منصفانہ بندوبست اراضی — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۴۷

مسئلہ ملکیت زمین — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۵۱

خلافت، ملوکیت اور جاگیرداری — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۶۰

اسلام کے دو معاشی نظام — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۷۱

اسلام کا قانونی نظام معیشت — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۷۹

سود اور جوئے کی حرمت کی حکمت — اگست ۲۰۰۲ء — ص ۸۸

متفرقات

احمد الدین مارہروی

اسلامیات کا یہودی پروفیسر — اگست ۲۰۰۳ء — ص ۴۳

وقار احمد رضوی

مسلمان اور سائنسی علوم — اپریل ۲۰۰۳ء — ص ۳۴

یوسف سلیم چشتی

اسلام کو حکمائے عصر کے تین چیلنج — اکتوبر ۲۰۰۳ء — ص ۳۷

تعارف وتبصرۂ کتب

محمد یونس جنجوعہ، پروفیسر

''شوق حرم'' (عتیق الرحمٰن صدیقی)	فروری ۲۰۰۲ء	۵۹
''شیطان اور اس کا دجل وفریب'' (پروفیسر بسینہ خٹک)	فروری ۲۰۰۲ء	ص ۶۰
''آستینوں کے بت'' (محمد فاروق شیخ)	فروری ۲۰۰۲ء	ص ۶۲
''میرے حضرت میرے شیخ'' (مولانا عبدالقیوم حقانی)	مارچ ۲۰۰۲ء	ص ۶۳
''حقیقت احوال'' (اشفاق الرحمٰن خان شیروانی)	جولائی ۲۰۰۲ء	ص ۶۲
''کیا اناجیل خدا کا کلام ہیں؟'' (ابوبلال ناصر غنی)	جولائی ۲۰۰۲ء	ص ۶۳
''سلام کے احکام وآداب'' (محمد تنویر عالم بن محمد عبدالرشید ندوی)	اکتوبر ۲۰۰۲ء	ص ۶۱
''تاریخ محمد ﷺ'' (ایم ڈی فاروق، ایم اے)	اکتوبر ۲۰۰۲ء	ص ۶۲
''توحید پر ایمان اور شرک سے بیزاری'' (حافظ محمد سلیمان)	اکتوبر ۲۰۰۲ء	ص ۶۴
''اللہ کے ہاں حرام، بندوں کے ہاں آسان'' (فضیلۃ الشیخ محمد صالح المنجد)	نومبر ۲۰۰۲ء	ص ۱۱۰
''سوانح قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود'' (مولانا عبدالقیوم حقانی)	نومبر ۲۰۰۲ء	ص ۱۱۱
''مثالی اسلامی ریاست کے خدوخال'' (فرقان دانش خان)	جنوری ۲۰۰۳ء	ص ۵۴
''مسائل عیدین'' (پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی)	جنوری ۲۰۰۳ء	ص ۵۵
''ماہنامہ محدث'' اشاعت خاص فتنہ انکارِ حدیث	جنوری ۲۰۰۳ء	ص ۵۶
''ماہنامہ الہادی'' کراچی۔ حضرت محمد احمدؒ نمبر	جنوری ۲۰۰۳ء	ص ۵۷
''محبت رسول ﷺ'' (ابوکلیم مقصود الحسن فیضی)	فروری ۲۰۰۳ء	ص ۶۲
''شرح شمائل ترمذی'' جلد اول (مولانا عبدالقیوم حقانی)	فروری ۲۰۰۳ء	ص ۶۳
''تذکرۂ تابعین'' (عبدالرحمٰن رافت پاشا)	اپریل ۲۰۰۳ء	ص ۹۳
"To Regain Paradise Lost" (اشفاق الرحمٰن خان)	اپریل ۲۰۰۳ء	ص ۹۵
''ریسرچ جرنل'' بابت ستمبر ۲۰۰۲ء	اپریل ۲۰۰۲ء	ص ۹۶
''اہل کفر کے ساتھ تعلقات......وفاداری یا بیزاری'' (ابوکلیم مقصود الحسن فیضی)	مئی ۲۰۰۳ء	ص ۵۹
''تذکرہ وسوانح الحاج مولانا محمد احمد صاحب'' (مولانا عبدالقیوم حقانی)	مئی ۲۰۰۳ء	ص ۵۷
''جمال یوسف'' (مولانا عبدالقیوم حقانی)	مئی ۲۰۰۳ء	ص ۶۲
"ISABELLA" (مفتی اقتدار احمد خان، مترجم مظہر علی ادیب)	مئی ۲۰۰۳ء	ص ۶۳
''ردقادیانیت کے زریں اصول'' (مولانا منظور احمد چنیوٹی)	جون ۲۰۰۳ء	ص ۵۹

''سوزِ دروں'' (حمیرا عبید الرحمٰن)	جون ۲۰۰۳ء	ص ۶۱
''جب پنجاب اسمبلی نے ربوہ کا نام چناب نگر رکھا'' (مولانا منظور احمد چنیوٹی)	جون ۲۰۰۳ء	ص ۶۲
''المباحث الاسلامیۃ'' سہ ماہی مجلّہ	جولائی ۲۰۰۳ء	ص ۶۱
''اکابر کی شامِ زندگی'' (مولانا عماد الدین محمود)	جولائی ۲۰۰۳ء	ص ۶۲
ماہنامہ ''الشریعہ'' شمارہ مئی، جون ۲۰۰۳ء	جولائی ۲۰۰۳ء	ص ۶۳
''کڑوا شہد'' (عنایت اللہ طور)	جولائی ۲۰۰۳ء	ص ۶۴
''القرآن الکریم'' (مع ترجمہ وحواشی)	اگست ۲۰۰۳ء	ص ۶۲
''اسلام اور عصر حاضر کے مسائل وحل'' (پروفیسر عبد الماجد)	اگست ۲۰۰۳ء	ص ۶۴
''منشور قرآن'' انڈکس مضامین قرآن کریم (عبد الحکیم ملک)	ستمبر ۲۰۰۳ء	ص ۶۱
''فلسفۂ سیرت خاتم الانبیاء'' (سید تصدق بخاری)	ستمبر ۲۰۰۳ء	ص ۶۲
''آثار صالحہ'' (مولانا عبد القیوم حقانی)	ستمبر ۲۰۰۳ء	ص ۶۳
''تاریخ وتذکرہ'' خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ (محمد نذیر رانجھا)	اکتوبر ۲۰۰۳ء	ص ۶۱
ماہنامہ ''تعمیر افکار'' کراچی کا خصوصی شمارہ (بیاد پروفیسر سید محمد سلیم)	اکتوبر ۲۰۰۳ء	ص ۶۲
''ایک صحت مند دل کے ساتھ خوشگوار زندگی'' (اشفاق الرحمٰن خان شیروانی)	اکتوبر ۲۰۰۳ء	ص ۶۴
''تحفۃ الاسلام'' تفسیر سورۃ الفاتحہ (مولوی حافظ محمد اکرام الدین)	دسمبر ۲۰۰۳ء	ص ۹۴
''بزمِ منور'' (حافظ محمد قاسم)	دسمبر ۲۰۰۳ء	۹۵

حرفِ اوّل

''حرفِ اوّل'' کے عنوان سے عموماً حافظ عاکف سعید صاحب کی ادارتی تحریریں شامل اشاعت ہوتی ہیں۔ ماہِ نومبر ۲۰۰۲ء، ماہِ اگست ۲۰۰۳ء اور ماہِ اکتوبر ۲۰۰۳ء کے شماروں میں حافظ خالد محمود خضر کی تحریریں شائع ہوئیں۔

میثاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجئے۔

violation of the principle of evolution. The homosapien child was a new species who could not serve as a mate of its mother to produce other homosapien offsprings because of the difference of species separating them. As I have pointed out earlier, the word *nafs* denotes any living entity. With no objection, it may be applied to reproductive cell also which in itself is a micro-organism, which under suitable circumstances as provided by the womb of a mother develops into a fully grown baby ready to be born. If read along with a little exposition of the biological observation, the *āyāt* as mentioned above are eye-openers. We already know cases that a human mother also gives birth to more than one baby. The verses duly point out that the mother of our species gave birth to two babies. The single reproductive cell replete with the species of homosapiens in its growth split up into two cells which separately developed into a pair of babies.

The Bible's statement that Eve was created from the rib of Adam also clearly conjectures to this aspect of creation. If we look at an ordinary cell including a reproductive one, at the start of its growth, it may be seen as bulging out from a side which may be picturised as a rib side wherefrom another cell seems to be in formation. In the case of a reproductive cell, if this new cell, as it is formed, breaks away from the primary cell and independently clings to the womb, twins are certain to be born. The twin cells will now grow into babies side by side. Most probably, it was how from a single *nafs* (reproductive cell), its mate was made and a pair of homosapiens was born. It was all spontaneous evolution, a new leap of life from an already existing species of the kind, in this case, the hominids. It was all in accordance with the basic laws of evolution.

If we keep all the biological evolution in our mind we are convinced that man has a very humble beginning. He can be traced back to that humble, most depictable, one and only one cell from which evolution of life started. Glorified is God alone, Omniscient and Omnipotent, Who has command over all things.

Excerpt from ***"The Origin and status of Man in the Light of Science and Revelation"***, written by A.H. Kamali, published in "KHUTBAT BA YAD-I-IQBAL" – the journal of "*Department of Philosophy, University of the Punjab, Lahore.*"

to demonstrate his point. He says, "It is thus clear that Adam and Eve, the first homosapiens from whom men and women have spread over the earth, were both produced from a single soul." This looks perfectly clear if we look upon this event in the light of the following verse, "Surely, the case of Jesus with Allah is like the case of Adam" (3:59). It is a historical fact that Jesus was born to a single soul — Mary, without intercourse with any male. This is what the Qur'ān bears out. The similitude of Jesus to Adam is therefore the similarity of circumstances in which a single female gave birth to a child without the help of a male. "In the case of Jesus, the evolution was of soul alone. He could speak when he was still a small boy and proclaimed the truth of God even at that early age. In the case of Adam it was a greater revolution; it was a change of species. Suddenly, in the womb of an older species, a new species took shape and a pair of homosapiens was born" (pp. 110-111). Let me add that mutation of species does not take place arbitrarily, using the female of any species at random and reproducing from it any species. The law of graduated series is the hard core of all evolution. The new species contains the features of the mother species but with a perceptible degree of advancement with some modifications in its entire structure, so that it is biologically recognizable as a distinct species. Now it will not be possible that mating with any of the mother species by any of its members will be productive of an offspring. Therefore we are bound to seek for the hallowed mother of our species in the advanced hominids only, who were inhabiting the world just at the arrival of the homosapiens and not anywhere else. This search is a fruitful occupation of the physical anthropologists. We may leave it to them.

Now I would like to draw your attention to an important point related to the problem. *Sūra* **Nisā'** of the Holy Qur'ān opens with the verse: "O, ye human beings, fear your Lord Who created you from a single *nafs*, and created therefrom its mate, and from that twain spread men and women" (4:1). The same assertion is also found at other places, for instance, in the *sūra* **Zumar**: 'He created you from a *Nafs*, then from that He made its mate' (39:6). If these verses are taken in the sense of a mother giving birth to its own mate, it shall be a morbid absurdity in

All developments of life to various branches and sub-branches, each punctuated with a spontaneous creation of a new form of life, seems to be the governing law in all evolution.

From an order of creation known as the primates gradually two sub-orders emerged. One of them evolved into the rise of monkeys, gorelas and apes. The other known as hominids evolved into the rise of our mankind. Our kind has been given the technical name of homosapiens. Before us there were other species of hominids. We are not interested in their details, for we are attending to the origin of man. It appears that mankind must have come into being from one of the homospecies which had been resembling but not totally resembling it so that it was established as a distinct species.

The question is, what is the criterion of a distinct species. Its members must be all alike in essential features and structure and they should be able to reproduce themselves by mating amongst themselves *ad infinitum*.

The origin of a new species from an already flourishing species cannot be explained by its infinitesimal changes from generation to generation leading to a new species. It is because all offsprings of a species, even after millions of years, belong to the same species, *i.e.* they are all like. The new species must be a spontaneous leap from an existing one, and it must be somewhat different and distinctly more advanced in its physiological and bodily structure.

It appears from the Holy Qur'ān that in this leap, or spontaneous creation of a new species, perhaps at the level of higher mammals or at least in the sub-order of hominoids of the order of primates, the female principle plays the key role. I am inclined to this generalization by reading a work of a versatile thinker of our country, the late Sibti Nabi Naqvi who wrote many creative papers on astrophysics, climatology and religion. I quote from his work, *Islām and Contemporary Science*, published in 1973. According to his suggestions, it was a female, independent of a male of her species, which gave birth to Adam and Eve, the ancestors of all mankind. He reproduces *āyat* 59 of **al 'Imrān**, the 3rd chapter of the Holy Qur'ān, relating to the birth of Jesus

extent, it emerged in sea waters and after a time spread on the dry lands with water pools in them. If we keep in mind the just quoted *āyāt* and read them along with an *āyat* of *sūra* **Hūd**, we are led to the idea of evolution of life from water up to the arrival of mankind. The *āyat* is translated thus: 'He it is who created the earth and heavens in six days and His Throne (*'Arsh*) was over the waters that He might try you which of you are of better deeds' (11:7).

'Arsh, as pointed out in numerous verses, is the Throne of the Raḥmān, *i.e.* the *'arsh* of the Nourishing, Sustaining and Upbringing Lord. The *āyat* discloses that it was on waters to bring life from it. And it was life that had to grow and grow in kingdoms, kinds, orders and species until the rise of mankind. And the mankind, everyone of it, was to be put in testing conditions to let it be manifest which of them are of good deeds (and which of them are of evil deeds). It was quite enough for this end that by the right combinations of the basic acids and other compounds a single micro-organism consisting of one and only one cell emerged. It was this humble beginning of life. Feeding on the environment, self-reproduction and multiplication were inherent laws in its constitution. And from it, *i.e.* a living cell, grew all life and all of its forms. The production of all life was just equal to the production of this mono-cellular organism. *Sūra* **Luqmān** reveals "Your creation and your raising is only as that of a single life. Lo, Allah is Hearer, Knower" (31:28). The word used in the *āyat* is *nafs*. This is applicable to every living thing. It is also used in the sense of a soul or self. In the above verse, it means life. There are standing Divine instructions to man: "Travel in the land and see how He originated creation, then Allah brings forth the later growth. Lo, Allah is able to do all things" (**Al 'Ankabūt**, 29:20).

The differences between a chemical organization and biological organizations of the mixtures and compounds may tend to zero, and human researches in this direction are good. They may tend towards zero but they cannot touch the limit zero. It means that there is a residue of spontaneity in life. It spontaneously originated from the chemical mixtures and interactions and combinations with its own unprecedented laws.

evolution of our sun a great bulging took place around its equator. Whirlpools of gaseous masses containing some percents of fine dust particles consisting of various terrestrial materials such as silicon compounds, iron oxides, water vapours and other elements were released and established at different orbits around the sun. From the whirlpools, on particular orbits, emerged lumps of dust. Gradually all of them merged together to form the planet earth. The reference to dust both in the Book of Genesis and in the Holy Qur'ān is to this dust from which the earth itself took origin and grew into a planet. Other expressions of the Holy Qur'ān refer to different stages of its evolution. *Ḥama*[in] *masnūn* seems to refer to its molten state, and *salsāl*[in] *kal fakhkhār* to the state when its upper crust cooled down to form a solid rock, and further broke down to thin layers giving sound. An expert geologist may give all the details and fit the terms employed by the verses in a proper order of geological evolution. Then the last state of the earthly materials represented as the *salālat*[in] *min teen* directly refers to the organic compounds at the origin of life. This *salālah*, highly delicate something out of the clay is that chemical organization of the earthly compounds in a right proportion which forms the cell of life. This *salālah* lies at the origin of life, and by that reason at the origin of man. It is that from which all life including man was created.

Then there are some important verses which give important clue to the origin as well as to the evolution of life up to man: "And we produced from waters every self-mover, *i.e.* animal. Of them, there are that creep on their bellies, some that walk on two legs and some that walk on four. Allah creates what He wills. For verily Allah has power over all things" (**al Nūr, 24:45**). We may not go into all the details but may take notice of two important points or conclusions that have drawn in a general agreement amongst the experts. The ammoniac acids and nucleic acids, ingredients to the production of a living cell, could be produced or would have been produced while the earth was passing through high temperatures at its upper surface including its atmosphere. It was not yet ready for ordinary life. The second point is that when life emerged, and it must have emerged when the atmospheric temperature had cooled down to a sufficient

al Sajdah (32:7), *salsāl[in] min ḥama[in] masnun* in **al Ḥajar** (15:33); *teen[in] lādhib* in **al Ṣāffāt** (37:11) and *salālat[in] min teen* in **al Mu'minūn** (23:12).

Only two of the whole series of the above cited expressions *ḥama in masnūn* which means stinking mud and *teen* which means mud/clay including *teen in ladhib*, *i.e.* elastic clay are such that they are consistent with the potter's image of the Lord. But other expressions go beyond it and as such raze the image to ground as for instance, *salsāl[in] kal fakhkhār* and *salālat[in] min teen*.

Salsāl means an earth which has passed through fire and then cooled down and produces sound. This latter aspect is expressed by the words *kal fakhkhār*. The verse says that man is made of, or created from, *salsāl[in] kal fakhkhār*. This very idea is repugnant to the potter's image. A potter puts down his creations of clay in fire after making them and does not put the clay in fire before their making. *Salālat[in] min teen*, *i.e.*, an extracted substance or a highly valuable something drawn from the wet soil or mud becomes entirely incomprehensible in the light of the potter's view for a potter directly puts the plastic clay to shape it into figures and does not go to extract something, a greatly valuable substance or material, from it to use in his production. Considerations like these would have impelled the experts to reject the potter's view of God and would have put the scientists to redirect their researches towards more proper directions. This is how the Divine revelations initially may help mankind in mounting much of their ignorance or erroneous views. Had the lead been followed, mankind would have been in the grasp of much scientific knowledge, many centuries before our age, about creation and man.

However, expansion of our knowledge in physics, chemistry, biology, geology and physical cosmology today enables us to grasp the significance of the verses just referred to above. One thing, however, is quite certain that life has come out of the earth and has not come from outside, from some other sphere, to it. All the verses, as mentioned above, project, more or less, the evolution of the earth right from its beginning and origin up to the stage of the emergence of life. At a certain stage of the

The declaration of the Book of Genesis that man was made of dust in its import was a most revolutionary message in the heart of those very civilizations. It was threatening to their ideological ramparts raised on the doctrine of the Divine lineage of their mundane rulers and their august position with the specter of vicegerency of their supreme deity in their hand.

The idea of spontaneous creation which was built on the earthly origin of all living things means that (*i*) all animals are created from dust and (*ii*) all men without distinction have earthly origin. It was the most scientific view that could be formed by the ancient wise men. And the surviving potency of it had been so strong that no one could seriously challenge it up to, the last two centuries. According to this view, every kind of life was directly and spontaneously created from earth. Man also came into being in that way. The Book of Genesis further declared that all men were progeny of Adam and Eve and as such none of them could claim some higher status on the basis of his genesis. This view could be quite easily absorbed in the theory of the spontaneous creation. As a necessary aspect of this theory the Supreme Lord of the world was, however, invested with a potter's image in the Jewish and later on in the Christian civilizations.

The verses or *Āyāt*, as they are called, of the Holy Qur'ān contain much more data on the subject of creation. But when the Muslim scholars addressed themselves to explain the verses they were overwhelmed by the prevalent views of those civilizations. Consequently, they ignored the fundamental difference between the words of the Book of Genesis and those of the Holy Qur'ān and reduced all of its relevant verses to one another in describing the origin of life and man on the earth.

The Arabic word for dust is *turāb*. The Qur'ān confirms the Book of Genesis, regarding the raising of man from dust, at five places in its chapters/*sūras*: **al Kahf** (18:38), **Room** (30:20), **al Ḥajj** (22:5), **al Faṭar** (35:11), **al 'Imrān** (3:59).

But in so many other verses, it employs different words beyond mere dust: *Salsāl*[in] *kal fakhār* in **al Raḥmān** (55:14), *teen* in **al Asrā'** (17:61), **al A'rāf** (7:12), **al An'ām** (6:2) and

The Origin and Status of Man

(in the light of science and revelation)

A.H. Kamali

In the last issue of "Hikmat-e-Qur'an", we published an article, written in Urdu by learned scholar Mr. Sajid Mahmood Muslim, on the subject of creation and evolution of man on earth, that examined the creation of man in the light of modern sciences. On the same subject, we present here an article, *The Origin and Status of Man (in the light of science and revelation)*, written in English by A.H. Kamali,. The article explains, in the light of the Qur`anic verses, the significance of the subject in accordance with the modern knowledge in Physics, Chemistry, Biology, Geology. and Physical Cosmology. At the conclusion of the article, Mr. Kamali observes: "One thing is quite certain that life has come out on the earth and has not come from outside, from some other sphere, to it".

According to researches and study in the modern physical sciences, the development of the universe has shown that it has developed in the following successive creative stages or orders: The Cosmos, (2) The Planet Earth, (3) The vegetables, (4) The Animals and finally, (5) The present self-conscious stage of man.

Evidently, man is placed at the top of all creative stages – the only stage where creative activity is in progress – we can be sure that man exists on the Planet Earth only.

> *"And Allah made of service unto you whatever is in the heavens and whatever is in the earth; it is all from Him. Lo! Herein verily are portents for people who reflect" (al-Qur'an 45:13).*

ڈاکٹر اسرار احمد کی ایک اہم تالیف
جسے بجا طور پر سلسلہ اقبالیات میں ''بقامت کہتر و لے بقیمت بہتر''
کی مصداق کامل قرار دیا جاسکتا ہے

علامہ اقبال اور ہم

مع

فکر اقبال کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ کا جائزہ
اور ہماری قومی ذمہ داریاں

☆☆☆

❁ حیات وسیرتِ اقبال ❁ فلسفہ اقبال
❁ ملت اسلامیہ کے نام علامہ اقبال کا پیغام

از قلم: پروفیسر یوسف سلیم چشتی

☆☆☆

❁ اقبال اور قرآن ' از قلم: سید نذیر نیازی

قارئین کی سہولت کے لئے فارسی اشعار کا اردو ترجمہ بھی شامل کتاب کیا گیا ہے

قیمت: اشاعت خاص (سفید کاغذ' پائیدار و خوبصورت جلد) 72 روپے
اشاعت عام: (نیوز پیپر ایڈیشن) 30 روپے

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور' فون: 03-5869501' فیکس: 5834000